صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ
۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ
فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

www.KitaboSunnat.com

3

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

۵-۶

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

الکتاب انٹرنیشنل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب ---------------- صحیح مسلم
تالیف ---------------- ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ
ترجمہ ---------------- علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ
ناشر ---------------- الکتاب انٹرنیشنل
اشاعت اول ---------------- اکتوبر ۲۰۱۰ء
قیمت ---------------- ۱۲۵۰

ملنے کا پتا

الکتاب انٹرنیشنل

F-50B مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

Mob:- 09312508762, Ph: 011-26986973

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
کتاب الجہاد والسیر	9
جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان	9
امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو طریقے کیونکر بتلائے	10
معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنا	12
عہد شکنی حرام ہے	13
لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے	14
جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا	14
دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت فتح کی دعا مانگنا	15
لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت	16
رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل......الخ	16
کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے	17
اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا	18
لوٹ کا بیان	19
قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا	21
قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانا	26
جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے	27
رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے	31
غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا	36
فرشتوں کی مدد غزوۂ بدر میں اور مباح ہونا لوٹ کا	36
قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا	39
یہودیوں کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کا بیان	41
یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان	42
جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا درست ہے	42
جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو؟	45
انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا......الخ	46
غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو دار الحرب میں......الخ	47
رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لیے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا	48
رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف	53
جنگ حنین کا بیان	53
طائف کی لڑائی کا بیان	57
بدر کی لڑائی کا بیان	58
مکہ کے فتح ہونے کا بیان	59
مکہ کے اردگرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان	62
فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان	63
حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان	64
اقرار کو پورا کرنا	68
غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں	69
جنگ احد کا بیان	71
جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں......الخ	73
رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان	73
رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر	77
ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان	79
کعب بن اشرف یہود کے سرغنہ کے قتل کا بیان	80

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
خیبر کی لڑائی کا بیان	82
غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان	86
ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان	87
اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ کے نزول کا بیان	97
عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا	97
جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	99
رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے	102
ذات الرقاع کے جہاد کا بیان	104
کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے	104
کتاب امارت کے بیان میں	106
خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	106
خلیفہ بنانا اور نہ بنانا	109
امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے	111
بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے	113
حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی	114
غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے	117
جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لے	119
بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے......الخ	121
امام مسلمانوں کی سپر ہے	127
جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے	127
حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان	129
اُمرا کی اطاعت کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں	130
فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا	130
جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے	134
جب دو خلیفوں سے بیعت ہو	135
اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو......الخ	135
اچھے اور برے حاکموں کا بیان	136
لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور شجرہ کے نیچے بیعتِ رضوان کے بیان میں	137
جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے	140
مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی	140
عورتیں کیونکر بیعت کریں	142
بیعت کرنا' سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے	143
آدمی کب جوان ہوتا ہے	143
قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے	144
گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے	144
گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں	145
گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں	147
اللہ کی راہ میں جہاد کرنا	147
اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت	149
اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت	151
جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان	152
شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے	152
شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور......الخ	154
جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت	155
قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے	156
جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے	157
اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب	157
غازی کی مدد کرنے کی فضیلت	158

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان	159
معذور پر جہاد فرض نہیں ہے	160
شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا	161
جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو	164
جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے	165
جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے	166
رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے	167
اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب	168
جو شخص مر جائے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے......الخ	168
جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب	169
دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت	169
اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت	171
شہیدوں کا بیان	172
تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں اور اس شخص کی مذمت کے بیان میں جس نے سیکھ کر بھلا دیا	173
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا	174
جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت	176
سفر ایک عذاب ہے	177
مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے	177
کتاب شکار اور ذبیحوں کا بیان	179
سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان	179
شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم میں	183
ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے کھانے والے پرندے کی حرمت کا بیان	184
دریا کے مردے کا مباح ہونا	185

مضمون	صفحہ نمبر
بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے	188
گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔	191
گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)	192
ٹڈی کھانا درست ہے	197
خرگوش حلال ہے	197
شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے	198
ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے	199
جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے	200
کتاب قربانیوں کے بیان میں	202
قربانی کا وقت کیا ہے	202
قربانی کی عمر کا بیان	206
قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا	208
ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے	209
تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان	211
فرع اور عتیرہ کا بیان	215
جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے	215
جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے	216
کتاب شرابوں کے بیان میں	219
خمر کی حرمت کا بیان	219

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے	225
شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے	225
کھجور اور انگور کی شراب بھی خمر ہے	225
کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے	226
مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان	229
ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے	235
جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور توبہ نہ کرے	238
جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ نشہ ہو وہ حلال ہے	239
دودھ پینے کا بیان	242
نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں	243
سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں	244
کھانے' پینے' سونے کے آداب کا بیان	247
کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان	250
زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں	250
پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے	251
دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا	252
کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے	253
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو کیا کرے؟	255
اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جائے	257
شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان	263
کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے	264
کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا	264

مضمون	صفحہ نمبر
کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہیے	264
اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو لقمے کھانے کی ممانعت	265
کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا	266
مدینہ میں کھجور کی فضیلت	266
کھنبی کی فضیلت اور اس کے ساتھ آنکھ کا علاج	267
راک کے سیاہ پھل کی فضیلت	268
سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنا	268
لہسن کھانا درست ہے	269
مہمان کی خاطر داری کرنی چاہیے	271
تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت	276
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں	277
کھانے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیے	278
کتاب لباس اور زینت کا بیان	280
چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں	280
چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان	280
مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کا بیان	283
مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے	290
کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے	291
یمن کی چادروں کی فضیلت	292
موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں؟	293
قالین یا سوزنیوں کے جواز کا بیان	294
حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے	294
غرور سے (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی حرمت اور اس کا بیان کہ کہاں تک کپڑا لٹکانا مستحب ہے	295
کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے	297
سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے	297
رسول اللہ ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننا جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا اور بعد میں خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان	299

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانے کا بیان	300
انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان	300
رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کا بیان اسکا نگینہ حبشی تھا	301
بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان	301
بڑی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت	302
جوتا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں	302
پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	303
ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت	303
چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان	304
مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا	305
بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں	305
رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں	306
جانور کی تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس کا بیان	306
سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت	315
تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت	315
جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت	315
سوائے آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے	316
قزع کی ممانعت	317
راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور حقوق کی ادائیگی	317
بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور [illegible]	

مضمون	صفحہ نمبر
روئیں نکالنا اور نکلوانا، دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنا حرام ہے	318
ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں	322
فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کا ذکر کرنے کہنے کی ممانعت	322
کتاب آداب کے بیان میں	324
ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان	324
برے ناموں کے رکھنے کی کراہت کا بیان	327
برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے اور برّہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں	328
شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان	329
بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور دوسری چیزوں کا بیان	330
جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے	333
غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا	334
اذن چاہنے کے بیان میں	334
جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے	338
غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے	339
جو نظر دفعتاً پڑ جائے	340
کتاب سلام کے بیان میں	341
سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت کو	341
راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے	341
مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا	342
یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو......الخ	343
بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے	345

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے	346
عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے	346
اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام	347
جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے	349
جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے، نہیں تو پیچھے بیٹھے	350
کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنا	351
جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	352
زنانہ مخنث، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے	352
اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا دُرست ہے	353
تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو سرگوشی نہ کریں......الخ	354
علاج' بیماری اور منتر کا بیان	355
جادو کے بیان میں	356
زہر کا بیان	358
بیمار پر منتر پڑھنا	359
مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنے کا بیان	360
نظر بد اور یعنی یرقان، اور بخار وغیرہ کے دم کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں	361
قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے	364
دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا	365
نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنا	365
ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے	366
منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان	370
عودھندی کے ذریعے علاج کرنے کے بیان میں	370
سیاہ دانے (کلونجی) سے علاج کا بیان	371

مضمون	صفحہ نمبر
تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے	372
شہد کو بطور دوا استعمال کرنے کا بیان	372
طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان	373
بیماری لگ جانا اور بدشگونی' ہامہ' صفر' اور نوء' غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں	378
بدفال اور نیک فال اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے	381
کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت	384
جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان	387
سانپوں کے مارنے کا بیان	388
سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں	388
گرگٹ کا مارنا مستحب ہے	393
چیونٹی کے مارنے کی ممانعت	394
بلی کے مارنے کی ممانعت	395
جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت	396
الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب	398
زمانے کو برا کہنے کی ممانعت	398
انگور کو کرم کہنے کی ممانعت	399
عبد یا امة یا مولیٰ یا سید لفظوں کے بولنے کا بیان	400
یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا' مکروہ ہے	401
بہتر خوشبو مشک اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت	401
کتاب شعر کے بیان میں	403
شعر پڑھنے' بیان کرنے اور اس کی مذمت کا بیان	403
چوسر کھیلنا حرام ہے	405
کتاب خواب کے بیان میں	406
شیطانی خواب بیان کرنے کی ممانعت	411
خوابوں کی تعبیر کا بیان	412

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ.

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان۔

(۴۵۱۹) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى: أَحْسِبُهُ قَالَ: جُوَيْرِيَةَ أَوِ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

ابن عون سے روایت ہے، میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے، ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ ﷺ نے قتل کیا ان میں سے جولڑے اور باقی کو قید کیا۔ اور اسی دن جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا: یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی۔ وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

[بخاری: ۲۵۴۱؛ ابوداود: ۲۶۳۳]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکا یک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے۔ اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں: ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے۔ یہ قول ہے مالک رحمہ اللہ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں۔ یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے۔ ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابوثور اور ابن منذر رحمہ اللہ کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا جدید اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی رحمہ اللہ کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب، غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

(۴۵۲۰) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ.

حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع:٤٥١٩]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَآءَ عَلَى الْبُعُوْثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا.

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو طریقے کیونکر بتلائے۔

(٤٥٢١) عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً. [ابوداود: ٢٦١٢؛ ترمذي: ١٦١٧؛ ابن ماجه: ٢٨٥٨]

سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٢) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيْرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: ((اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْخِلَالٍ ـ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعض نے کہا: سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے: ''جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ کے راستہ میں لڑو، اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو، جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا پر جس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ وَلٰكِنِ اجْعَلْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى: يَعْنِيْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ. [راجع:٤٥٢١]

اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لائیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت' ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پائیں گے۔ البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پائیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کا صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں۔ اور ابوعبید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائلِ اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ انتھی مختصراً۔

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی' کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ۔ مالک رحمہ اللہ اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جائے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہوگا مگر اہل کتاب سے' مجوس سے عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مال دار پر اڑتالیس درہم ہیں۔ اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتھی۔

(٤٥٢٣) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ. [راجع: ٤٥٢١]

روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٤) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا. [راجع: ٤٥٢١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ.

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں۔

(٤٥٢٥) عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: ((بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)). [ابو داود: ٤٨٣٥]

ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے تو فرماتے: ''خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور خوف دلانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں، نومسلموں اور گناہگاروں پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(٤٥٢٦) عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)). [بخاري: ٤٣٤٣، ٤٣٤٤، ٤٣٤٥، ٣٠٣٨، ٦١٢٤، ٧١٧٢؛ ابو داود: ٤٣٥٦؛ نسائي: ٥٦١١؛ ابن ماجه: ٣٣٩١؛ وانظر في مسلم: ٥٢١٥، ٥٢١٦]

حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ ؓ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا ''آسانی کرو، دشواری اور سختی مت کرو، خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو، پھوٹ مت کرو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٧) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)). [راجع: ٤٥٢٧]

اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔ اور زید بن ابی انیسہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو۔ اختلاف مت کرو۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسانی کرو اور سختی مت کرو، آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا)). [بخاری: ٦٩، ٦١٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ.

باب: عہد شکنی حرام ہے۔

(٤٥٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).

[بخاری: ٦١٧٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے، دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیوں کہ اس کی دغابازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ دونوں دغابازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل وانصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان' مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلاوجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

(٤٥٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. [ترمذی: ١٥٨١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٤٥٣١) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَآءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٢) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

(٤٥٣٣) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [بخاری: ٣١٨٦، ٣١٨٧؛ ابن ماجہ: ٢٨٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٤) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: ((يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [راجع: ٤٥٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ''یہ فلانے کی دغابازی ہے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٥٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [راجع: ٤٥٣٤]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جائے گا کہا جائے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی۔''

(٤٥٣٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ)). [بخاری: ٣١٨٦، ٣١٨٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن' جس سے اس کی شناخت ہوگی'۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٧) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔''

(٤٥٣٨) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جائے گا اس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغابازی کرے۔''

فائدہ: کیونکہ اس کی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے۔

(٤٥٣٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [بخاری: ٣٠٣٠، ابوداود: ٢٦٣٦؛ ترمذی: ١٦٧٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

فائدہ: یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغابازی نہیں ہے کیوں کہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(٤٥٤٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّيْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے۔

(٤٥٤١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

(٤٥٤٢) عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفَى ؓ فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ: ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)).

[بخاري: ٢٨١٨، ٢٨٣٣، ٢٩٦٥، ٢٩٦٦، ٣٠٢٤، ٧٢٣٥؛ ابوداود: ٢٦٣١]

ابوالنضر سے روایت ہے اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیوں کے پاس جو حروراء میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ ﷺ نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے“ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ.

باب: دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت فتح کی دعا مانگنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٤٥٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

[بخاري: ٢٩٣٣، ٤١١٥، ٦٣٩٢، ٧٤٨٩؛ ترمذي: ١٦٧٨؛ ابن ماجه: ٢٧٩٦]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بددعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں ۵ ہجری میں اور آپ ﷺ خندق میں تھے)، تو فرمایا: ”اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے، جلد حساب لینے والے، بھگا دے ان جتھوں کو یا اللہ! بھگا دے ان کو، ہلا دے ان کو۔“

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٤) عَنِ ابْنِ اَوْفٰى يَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((هَازِمَ الْاَحْزَابِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: ((اَللّٰهُمَّ)).

[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں لفظ ”اللّٰھم“ کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٤٥٤٥) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهِ ((مُجْرِيَ السَّحَابِ)).
[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں "مُجْرِيَ السَّحَابِ" کا اضافہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَاتُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ.))

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن: "یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔"

فائدہ۔ اس میں تسلیم ہے امر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن یہ فرمایا۔ اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت۔

(٤٥٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقْتُوْلَةً فَأَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.
[بخاری: ٣٠١٤؛ ابوداود: ٢٦٦٨؛ ترمذی: ١٥٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جائیں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کیے جائیں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے۔ مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہ مارے جائیں گے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قتل کیے جائیں گے۔

(٤٥٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِيْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ.

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو۔

(٤٥٤٩) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ، فَيُصِيْبُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَقَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [بخاری: ٣٠١٣؛ ابوداود: ٢٦٧٢؛ ترمذی: ١٥٧٠؛ ابن ماجه: ٢٨٣٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "وہ ان میں داخل ہیں۔"

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ یعنی دنیا کے حکم میں اور ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو کسی پر گناہ نہیں اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے' لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

(٤٥٥٠) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا نُصِيْبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [راجع: ٢٠٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا "وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٥١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِّنْ آبَائِهِمْ)). [راجع: ٢٠٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا' اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا "وہ بھی ان کے باپوں میں سے ہیں۔" (یعنی مشرکوں میں سے)

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيْقِهَا.

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے۔

(٤٥٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ. زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [٥٩/ الحشر:٥] [بخاری: ٤٠٣١، ٤٨٨٤؛ ترمذی: ١٥٥٢، ٣٣٠٢؛ ابن ماجه: ٢٨٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: "جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا' اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ' مالک' شافعی' احمد اور اسحٰق رحمہ اللہ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں۔

(٤٥٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ' وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ: وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ ، حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ. [بخاری: ٣٠٢١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے: سہل ہو بنی لؤی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لؤی سے مراد قریش ہیں)

(٤٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ابن ماجه: ٢٨٤٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً.

(٤٥٥٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ: لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَا بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا وَخَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ: فَغَزَا فَأَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: أَنْتِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ! احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ: فَلَصِقَ بِيَدِ رُجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ: فَأَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

[بخاري: ٣١٢٤]

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر علیہ السلام نے تو اپنے لوگوں سے کہا: میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر علیہ السلام نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے کہا: تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آ جائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگارے (آسمان سے آئے) اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر نے کہا کہ تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جبھی تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا: تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا۔ یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے۔ ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرت ابن اسحٰق کی زیادات میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیوں کہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا۔ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال ہو گیا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہ خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے۔ اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیئت کا قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃ گویا حبس شمس ہوا کیوں کہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس متعلق کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورات شریف میں موجود ہے۔ پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جائے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تھام دے یا ان کی حرکت خفیف کر دے۔ افسوس! ان لوگوں نے اللہ کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

بَابُ الْاَنْفَالِ.

باب: لوٹ کا بیان۔

(٤٥٥٦) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.﴾ [٨/ الانفال:١]

[ابو داود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩، ٣١٨٩]

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے، کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' یہ تلوار مجھ کو بخش دیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ ''یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ دے لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔''

(٤٥٥٧) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضَعْهُ [مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ])) ثُمَّ قَامَ [فَقَالَ: نَفِّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے' کہا کہ میرے بارے میں چار آیتیں اتریں' ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھے عنایت فرمائیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو رکھ دے۔'' پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دے دیجیے کیا میں اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللهِ! فَقَالَ ((ضَعْهُ)) فَقَامَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾. [راجع: ٤٥٥٦؛ وانظر: ٦٢٣٨]

شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔“ تب یہ آیت اتری ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [۸/ الانفال: ۴۱] اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ پھر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ٹھہرا اور چار خمس مجاہدین کے۔ اور یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ایک جماعت کا اور بعض نے کہا: یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دے اور بعض نے کہا: یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا: اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٥٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا. [بخاري: ٣١٣١، ٣١٣٢؛ ابوداود: ٢٧٤٤]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا، میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف، وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جائے گا۔ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعی رحمہ اللہ کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جائے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب، مالک، ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور حسن بصری، اوزاعی، احمد اور ابوثور رحمہم اللہ کے نزدیک لوٹ میں سے دیا جائے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے۔ جن لوگوں کو مناسب سمجھے دے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ۔ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ کے۔ (نووی مختصراً)

(٤٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. [ابوداود: ٢٧٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦١) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبیداللہ سے بھی اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[ابو داود: ٢٧٤٥]

(٤٥٦٢) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

حضرت نافع سے ان سندوں کیساتھ انہی مذکورہ حدیثوں کی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٤٥٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوائے ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے مُسنہ اونٹ کو۔

(٤٥٦٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٥٦٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ.

[بخاري: ٣١٣٥؛ ابو داود: ٢٧٤٦]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کبھی بعض سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ.

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا۔

(٤٥٦٦) عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[بخاري: ٢١٠٠، ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٧١٧٠؛ ابو داود: ٢٧١٧؛ ترمذي: ١٥٦٢؛ ابن ماجه: ٢٨٣٧]

ابو محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے' کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے)

فائدہ۔ یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

(٤٥٦٧) عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[راجع: ٤٥٦٦]

ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

(٤٥٦٨) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ ﷺ اور کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: اَمْرُاللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ)) قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ؟ يَا اَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَارْضِهٖ مِنْ حَقِّهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهٖ ﷺ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ)) فَاَعْطَانِيْ قَالَ: فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ: لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ. [راجع: ٤٥٦٦]

کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو) میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لے جائے۔“ ابوقتادہ نے کہا: یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا، میں بیٹھ گیا۔ پھر تیسری بار آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا: میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ۔ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے ان کو کہ اپنا حق مجھے دیدیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کبھی قصد نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ ﷺ نے ان کے فتوے کو سچ کہا) تو دے دے ابوقتادہ کو وہ سامان۔“ پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدلے میں ایک باغ خریدا بنوسلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو۔ کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ یہ آپ ﷺ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی، مالک، اوزاعی، لیث، ثوری، ابوثور، احمد، اسحق (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(﴿﴾ گزشتہ سے پیوستہ) اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جائے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم ایسا حکم دے تو قاتل ہی کو ملے گا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٥٦٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَابَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْكُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَاعَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ اَبَاجَهْلٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَاابْنَ اَخِيْ! قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهُ لَايُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ: فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَزُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِ عَنْهُ قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ: ((اَيُّكُمَا قَتَلَهُ)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ: ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا)) قَالَا: لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضٰى بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

[بخاري: ٣١٤١، ٣٩٦٤، ٣٩٨٨]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا: اے چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے، اس نے کہا: میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرلے جس کی موت پہلے نہ آئی ہو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں۔ میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا: یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم میں سے کس نے اس کو مارا۔'' ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں۔؟'' وہ بولے نہیں تب آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: ''تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔'' پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلایا۔ کیوں کہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا کہ تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا [illegible] اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر) ﴿﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(گزشتہ سے پیوستہ) جس کو چاہے مقتول کا سامان دے دے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

(٤٥٧٠) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلاً مِّنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ: ((مَامَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ)) قَالَ: اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((ادْفَعْهُ اِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَآئِهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَاذَ كَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ: ((لَا تُعْطِهِ يَاخَالِدُ! لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَآئِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا اَوْغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ)).

[ابو داود: ٢٧١٩]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ سامان بہت تھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد، عوف رضی اللہ عنہما کے سامنے سے نکلے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نا (یعنی خالد رضی اللہ عنہ کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا: ''اے خالد مت دے اس کو' اے خالد مت دے اس کو۔ کیا تم چھوڑ نے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا، انہوں نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ واقعہ غزوۂ موتہ کا ہے جو ٨ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تین ہزار لشکر کا سردار بنا کر شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار رضی اللہ عنہ سردار ہیں اور اگر جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے' لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد رضی اللہ عنہ بن الولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے، آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں، خوب لڑے تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف رضی اللہ عنہ کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان، سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد رضی اللہ عنہ کو رنج نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو۔ جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی۔ انتہی۔

(٤٥٧١) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو لوگ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے میں ان کے ساتھ گیا غزوۂ موتہ میں اور میری مدد یمن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ: بَلَى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ. [راجع: ٤٥٧٠]

سے بھی آ پہنچی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا: اے خالد! تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا: بے شک۔ مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٧٢) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ. قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ)). [ابوداود:٢٦٥٤]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کا (جو ۸ ہجری میں ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا، لال اونٹ پر سوار، اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں اچانک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر۔ سلمہ نے کہا: میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آ گیا اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تھے جو تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا: ''کس نے مارا اس مرد کو؟'' لوگوں نے کہا: اکوع کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی (جنگی) کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے۔ اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نووی مختصراً)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأُسَارٰى .

باب : قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان ۔

(٤٥٧٣) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَآءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَآءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبٰى وَاَنْظُرُ اِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ اَدَمٍ ۔قَالَ الْقَشْعُ النَّطَعُ۔ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَابَكْرٍ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَمَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى السُّوْقِ فَقَالَ : ((يَاسَلَمَةُ ! هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِى السُّوْقِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا سَلَمَةُ ! هَبْ لِي الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ)) فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ ؟

[ابو داود: ٢٦٩٧؛ ابن ماجه: ٢٨٤٦]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر۔ جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہنچے وہاں جو مارا گیا مارا گیا اور بچھے قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں، تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا۔ ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوب صورت۔ میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا: ”اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔“ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ ﷺ بازار میں ملے اور فرمایا: ”اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔ تیرا باپ بہت اچھا تھا۔“ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی ہے۔ خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا' پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی مکے والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ انتہی مختصراً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔

(٤٥٧٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا وَأَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)). [ابوداود: ٣٠٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصہ تمہارے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے فَيْء اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا۔ اس کو فَیْئ کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطاء کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فَیْئ میں خمس واجب ہے۔ جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فَیْئ میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا سوائے شافعی رحمہ اللہ کے ان سے پہلے کوئی فَیْئ میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(٤٥٧٥) عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

[بخاری: ٢٩٠٢، ٤٨٨٥؛ ابوداود: ٢٩٦٥؛ ترمذی: ١٧١٩]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانوں نے اس پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور اونٹوں سے۔ ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے، آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے' اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے جب آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ کی زرہ جو کے بدل گروی تھی اور تین دن آپ ﷺ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(٤٥٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٥٧٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٧٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے' مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا۔ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا إِلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي: يَا مَالُ! إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ: فَخُذْهُ يَا مَالُ! قَالَ فَجَاءَ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہم فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ: أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ: يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالُوا: نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ: ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾ مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: فَقَسَمَ

اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا: اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا: کاش! یہ کام آپ اور کسی سے لیں انہوں نے کہا: تو لے اے مالک اتنے میں یرفا (ان کا عرض بیگی اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین! عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم حاضر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے۔ پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباس نے کہا: اے امیر المومنین: میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغاباز چور کا فیصلہ کر دیجیے۔ لوگوں نے کہا: ہاں اے امیر المومنین! فیصلہ ان کا کر دیجیے اور ان کو اس ٹنٹے (جھگڑے) سے راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمٰن اور زبیر اور سعد کو اس لیے آگے بھیجا تھا (کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' سب نے کہا: ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' ان دونوں نے کہا: بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے۔'' (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو بنی نضیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ! اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّعَلِيًّا رضي الله عنهما بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنَ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَرَاَيْتُمَانِيْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِيْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمْ عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِالَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ. [بخاري: ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥؛ ابو داؤد: ٢٩٦٣]

کے مال بانٹ دیئے اور قسم اللہ کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا: اس میں سے رسول اللہ ﷺ ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو ایسی ہی۔ انہوں نے بھی یہی کہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ولی ہوں جناب رسول اللہ ﷺ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے۔ عباس رضی اللہ عنہ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا، جو بی بی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور بیٹی تھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے:" تم ان کو جھوٹا، گنہگار دغاباز چور سمجھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر کا۔ تم نے مجھ کو بھی جھوٹا، گنہگار، دغاباز، چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو میں نے کہا: اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم دونوں (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں سوائے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٢٩٦٤؛ ترمذی: ١٦١٠؛ نسائی: ٤١٥٩] ❖ ❖ ❖ ❖ کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک۔ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر لوٹا دو۔

فائدہ: یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا' گنہگار' دغاباز' چور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہے۔ اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے۔ یعنی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہوں گے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیوں کہ عباس رضی اللہ عنہ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے' راست باز' نیک' امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہتے ہیں لیکن حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ انتھی مختصراً۔

حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا۔ علما نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جائے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جائے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے کہا تھا۔ میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا۔ یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے۔ البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو پھر طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ' یمن اور طائف' خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور سب مسلمانوں کو برابر حصہ دے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا۔ علاوہ اس کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نیت معاذ اللہ اس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر چلتے تھے۔

(٤٥٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.Kitabosunnat.com

بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

[راجع:٤٥٧٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؓ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَيَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[بخاري: ٦٧٣٠؛ ابو داود: ٢٩٧٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے مال سے' حضرت عائشہ ؓ نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ ؓ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ؓ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ؓ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَالِ)) وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ ؓ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ ؓ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہرا ؓ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔'' اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابوبکر ؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہ ؓ کو کچھ دینے سے۔ اور حضرت فاطمہ ؓ کو غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی ؒ نے کہا: یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعض نے کہا: آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ لَيْلًا
وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَلّٰى عَلَيْهَا
عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ
فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ
النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَمُبَايَعَتَهُ
وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِیْ
بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ
مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ
لِاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا
اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ
فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا
قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ
اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ
وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ
نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى فَاضَتْ
عَيْنَا اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ
قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ وَاَمَّا الَّذِیْ
شَجَرَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّیْ
لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ
فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لِاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ
لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ صَلٰوةَ الظُّهْرِ
رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
وَتَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِیْ اعْتَذَرَ
اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ

مہینے یا 70 دن۔ بہرحال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ ہجری مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور تب تک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا زندہ تھیں جب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزر رہے تھے، انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آیئے۔ آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے کیوں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا ناپسند کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: قسم اللہ کی! تم اکیلے ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم اللہ کی! میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا: ہم نے پہچانا اے ابوبکر! تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیوں کہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ سے پھر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ میں) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِیْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِیْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِی الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

[بخاری: ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶؛ ابوداود: ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰؛ نسائی: ۴۱۵۲]

نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا۔ پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر شک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھر مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت میں دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا، اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علما اور روٴسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلاف نہیں کیا تھا۔ مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا، اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے، اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو اور اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتهى مختصراً)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جائے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل پھر جائے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل، بردبار اور رقیق القلب تھے۔ ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ بیان کی تو ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے ﴿اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ ''سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں۔'' آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ناراض ہو گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال و دولت خود دبا لیتے یا اپنے تصرف میں لاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے با ایں ہمہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بلانے پر اکیلے ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے، یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

(٤٥٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ فَاطِمَةَ رضي الله عنها وَالْعَبَّاسَ رضي الله عنه اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالُوْا: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ رضي الله عنه حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بڑائی بیان کی اور ان کے فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

[راجع: ٤٥٨٠]

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رضي الله عنها بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: اِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبٰى أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ. [راجع: ٤٥٨٠]

جائیں وہ صدقہ ہے۔'' اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں، میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے آپ ﷺ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ ﷺ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفۂ وقت کے قبضہ میں رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔ پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر لغو ہو گیا)

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). [بخاری: ٢٧٧٦، ٣٠٩٦، ٦٧٢٩؛ ابوداود: ٢٩٧٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے۔ جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا۔ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر ﷺ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی ﴿يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ﴾ [١٩/ مریم: ٦] اور مراد اس سے مال کی وارثت ہے۔ ورنہ آگے کی آیت ﴿وَإِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ﴾ [١٩/ مریم: ٥] صحیح نہیں کیوں کہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ﴾ [٢٧/ النمل: ١٦] اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفۂ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ ﷺ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ ﷺ کو دی۔ تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ سب آپ ﷺ کی املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ﷺ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور رہا کیے [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٥٨٤) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ابوالزناد سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(٤٥٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔"

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ.

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا۔

(٤٥٨٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. [ترمذی:١٥٥٤]

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ۔ یہی قول ہے ابن عباس ؓ اور مجاہد' محمد حسن' ابن سیرین' عمر بن عبدالعزیز' مالک' اوزاعی' ثوری' لیث' شافعی' ابو یوسف' احمد' اسحٰق' ابو عبید' ابن جریر اور جمہور علما کا۔ اور ابو حنیفہ ؒ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لائے تو ایک ہی حصہ پائے گا جمہور کا یہی قول ہے۔ اوزاعی' ثوری' لیث' ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ نووی ؒ ملخصاً۔

(٤٥٨٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ.

عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ.

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا۔

(٤٥٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((اَللّٰهُمَّ! أَنْجِزْ لِي مَاوَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ! اٰتِ مَاوَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ! إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ ؓ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے' جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، پھر دونوں ہاتھ پھیلائے، اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) "یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو تو پھر نہ پوجا جائے گا تو زمین میں۔" (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جائیں گے) پھر آپ ﷺ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر ؓ آئے اور آپ ﷺ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی، پھر پیچھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رِدَائِهِ وَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَا شَدَتَكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [٨/ الانفال:٩] فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰئِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَامَهُ إِذْسَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُوْلُ: أَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَقَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ)) فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَأَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ أَبُوْ زُمَيْلٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما ((مَاتَرَوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هُمْ بَنُوا الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ أَرٰى أَنْ تَأْخُذَمِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!)) قُلْتُ: لَاوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَرَى الَّذِيْ رَأٰى أَبُوْبَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ

سے ہٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ ﷺ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿اذتشغيثون ربكم فاستجاب لكم﴾ اخیر تک ”یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے لگا تار سے۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ ﷺ کی فرشتوں سے۔ ابوزمیل نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے۔ وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور سب سبز ہو گیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی“ آخر مسلمانوں نے اسی دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابوزمیل نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ ان سے کچھ مال لے کر ان کو چھوڑ دیجیے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے! انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی یارسول اللہ! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان کو میرے حوالے کیجیے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیجیے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجیے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے سرغنے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابو بکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ مَاقَالَ اَبُوبَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَاقُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِىْ مِنْ اَىِّ شَيْئٍ تَبْكِى اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْبُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْكِىْ لِلَّذِىْ عَرَضَ عَلَىَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَىَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ))شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنْ نَبِىِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ.

[ابو داود: ۲٦۹۰؛ ترمذی: ۳۱۸۱]

صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی۔ اور میری رائے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کیوں روتے ہیں اگر مجھے بھی رونا آئے تو میں بھی روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا۔ آپ دونوں کے رونے سے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى) اخیر تک ''یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی' اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے کہا: بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہوگیا۔ ابو یقظان نے کہا: وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ٦ ہجری مقدس میں۔ حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نووی رحمہ اللہ)

اس حدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب اللہ ہیں۔ ان کے نزدیک بت پوجنا بھی اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ ﷺ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا۔ ہر چند آپ ﷺ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔ ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کو مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جائیں اپنی تعداد بڑھنے سے کیوں کہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہوگئے۔۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا: میں اور میرا ایک چچازاد بھائی دونوں شرک تھے، بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں، ہم پہاڑی پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی، میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، بڑھ حیزدم۔ یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا، میں بھی مرنے کے قریب ہوگیا، پر اپنے آپ کو سنبھالا۔ ابن اسحٰق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے' انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے' انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے' وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(گزشتہ سے پیوستہ ❀❀) مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابواسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں میں سے سنا، انہوں نے ابوداؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے، انہوں نے کہا: میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا: مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہی۔

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی، دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے۔ فقط۔

بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ.

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے۔

(٤٥٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ: عِنْدِي، يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ!)) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ!)) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ ایک شخص کو پکڑ لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا، پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور فرمایا: ''اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے۔'' وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے۔ اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکرگزاری کرے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا: کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ۔'' اس نے کہا وہی جو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ چکا ہوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح تیسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا: ''تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ!'' اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا۔ احسان کرتے ہو تو کرو میں شکرگزار رہوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ، مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ: اَصَبَوْتَ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا، وَاللّٰهِ! لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں، مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشهد ان لآ اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله، اے محمد (ﷺ) قسم اللہ کی! آپ سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب آپ ﷺ کے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے، قسم اللہ کی! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ قسم اللہ کی! کوئی شہر آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ ﷺ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا۔ میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمایئے: رسول اللہ ﷺ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا: تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ قسم اللہ کی! یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

[بخاری: ٤٦٢، ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٤٣٧٢؛ ابو داود: ٢٦٧٩؛ نسائی: ١٨٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ شافعی ؒ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک۔ اور عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور مالک ؒ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جائیں۔'' وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہیٰ۔

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ﷺ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعض نے کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا۔ یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذاذم ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی ؒ نے کہا: ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعض کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جائے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع۔ اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت ﷺ نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تا کہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباباً دیانۃً وجوباً۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٥٩٠) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا لَّهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَ تْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَادَمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا: ”اگر تم مجھے قتل کرو گے تو ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ.

باب: یہودیوں کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

(٤٥٩١) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ! اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا)) فَقَالُوْا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ اُرِيْدُ، اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا)) فَقَالُوْا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ اُرِيْدُ)) فَقَالَ: لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ وَاَنِّي اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ)).

[بخاری: ٣١٦٨، ٦٩٤٤، ٧٣٤٨؛ ابوداود: ٣٠٠٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”یہودیوں کے پاس چلو“۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کو پکارا اور فرمایا: ”اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔“ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں یہی چاہتا ہوں“۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا اے ابو القاسم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو اللہ کے پیغام پہنچ جانے کا) پھر آپ ﷺ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا: ”جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّضِيْرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِى النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَاَوْلَادَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِىْ قَيْنُقَاعَ ـ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ـ وَيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ.

[بخاری: ٤٠٢٨؛ ابوداود: ٣٠٠٥]

اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ ﷺ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت ﷺ سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ ﷺ سے مل گئے تھے، آپ ﷺ نے ان کو امن دیا، وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٣) عَنْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ.

[راجع: ٤٥٩٢]

موسیٰ نے ان سندوں کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ابن جریج کی روایت واضح اور مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان۔

(٤٥٩٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا)). [ابوداود: ٣٠٣٠، ٣٠٣١؛ ترمذی: ١٦٠٦]

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: ''البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے۔ یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جائے گا۔ انتہیٰ۔

(٤٥٩٥) عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٤٥٩٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ .

(٤٥٩٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)) أَوْ ((خَيْرِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

[بخاری: ٣٠٤٣، ٣٨٠٤، ٤١٢١، ٦٢٦٢؛ ابو داود: ٥٢١٦]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔'' پھر فرمایا کہ ''یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں۔'' (قلعہ سے) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجیے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرئیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ اللہ کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے پنچائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوائے خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کرا دے تو اس کا حکم لازم ہے۔ اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھرنا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کیلئے نہ تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔'' نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جمہور علما نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا مستحب ہے۔ جب وہ آئیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ وہ قیام نہیں جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس بات میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتہیٰ مختصراً)

(٤٥٩٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ حَكَمْتَ [فِيهِمْ] بِحُكْمِ اللهِ)) وَقَالَ: مَرَّةً: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.)) [راجع: ٤٥٩٦]

شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔'' اور ایک دفعہ یوں فرمایا: ''بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُصِيبَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَعْدٌ رضي الله عنه يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ [يُقَالُ لَهُ] ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَأَيْنَ)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ. [بخاري: ٤٦٣، ٣٩٠١، ٤١١٧، ٤١٢٢؛ ابوداود: ٣١٠١؛ نسائي: ٧٠٩]

دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرقہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا، وہ تیران کی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے جب آپ ﷺ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیئے اور غسل کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے غبار سے اپنا سر جھٹکتے ہوئے اور کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو اللہ کی قسم ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کدھر۔“ انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف پھر لڑے ان سے رسول اللہ ﷺ اور وہ قلعہ سے اترے آپ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہو کر، آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد رضی اللہ عنہ کے) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جائیں، بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٩) عَنْ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

[راجع: ٤٥٩٨]

ہشام نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا، انہوں نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا: ”تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٦٠٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ سَعْدًا قَالَ: تَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی، یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا، ہنسلی کے مقام سے ... لگا (ایک حدیث میں من لیلة

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَرُعْهُمْ۔ وَفِى الْمَسْجِدِ [مَعَهُ] خَيْمَةٌ مِنْ بَنِىْ غِفَارٍ۔ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا: يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِىْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ.

ہو۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا' خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آ رہا ہے (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں فوت ہوئے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

[راجع:٤٥٩٨]

(٤٦٠١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَازَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ: فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ:

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِىْ مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِىْ مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَىْءَ فِيْهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ
اَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيْطَانَ الصُّخُوْرُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ فوت گئے۔ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد رضی اللہ عنہ بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے، اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے، ابل رہی ہے، نیک نفس ابوحباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو، قینقاع والو! اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔
غرض اس سے یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچائیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيْمِ اَهَمِّ الْاَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ.

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔

(٤٦٠٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَادٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ ((اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِىْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ)) فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِىْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ: لَا نُصَلِّىْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلّہ میں نہ پہنچے، بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے۔ انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعض نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ : فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

[بخاری: ٩٤٦، ٤١١٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آ جانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں، تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ انتهىٰ مختصرًا

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِيْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ.

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو۔

(٤٦٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوْا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہما وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں، جو انس رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھی آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل ہبہ کے دیا تھا اگر وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کو کیسے دیتے) ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت واپس دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُ فَكَانَتْ أُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ.

[بخاری: ٢٦٣٠]

پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعض نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ ....﴾ اخیر تک۔

(٤٦٠٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا ۔وَقَالَ حَامِدٌ وَّ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى: اَنَّ الرَّجُلَ۔ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَاكَانَ اَعْطَاهُ. قَالَ اَنَسٌ: وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ اَوْبَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَعْطَاهُ أُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيْهِنَّ فَجَاءَ تْ أُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيْكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيْهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا)) وَتَقُوْلُ: كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ.

[بخاری: ٣١٢٨، ٤٠٣٠، ٤١٢٠]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ ﷺ نے شروع کیا واپس ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آپ ﷺ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ ﷺ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ ﷺ نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور مانگا آپ ﷺ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی: قسم اللہ تعالیٰ کی! ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ایمن! دیدے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔'' وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے' چھوڑ دے' میں تجھے یہ دوں گا' یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گناہ کے قریب دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ.

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو دار الحرب میں اس کا کھانا درست ہے۔

(٤٦٠٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ: فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ: لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا . [بخاري: ٣١٥٣، ٤٢١٤، ٥٥٠٨؛ ابو داود: ٢٧٠٢، ٤٤٤٧]

خیبر کے دن۔ میں نے اس کو دبالیا اور کہنے لگا' اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اجماع کیا ہے علما نے کہ اہل حرب کا کھانا کھالینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو۔ مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں۔ اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی' اسی طرح جانور پر سواری کرنا' کپڑے پہننا' ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھالینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی۔ اور یہی مذہب ہے مالک' ابوحنیفہ کا شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا۔ اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوائے شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٦٠٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی' میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ ﷺ سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ. [راجع: ٤٦٠٥]

شعبہ نے ان سندوں کے ساتھ روایت کیا سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں چربی کا ذکر ہے اور کھانے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لیے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا۔

(٤٦٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ ـ يَعْنِي: عَظِيمَ الرُّومِ ـ قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ درمنہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ٦ ہجری میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنی روم کے بادشاہ کو۔ اور دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصریٰ کے رئیس کو دی اور بصریٰ کے رئیس نے ہرقل کو دی۔ ہرقل نے کہا: یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! ابوسفیان نے کہا: میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ: فَقُلْتُ:اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ لَهٗ : قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَوْ لَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ : سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ: لَا قَالَ: وَمَنْ يَّتْبَعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآءُ هُمْ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ: اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ: قُلْتُ: تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ: لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَآ اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَّهٗ: اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ

تھے قریش کے۔ہم ہرقل کے پاس پہنچے،اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے۔ابوسفیان نے کہا: میں۔(یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ ﷺ کا حال زیادہ جانتا ہوگا۔) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔ بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا،ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ابوسفیان نے کہا:قسم اللہ تعالیٰ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیوں کہ مجھے آپ ﷺ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا:اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمد ﷺ کا) حسب کیا ہے۔(یعنی خاندان) ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا:ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ہرقل نے کہا:ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔میں نے کہا:نہیں۔ ہرقل نے کہا: کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعوے سے) میں نے کہا:نہیں۔ ہرقل نے کہا: اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ۔ میں نے کہا:غریب لوگ۔ ہرقل نے کہا:ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوئے جاتے ہیں۔میں نے کہا: بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا: ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا:نہیں۔ ہرقل نے کہا:تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے۔میں نے کہا: ہاں۔ ہرقل نے کہا:ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے) میں نے کہا: ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں میں ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے۔ وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ ہم ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ سَخْطَةً لَّهٗ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ : هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ: لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ: يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ: اِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ

نقصان کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا: وہ اقرار کو توڑتے ہیں۔ میں نے کہا: نہیں پھر اب ایک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھیے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا: قسم اللہ کی مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا۔ سوائے اس بات کے (تو اس میں میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے کہا: ان سے پہلے بھی (ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب اور نسب پوچھا ہے تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے، وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا: نہیں، یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا: غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے، تو نے کہا: نہیں، اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے کہا: نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا، ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو نے کہا: وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا، تم ان سے لڑتے ہو تو تو نے کہا: ہم لڑتے ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ ﴿قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [۳/ آل عمران: ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ. [بخاري: ٧، ٥١، ٢٦٨١، ٢٨٠٤، ٢٩٤١، ٤٥٥٣، ٥٩٨٠، ٦٢٦٠؛ ابوداود: ٥١٣٦؛ ترمذي: ٢٧١٨]

ہماری ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں۔ اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں، اور میں نے تجھ سے پوچھا، وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا: وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا: ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو نے کہا: نہیں۔ یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہرقل نے کہا: وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں۔ میں نے کہا: وہ حکم کرتے ہیں...... نماز پڑھنے کا، زکوٰۃ دینے کا، ناتواں والوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہرقل نے کہا: اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر ﷺ ہیں اور میں جانتا تھا (اگلی کتابوں میں پڑھ کر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے۔ اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آ جائے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں، پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا:

''شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا۔ سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت، جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا۔ اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا اریسیین کا۔ ''اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ بندگی نہ کریں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو......'' اخیر آیت تک۔

فائدہ: ہرقل: بکسر ہا و فتح راء و سکون قاف، نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعض نے ہرقل بکسر ہا سکون راء و کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصریٰ: بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوائے لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں (......)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) آپ ﷺ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی۔ یعنی جو لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کی فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ ﷺ سے ملتا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا۔ اور لفافے پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الیٰ فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت ﷺ نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہیٰ مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس طریقے سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آئے تو یوں ہی کہے (سلام علی من اتبع الھدی) بخاری کی روایت میں یریسیین ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا اور بیہقی کی روایت میں صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے اور بعض نے کہا: مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیرو کار ہیں عبداللہ بن اریس کے اور اریسہ اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ (واللہ اعلم نووی مع زیادہ)

یہ ابوسفیان نے حضرت ﷺ کو کہا: ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ ﷺ کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ ﷺ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعض نے کہا: ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبدالعزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی رحمہ اللہ)

بنو اصفر روم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کیے گئے۔ ابوسفیان نے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کامیاب ہوں گے اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

(٤٦٠٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِمَآ أَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) وَقَالَ: إِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ: ((بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

[راجع: ٣٦٠٧]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں۔

(٤٦٠٩) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

[ترمذي:٢٧١٦]

انس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ قیصر نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی نے کہا: کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو۔ انتهى مع زيادة۔

(٤٦١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . [راجع:٤٦٠٩]

انس بن مالک ؓ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں لیکن ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

(٤٦١١) عَنْ أَنَسٍ ؓ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ .

باب: جنگ حنین کا بیان۔

(٤٦١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ ؓ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْ عَبَّاسُ! نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ))

عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچازاد بھائی) دونوں آپ ﷺ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ ﷺ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ ﷺ ایڑ دے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ ﷺ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس ؓ نے کہا: میں آپ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ ﷺ کی رکاب تھامے تھے۔ آخر جناب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي: عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا. فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ! يَا لَبَّيْكَ! قَالَ: فَاقْتَتَلُوا الْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ [فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! يَا بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ!] فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ)) قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ: فَوَاللَّهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اصحاب سمرہ کو پکارو۔ اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی۔ (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم اللہ کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں' حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے) پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا' اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کیے ہوئے آپ ﷺ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا: "یہ وقت ہے تنور کے جوش کا۔" (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا: "شکست پائی کافروں نے قسم ہے محمد ﷺ کے مالک کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی' اتنے میں قسم اللہ کی آپ ﷺ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

فائدہ۔ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے' لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے واپس کر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں۔ بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا یہی ہدیہ آپ ﷺ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لے تو پھر وہ دے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ ﷺ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن ردیا تھا۔ سمرہ وہ جنگلی درخت ہے اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرۂ رضوان کے تلے آپ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہاں آپ ﷺ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ ﷺ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم اللہ کی آپ ﷺ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

(٤٦١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ: ((انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! انْهَزَمُوا وَرَبِّ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ. قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

○ ○ ○ ○

(٤٦١٤) عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٥) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: لَا وَاللَّهِ! مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)) ثُمَّ صَفَّهُمْ. [بخاری: ٢٩٣٠]

ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا: اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ کی، جناب رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیراندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اسے چلا رہے تھے۔ تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انا النبی لا كذب۔ انا ابن عبدالمطلب: یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ ﷺ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے ﴿لن تنالوا البر حتى تنفقوا﴾ [٣/آل عمران:٩٢] یا ﴿نصر من الله و فتح قريب﴾ [٦١/الصف:١٣] یا ﴿ويرزقه مين حيث لا يحتسب﴾ [٦٥/الطلاق:٣] حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ ﷺ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے۔ جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاكوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتھی مختصراً)

(٤٦١٦) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ يَا أَبَا عُمَارَةَ! قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ

ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیرانداز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَآءُ: كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

تھے۔انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیر کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کے خچر کو کھینچتے تھے، آپ ﷺ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔''
براء نے کہا قسم اللہ کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ ﷺ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٧) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ﷛ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَآءُ: وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)).

[بخاری: ٢٨٦٤، ٤٣١٦، ٤٣١٧]

ابواسحاق سے روایت ہے، میں نے سنا براء رضی اللہ عنہ سے، ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے، کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حنین کے دن۔ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: مگر رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیرانداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے۔ تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦١٨) عَنِ الْبَرَآءِ ﷛ قَالَ : قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا عُمَارَةَ! فَذَكَرَالْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَآءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا. [بخاری: ٢٨٧٤، ٤٣١٥؛ ترمذی: ١٦٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٩) عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ﷛ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ

ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے باپ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا، ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا۔ معلوم نہیں

www.kitabosunnat.com

فَتَوَارٰى عَنِّىْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدٰهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِىْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْأَكْوَعِ ﷺ فَزَعًا)) فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)) فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

کیا ہوا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور حضور ﷺ کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی، میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے' میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا شکست پا کر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرا۔ آپ ﷺ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا: بگڑ گئے منہ' پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے' آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ- اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى﴾ یعنی "تو نے یہ مٹی نہیں پھینکی" بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ سے ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ.

باب: طائف کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٢٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ: ((إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ)) فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ: فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم لوٹ چلیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا: بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: ہم کل لوٹ جائیں گے۔ یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ﷺ ہنسے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٤٣٢٥، ٦٠٨٦، ٧٤٨٠]

○ ○ ○ ○

فائدہ: کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٢١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ: مَالِيْ عِلْمٌ بِأَبِيْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ: نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: مَالِيْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ ﷺ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی تب بھی آپ ﷺ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ﷺ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ ﷺ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ ﷺ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ ﷺ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفریں ہے انصار کی جاں نثاری پر) تب جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے، وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے' پھر اس سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں' پھر اس کو مارتے اور جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔'' (یہ ایک معجزہ ہوا آپ ﷺ کا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ہے۔" اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا: پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا، (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ.

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔

(٤٦٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَّدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ: أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ إِلَى رَحْلِيْ فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ: أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ عَلٰى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرٰى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِيْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي كَتِيْبَةٍ قَالَ: فَنَظَرَ فَرَآنِيْ فَقَالَ: ((أَبُوهُرَيْرَةَ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((لَا يَأْتِيْنِيْ إِلَّا أَنْصَارِيٌّ)) زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ: فَقَالَ: ((اهْتِفْ لِيْ بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ: فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيْبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرَوْنَ إِلٰى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ نے کہا: (جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو) ہم میں سے ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا: میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا: ہاں پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کے گروہ! میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا۔ بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (یعنی ایک کو میمنہ پر اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ﷺ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: "ابو ہریرہ"۔ میں نے کہا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ آئے میرے پاس مگر انصاری" اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ ﷺ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا۔ پھر وہ سب آپ ﷺ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے ہم سے جو مانگا جائے گا۔ آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ: ((حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ: فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ)) قَالُوا: قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ: ((كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ: وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ: ((جَاءَ الْحَقُّ

نے فرمایا: تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا: ”تم ملو مجھ سے صفا پر۔“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا۔ اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ابو سفیان کے گھر چلا جائے اس کو امن ہے (یہ آپ ﷺ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی الفت آ گئی اور اپنے کنبہ والوں پر ماتا ہوئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ ﷺ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے انصار کے لوگو!“ انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا: اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آ گئی؟“ انہوں نے کہا: بے شک یہ تو ہم نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا، نصاریٰ نے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔“ یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی (یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں ہی رہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔“ پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ مَاشَاءَ اَنْ يَدْعُوَ .

لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگر چہ آپ ﷺ احرام سے نہ تھے کیوں کہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو پر رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی' آپ ﷺ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے، جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کوچنے لگے اور فرمانے لگے: ''حق آیا اور باطل مٹ گیا۔'' جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپ ﷺ نے چاہی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تا کہ وطن بناؤں مدینہ کو۔ اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

(٤٦٢٣) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى: ((اِحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالُوْا: قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((فَمَا اسْمِيْ اِذًا كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتایا، کاٹ دو ان کو بالکل۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تا کہ کفر کا زور ٹوٹ جائے۔ لیکن جو ابوسفیان کے گھر چلا جائے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک، ابوحنیفہ، احمد، جمہور علما اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا' اور مازری نے کہا یہ صرف شافعی ؒ کا قول ہے۔ (نووی ؒ)

(٤٦٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ فَكَانَتْ نَوْبَتِيْ فَقُلْتُ: يَا اَبَاهُرَيْرَةَ! اَلْيَوْمَ يَوْمِيْ فَجَاءُ وْا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَوْحَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى

عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے' وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ ﷺ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو میسرہ کا اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَجعلَ الزُّبَيْرَ ﷺ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجعلَ اَبَا عُبَيْدَةَ ﷺ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبطنِ الْوَادِيْ فَقَالَ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اُدْعُ الْاَنْصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُ وْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ: ((مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا)) قَالَ: فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ: وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّفَا وَجَآءَ تِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ [قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ!؟ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا!؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)).

اندر سے جانے کو کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو پکارا' وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو۔'' انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا۔'' اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا: ''اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس روز جو کوئی دکھائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا۔ (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے گھیر لیا صفا کو' اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا جتھا ہٹ گیا، اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی امن ہے۔'' انصار نے کہا: ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ ﷺ پر' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی۔ تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے۔ تین بار فرمایا: محمد ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول' میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِزَالَةِ الْاَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: مکہ کے اردگرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٦٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ زَادَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ. [بخاری: ٢٤٧٨، ٤٢٨٧، ٤٧٢٠؛ ترمذی: ٣١٣٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت، تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا: ''حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا' جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

(٤٦٢٦) عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: زَهُوْقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى وَقَالَ: بَدَلَ نُصُبًا. صَنَمًا. [راجع: ٤٦٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ.

باب: فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان۔

(٤٦٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندھ کر قیامت تک۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جائیں گے اور ان میں کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جائے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضور ﷺ کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا۔ حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پکڑ لاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

(٤٦٢٨) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيْعٍ كَانَ اِسْمُهُ الْعَاصِيَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُطِيْعًا.

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوائے عاص بن اسود کے' آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ نے بدل دیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ لیکن کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا۔ البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا' ابوجندل سہیل بن عمرو لیکن شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ .

(٤٦٢٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالُوْا: لَا تَكْتُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ((امْحُهُ)) فَقَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِيْ أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ: وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا أَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ.

[بخاري: ٢٦٩٨]

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صلح نامے کو لکھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن، اس میں یہ عبارت تھی' یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے مشرک بولے! اللہ کے رسول آپ ﷺ مت لکھیے اس لیے اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے۔ آپ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: میں اس کو مٹانے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت ﷺ کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبداللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آئیں اور تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں مگر غلاف کے اندر۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٣٠) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: كَتَبَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ: هٰذَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِ.

[راجع: ٤٦٢٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٣١) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آئیں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ﷺ: ((اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا ﷺ أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ: لَا وَاللّٰهِ! لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرِنِيْ مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ: ((ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ)) فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ ﷺ: هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهِ ـ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ ـ بَايَعْنَاكَ .

کو منع نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے: اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے۔'' مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی اطاعت کرتے یا آپ ﷺ سے بیعت کرتے، بلکہ یوں لکھیے محمد عبداللہ کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹانے کے لیے۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی میں تو نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ۔'' بتا حضرت علی نے بتادی آپ ﷺ نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ ﷺ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: یہ تمہارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے اب ان سے کہو جانے کو' انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اور آپ ﷺ نکلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ ﷺ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے لکھوایا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ ﷺ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ ﷺ کا اس لیے کہ آپ ﷺ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ ﷺ نہ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ ﷺ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی امی کہا اور فرمایا: ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهُ بِيَمِيْنِكَ﴾ اور حضرت ﷺ نے فرمایا...... اور اس حدیث میں لکھا کہ معنا لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھ محمد بن عبداللہ۔ انتهى مختصراً۔

(٤٦٣٢) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ ﷺ: ((اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) قَالَ: سُهَيْلٌ أَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ! فَقَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو: 'بسم اللہ الرحمن الرحیم.'' سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمك اللهم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔'' مشرکوں نے کہا: اگر ہم جانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ)) قَالُوْا: لَوْعَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ)) فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَآءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا)).

آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔“ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ ﷺ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے گا تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس۔ صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ شرط ہم لکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے۔ وہ شرط کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہائے آپ ﷺ اپنے لوگوں کو للہ بلا لیجیے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ ﷺ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمك اللهم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد ﷺ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ ﷺ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں گے اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کے انتظار میں عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری: ﴿اذا جاء نصر الله و الفتح﴾ [۱۱۰/النصر:۱] اخیر تک۔

(٤٦٣٣) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ

سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنا قصور سمجھو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں میں ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ پھر انہوں نے کہا، ہم میں جو مارے جائیں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اور ان میں جو مارے جائیں کیا وہ جہنم میں نہ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ . [بخاري: ٣١٨١، ٣١٨٢، ٤١٨٩، ٤٨٤٤، ٧٣٠٨]

کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ کبھی تباہ نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: ہمارے مقتول جنت میں نہ جائیں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت محمد ﷺ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ ﷺ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ ﷺ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جائیں گو ان کو نا گوار تھا؟ سہل نے سمجھایا کہ بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

(٤٦٣٤) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ بِصِفِّينَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا آرَاءَكُمْ، وَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى

شقیق سے روایت ہے، میں نے سہل بن حنیف سے سنا، وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابوجندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ ﷺ کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی) قسم اللہ کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِلَى أَمْرٍ قَطُّ. [راجع: ٤٦٣٣]

کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٥) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ فِي حَدِيثِهِمَا: إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا. [راجع: ٤٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٣٦) عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ ﷺ بِصِفِّينَ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَاسَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا: تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونہ اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونہ کھل جاتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں مافتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور تب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیوں کہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے، جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(٤٦٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [٤٨/ الفتح: ١ تا ٥] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ سورت اتری ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ اخیر تک تو آپ ﷺ لوٹ کر آ رہے تھے، حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ ﷺ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیوں کہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٨) عَنْ أَنَسٍ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: اقرار کو پورا کرنا۔

(٤٦٣٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ: فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعض نے حسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَالُوْا : اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًاصلى الله عليه وسلم؟ فَقُلْنَا: مَا نُرِيْدُهٗ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ)) .

کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو، سو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جائیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے ان پر۔“

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ ہی کے پاس آتے تھے، پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آ گئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پائے بھاگ جائے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ ﷺ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ .

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں۔

(٤٦٤٠) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ ؟ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ: ((قُمْ يَا حُذَيْفَةُ! فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ: ((اذْهَبْ

ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی سے) انہوں نے کہا: ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ ﷺ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں، حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا۔ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت ﷺ سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔“ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَأْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِيْ ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِيْ فِيْ مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ: ((قُمْ يَا نَوْمَانُ)).

سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جائے اور خبر لائے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا'' کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حذیفہ! اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔'' اب مجھے کچھ نہ بنا کیوں کہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آئے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ ﷺ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت تھی۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بےشک ابوسفیان کو لگتا، آخر میں لوٹا۔ پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا) آپ ﷺ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ بہت سونے والے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں تو یہ بہت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پائیں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی کیا وجہ ہے، معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا، اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا، دنیا کی محبت میں غرق رہنا، اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا، زراعت نہ ہونا، صنعت نہ ہونا، یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) دین کا خیال تک نہیں آتا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی ان کو نہیں ملتی باوجود اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جارہے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا۔ چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں' پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے۔ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں نہ ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گناہ گار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگادے اور ایک بار پھر اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ .

باب جنگ احد کا بیان۔

(٤٦٤١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ: ((مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ أَيْضًا [فَقَالَ: ((مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْهُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ] فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ: ((مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ ﷺ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ ﷺ پر ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کو پھیرتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔'' ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کو لوٹاتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔'' اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ! انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی' یہاں سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔'' (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٤٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ؓ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ:

عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے باپ ابوحازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا چہرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. [بخاری: ۲۹۱۱، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

مبارک زخمی ہوا اور آپ ﷺ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی خود خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۳) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضي الله عنه وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا ذَا دُوْوِيَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ: وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ:- مَكَانَ هُشِمَتْ:- كُسِرَتْ. [بخاری: ۲۹۰۳، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں قسم اللہ کی اس شخص کو جو آپ ﷺ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ: اُصِيْبَ وَجْهُهُ وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُطَرِّفٍ: جُرِحَ وَجْهُهُ. [بخاری: ۲۴۳، ۳۰۳۷، ۵۲۴۸؛ ترمذی: ۲۰۸۵؛ ابن ماجہ: ۳۴۶۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۵) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ ﷺ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾. [۳/ آل عمران: ۱۲۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ ﷺ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر ﷺ کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔“ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے چاہے عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: حضرت ﷺ نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کران کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب ہی کیا۔ دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل وخوار ہوئے۔ مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

(٤٦٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَآءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)).

[بخاری: ٣٤٧٧، ٦٩٢٩؛ ابن ماجه: ٤٠٢٥]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے: "یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں۔ (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)

○ ○ ○ ○

(٤٦٤٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهِ.

[راجع: ٤٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

باب: جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے۔

(٤٦٤٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[بخاری: ٤٠٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اللہ کے رسول کے ساتھ۔" اور آپ ﷺ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ ﷺ نے' بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔" (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ ﷺ حد یا قصاص میں ماریں)

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ.

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان۔

(٤٦٤٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے یار بیٹھے ہوئے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّهُ جُلُوْسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرًا بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ: اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى سَلَاجَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَاْخُذُهٗ فَيَضَعُهٗ فِيْ كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ ﷺ اِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهٗ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلٰى بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ طَرَحْتُهٗ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَجَآءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهٗ رَفَعَ صَوْتَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوْا دَعْوَتَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. [بخاری: ۲۴۰، ۵۲۰، ۲۹۳۴، ۳۱۸۵، ۳۸۵۴، ۳۹۶۰؛ نسائی: ۳۰۶]

ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون جا کر اس کا بچہ دان لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جب وہ سجدے میں جائیں۔ یہ سن کر ان کا بدبخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ ﷺ جب سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھ دیا۔ پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی رہے۔ آپ ﷺ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی تو وہ آئیں، اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ ﷺ کی پیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر۔ آپ ﷺ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قریش کو ایسی سزا دے۔'' تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب آپ ﷺ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے۔'' اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے) قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان سب لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابواسحٰق نے کہا: ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ ﷺ کی پشت پر رکھ دی تو آپ ﷺ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور اوجھری میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوبر پاک ہے۔ ہمارا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء۔عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتھی۔
بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔(نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٤٦٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِذْجَاءَ هُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَ تْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ)) شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْ صَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ. [راجع:٤٦٤٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ ﷺ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی، آپ ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا، پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا، مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابیؓ اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے' دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جائے مگر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا۔اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں سے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطبیہ میں آکر رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرایا۔انتھی۔

(٤٦٥١) عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ زَادَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: وَنَسِيْتُ السَّابِعَ. [راجع:٤٦٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! سمجھ لے قریش سے۔ یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔ یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔'' اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں ابواسحاق نے کہا: ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ أَبُوْ جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ...

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابوجہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبداللہ بن ...

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. [راجع:٤٦٤٩]

مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیوں کہ وہ گرمی کا دن تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٣) أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ [إِنْ شِئْتَ] أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)).

[بخاري: ٣٢٣١، ٧٣٨٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا، پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا۔ دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا' سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو' میں سنوں' پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر رکھ دوں) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔'' (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ ﷺ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور آپ ﷺ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔

(٤٦٥٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضي الله عنه قَالَ: دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ

جندب بن سفیان سے روایت ہے' کسی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے تو مگر ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ: ((هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ)).

[بخاري: ٢٨٠٢، ٦١٤٦؛ ترمذي: ٣٣٤٥]

انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔" (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)

(٤٦٥٥) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ. [راجع: ٤٦٥٤]

اسود بن قیس سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ غار میں تھے (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ ﷺ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

(٤٦٥٦) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَبْطَأَ جِبْرَائِيلُ علیہ السلام عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [٩٣/ والضحى: ١-٣]

[بخاري: ١١٢٥، ٤٩٨٣، ٤٩٥٠؛ ترمذي: ٣٣٤٥]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے چندروز کی دیر کی آپ ﷺ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد ﷺ کو۔ اسی وقت یہ سورت اتاری اللہ تعالیٰ نے ''قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لے، نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ہی ناراض ہوا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٧) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [راجع: ٤٦٥٦]

اسود بن قیس سے روایت ہے، میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے، پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن، ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی، اے محمد ﷺ! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ﴿والضحیٰ﴾ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزر رے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٨) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا. [راجع: ٤٦٥٦]

اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان۔

(٤٦٥٩) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس پر ایک پالان تھا، اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی۔ (فدک ایک مشہور شہر ہے مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيهِمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَاَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اَيْ سَعْدُ! اَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ)) يُرِيْدُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاصْفَحْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّاللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ. [بخاری: ۲۹۸۷، ٤٥٦٦، ٥٦٦٣، ٥٩٦٤، ٦٢٠٧، ٦٢٥٤]

پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے، آپ ﷺ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پوچھنے کے لیے، ان کی بیماری میں، بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر، رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو، پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو ضرور سنایئے ہماری مجلسوں میں کیوں کہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ ﷺ اس جھگڑے کو دباتے تھے۔ آخر آپ ﷺ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابوحباب کی باتیں (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔“ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ ﷺ اور درگزر کیجیے قسم اللہ کی، اللہ نے آپ ﷺ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا جو آپ ﷺ نے دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا، کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ ﷺ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ ﷺ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

(٤٦٦٠) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ. [راجع: ٤٦٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

(٤٦٦١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾. [بخاري:٢٦٩١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا۔ کاش! آپ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ ﷺ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی، جب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے تو وہ بولا: جدا رہ مجھ سے قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا: قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ [٤٩/الحجرات:٩] ان کے باب میں اتری ''یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں میل کرا دو۔'' اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ.

باب: ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان۔

(٤٦٦٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوجَهْلٍ؟)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ ﷺ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ أَبُوجَهْلٍ؟ فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرَ أَكَّارٍ قَتَلَنِي؟ [بخاري: ٣٩٦٢، ٣٩٦٣، ٤٠٢٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی۔'' یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی اور کہا: تو ابوجہل ہے وہ بولا: کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابومجلز نے کہا: ابوجہل نے کہا: کاش! کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا: کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت ﷺ کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ ﷺ شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

(٤٦٦٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ؟)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ اِسْمَاعِيْلُ. [راجع:٤٦٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ .

باب: کعب بن اشرف یہود کے سرغنہ کے قتل کا بیان۔

(٤٦٦٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ)) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: ائْذَنْ لِيْ فَلْاَ قُلْ: قَالَ ((قُلْ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ : اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ : وَاَيْضًا وَاللّٰهِ! لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ : اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ : وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ : فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ: مَاتُرِيْدُ قَالَ: تَرْهَنُنِيْ نِسَآءَ كُمْ قَالَ : اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا قَالَ : تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَ كُمْ قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ: رُهِنَ فِيْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ: فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَاَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: فَجَآءُ وْا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو، بیشک اس نے ستا رکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو۔“ (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضور ﷺ سے لڑنے کی، پھر مدینہ میں آ کر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی۔) محمد بن مسلمہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ محمد بن مسلمہ نے کہا: تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ ﷺ کی برائی بھی ہوتا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ“ (جو مصلحت ہو۔) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں۔ اپنا اور حضور ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے، (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کیے اور ان کے بجا لانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا، ابھی اور قسم اللہ کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کو چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: امْرَأَةٌ لَهُ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ : اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدٌ [بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعُهُ [وَ] اَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ: اِنِّيْ اِذَا جَآءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِيْ اِلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ : فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا : نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ : نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَآءِ الْعَرَبِ قَالَ : فَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ : نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ : فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: دُوْنَكُمْ قَالَ: فَقَتَلُوْهُ .

[بخاري: ٢٥١٠، ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧؛ ابو داود: ٢٧٦٨]

جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا: اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو۔ کعب نے کہا: اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیوں کر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گروی ہوا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا: اچھا' پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمٰن اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو۔ وہ اترا اپنے بالا خانے پر سے) سوائے عمرو کے دوسروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا: یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا: واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہیں۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی۔ ابو نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا: واہ! یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلایا جائے تو چلا آئے محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا: جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا، چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے، ان لوگوں نے کہا: کیسی عمدہ خوشبو ہے جو تم میں سے آ رہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں، کعب نے کہا اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑ کر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور ساتھیوں سے کہا: لو انہوں نے اس کو تمام کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہجو کرتا تھا آپ ﷺ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ ﷺ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا۔ اور یہ قتل حضرت ﷺ کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیوں کہ غدر جب ہوتا کہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ .

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ : فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُوْطَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّيْ لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ : ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ : وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً . [راجع: ٣٤٩٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ان کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ ﷺ کی ران کو چھوجاتا اور آپ ﷺ کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ ﷺ بستی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خراب ہوا خیبر۔ ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے۔'' تین بار آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد ﷺ آ پہنچے لشکر کے ساتھ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انس رضی اللہ عنہ کی نظر یکا یک اس پر پڑی۔ انتہی۔

(٤٦٦٦) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِيْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاؤں سے چھو رہا تھا۔ پھر ہم ان کے پاس پہنچے آفتاب نکلتے ہی۔ انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں (یا ڈالیاں درخت پر چڑھنے کی) لے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَخَرَجُوْا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. [راجع:۳۵۰۰]

کر نکلے تھے وہ ۔کہنے لگے محمد ﷺ آ پہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خراب ہوا خیبر، ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٦٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ : ((اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں پہنچے تو یہ کہا: ''ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔''

فائدہ: معنی اس کے اوپر گزرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ ﷺ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوچتے وقت فرمایا۔ ﴿وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

(٤٦٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْا بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّآ اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا
وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هٰذَا السَّآئِقُ؟)) قَالُوْا : عَامِرٌ قَالَ : يَرْحَمُهُ اللّٰهُ : قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ: فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ: فَلَمَّا

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے۔ ایک شخص ہم میں سے بولا: اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تا کہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبرائے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: شعر سب برے نہیں ہوتے، اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے، وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے۔ اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی)

تو ہدایت گر نہ کرتا اے اللہ! کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا۔ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا۔ بخش دے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا۔ کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا۔ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما۔ اور تسلی اور تشفی دے خدا۔ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہیں سدا۔

صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہانکنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا' عامر بن الاکوع۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ایک شخص بولا: اب وہ ضرور شہید ہوگا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ يُوْقِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ قَالَ: ((اَيُّ لَحْمٍ؟)) قَالُوْا: لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ يُهْرِيْقُوْنَهَا وَيَغْسِلُوْنَهَا؟ قَالَ: ((اَوْ ذَاكَ)) قَالَ : فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَاَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ ؓ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ فَلَمَّا رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ: ((مَالَكَ)) قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا ؓ حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَهُ)) قُلْتُ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ)) وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ((اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ)) وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِنَ الْحَدِيْثِ فِيْ حَرْفَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ: وَاَلْقِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا .

[بخاري: ٢٤٧٧، ٤١٩٦، ٥٤٩٧، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١؛ ابن ماجه: ٣١٩٥؛ وانظر في مسلم: ٥٠١٨]

نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔“ سلمہ ؓ نے کہا: جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگارے جلائے آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس کا گوشت۔“ انہوں نے کہا: بستی کے گدھوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہا دو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرو۔“ (تو بعد میں آپ ﷺ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے تلوار خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ ؓ نے کہا: وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمہ! تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون کہتا ہے؟“ میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دوہرا ثواب ہوا۔“ (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کے مثل (یا اس کے مشابہ کوئی عرب کم ہوگا۔

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: اللہ پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا۔ جیسے کہتے ہیں قاتله الله اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے اللہ کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے۔ اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ۔ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں اور آٹھویں مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ [illegible] ﷺ لڑائی کے موقع [illegible]

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا۔ اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کیوں کہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

(٤٦٦٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ رضی اللہ عنہ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِيْ سِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَبِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ: قَالَ: فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقْتَ))

وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ هٰذَا؟)) قُلْتُ: قَالَهُ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی، وہ مر گیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی اس کے باب میں۔ سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ ﷺ نے اجازت دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ ”قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچ کہا تو نے۔“ پھر میں نے کہا: ”اتار اپنی رحمت ہم پر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے۔ اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر“ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کس کا کلام ہے۔“ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔“ ابن شہاب نے کہا: میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی۔ صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے۔“ اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ : إِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ. [ابوداود: ٢٥٣٨، نسائی: ٣١٥٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ .

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان۔

(٤٦٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ:
إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . [بخاری:٢٨٣٦، ٢٨٣٧، ٤١٠٤، ٧٢٣٦]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ تھے مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: ”قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے۔ اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے“ اور یہ آپ ﷺ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے کے بعض بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے وہ خفا ہوں، سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں، پھر کا ہے کے مسلمان ہیں، علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں، ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذالک۔

(٤٦٧١) عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا)). [راجع: ٤٦٧٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہم پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ.)) [بخاری: ۳۷۹۷، ٤٠٩٨]

دے تو مہاجرین اور انصار کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ ﷺ اور اللہ جل جلالہٗ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

(٤٦٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ)) [بخاری: ۳۷۹۵، ٦٤١٣]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ)) قَالَ شُعْبَةُ أَوْقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَأَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ)) [بخاری: ۳۷۹۵؛ ترمذی:۳۸۵۷]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ! لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ ذِیْ قَرَدٍ وَغَيْرِهَا .

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔

(٤٦٧٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ:

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَنْ اَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ! قَالَ: فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ: وَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَاَسْجِعْ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

[بخاری:۳۰٤۱، ٤١٩٤]

آپ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعض نے کہا ٦ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا۔ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے لیں۔ اس نے کہا: غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا۔ پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا۔ انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ ﷺ اور لوگ بھی آ گئے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے۔ وہ پیاسے ہیں، اب ان پر لشکر کو بھیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا۔ اب جانے دے۔'' سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

فائدہ۔ یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں اکوع کا بیٹا ہوں، جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا' یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپنے سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

(٤٦٧٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهِ خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ: فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيْهَا قَالَ: فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي اَصْلِ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کرسکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ ﷺ نے دعا کی یا تھوکا کنوے میں وہ اس وقت ابل آیا۔ پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضور ﷺ نے ہم کو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الشَّجَرَةِ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ: ((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَّلَ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) وَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَزِلًا ـ يَعْنِيْ ـ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ ـ قَالَ فَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْدَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قَالَ: ((أَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فِيْ أَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْدَرَقَتُكَ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ: الْأَوَّلُ اللّٰهُمَّ! أَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ: كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ أَسْقِيْ فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدُمُهُ وَاٰكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِيْ وَمَا لِيْ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَ اخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ أَصْلِهَا قَالَ: فَأَتَانِيْ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى وَعَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَيْنَمَاهُمْ

درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ﴾ [۴۸/الفتح:۱۰] اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ بیعت لیتے رہے لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ بیعت کر۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سہی'' اور آپ ﷺ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ ﷺ بیعت لینے لگے، یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔'' میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں' پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سہی' غرض میں نے تیسری بار آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا چچا عامر مجھے ملا، وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دے دی۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔'' پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی، سلمہ نے کہا: میں طلحہ بن عبیداللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، ان کی پیٹھ کھجاتا، ان کی خدمت کرتا، انہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا، اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہوگئی اور ہم میں ہر ایک دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا۔ اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا، میں دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِيْ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُوْدٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِيْ يَدِيْ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِيْ فِيْهِ عَيْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوْقُهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَجَاءَ عَمِّيْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ: مِكْرَزٌ يَقُوْدُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((دَعُوْهُمْ يَكُنْ لَّهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِيْ لِحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا

لٹکائے اور لیٹ رہے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی، دوڑو اے مہاجرین! ابن زنیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا، وہ سو رہے تھے، ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا: قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو، تم میں سے جس نے سر اٹھایا، میں ایک ماردوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر، جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا: چھوڑ دو ان کو۔ مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔'' (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہو گی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دو بار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں) آخر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ [۴۸/الفتح:۲۴] اخیر تک ''یعنی اس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر۔'' پھر ہم لوٹے مدینہ کو، راہ میں ایک منزل پر اترے، جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جائے رات کو اور پہرہ دے آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا: میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنیاں اپنے رباح غلام کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهٖ قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ! ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ اَقُوْلُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِيْ اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهٗ فَعَقَرْتُ بِهٖ حَتّٰى اِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِيْ تَضَايُقِهٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَآءَ ظَهْرِيْ وَخَلَّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ اَتْبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَمِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوْا يَتَضَحَّوْنَ -يَعْنِيْ يَتَغَدَّوْنَ- وَجَلَسْتُ عَلٰى رَاْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى؟ قَالُوْا: لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ! مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ اَيْدِيْنَا قَالَ: فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ: فَصَعِدَ

اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا: اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یاصباحاہ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی ”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے“ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے‘ پھر قسم اللہ تعالیٰ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے تلے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ان سے چھین لیے) سلمہ نے کہا: پھر میں ان کے پیچھے چلا، تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیس چادروں سے زیادہ اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے چھینیں وہ اپنے تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لیں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا، وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا: یہ کون شخص ہے۔ وہ بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا۔ قسم اللہ کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا: تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ: فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُونَنِي قَالُوا: لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ: فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَالَ: يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذَا قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ: فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي

نے کہا: تم مجھے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: میں سلمہ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر ان کے چچا تھے کیوں کہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک شخص بولا۔ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے۔ میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے اخرم اسدی تھے' ان کے پیچھے ابوقتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی۔ میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ لیٹرے بھاگے۔ میں نے کہا: اے اخرم تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نہ آ لیں۔ انہوں نے کہا: اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے۔ (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ شہید ہوں گا اس سے کیا بہتر ہے) میں نے ان کو چھوڑ دیا، ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمٰن فزاری' سے اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابوقتادہ رسول اللہ ﷺ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کو برچھی مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کیے گیا، میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا' وہ اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا' میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف۔ میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس کے شانے کی ہڈی میں۔ اور میں نے کہا: لے اس کو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُوْ فَالْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ: قُلْتُ : خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ اَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ: وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوْقُهُمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَبِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اِسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ: ((يَا سَلَمَةُ ! اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ وَالَّذِي اَكْرَمَكَ فَقَالَ: ((اِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي اَرْضِ غَطَفَانَ)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ : نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوْا: اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوْا هَارِبِيْنَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ

اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے۔ وہ بولا (اللہ کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اس کی ماں اس پر روئے۔ کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: ان لٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں' میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کی لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر! سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے' لوگ مر گئے' اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے سب اونٹ لے لیے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب برچھی اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینی تھی ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دیجیے مجھ کو اجازت لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے جو خبر دے اپنی قوم کو جا کر (یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے، یہاں تک داڑھیں آپ ﷺ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تو یہ کر سکتا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو بزرگی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔'' اتنے میں ایک شخص آیا غطفان میں سے۔ وہ بولا: فلاں شخص نے ان کے لیے ایک اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے۔ اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگے لوگ آ گئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَآءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ : وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ : فَجَعَلَ يَقُولُ : أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلَأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ)) قَالَ قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ : قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ! قَالَ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ : فَوَاللّٰهِ! مَالَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ - تَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا - وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا - وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: أَنَا عَامِرٌ قَالَ: ((غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ)) قَالَ : وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ: فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ

بڑھ کر سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔" سلمہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دو حصہ دیئے۔ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جائے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا۔ وہ بولا: نہیں البتہ رسول اللہ ﷺ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، مجھے چھوڑ دیجیے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا اگر تیرا جی چاہے۔" تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا: قسم اللہ کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلاعوض اور بعوض میں خلاف ہے) پھر قسم اللہ کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ "قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پروا نہیں ہوئے تو جما رکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے کہا: عامر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بخشے تجھ کو۔" سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے۔ یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ: خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ - قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ ﷺ - فَقَالَ : قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَمِّي عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ وَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُونَ : بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ ﷺ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ ﷺ أَوْيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا ﷺ فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ : فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ

مُجَرَّبٌ + إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ) ''یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آئیں شعلے اڑاتی ہوئی۔'' یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ۔ ''یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا۔'' پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آ لگی اور شہ رگ کٹ گئی اسی سے مر گئے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نکلا تو رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون کہتا ہے۔'' میں نے کہا: آپ ﷺ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔'' (ابن ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں) سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ — حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ — كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ — ''یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰى يَدَيْهِ ﷺ.

(یعنی شیر ببر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں۔ (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھوں پر۔

فائدہ۔ حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا، اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کیا تا کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو۔ اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور، مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قلعہ کے قریب پہنچے، تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا، ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابو رافع نے کہا: میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت اللہ داد تھی۔ بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب دررفی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ابن عبدالبر نے کہا: ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بریدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ انتہیٰ۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن سہل نے، انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جا اور دعا کی یا اللہ! محمد بن مسلمہ کی مدد کر۔ جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے، لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی، پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک رہی۔ پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا۔ ابن اسحاق نے کہا: مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا! کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو۔ زبیر بن عوام حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے۔ صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تیرا بیٹا اللہ چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں حضور ﷺ کے چار معجزے منقول ہیں۔ ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا، تیسرے خبر دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لٹیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہیٰ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا [الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ]

عَنْ عِكْرِمَةَ [بْنِ عَمَّارٍ] بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ تفصیل سے نقل کی ہے۔ اور دوسری میں اسی طرح ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ الْاٰيَةَ.

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ کے نزول کا بیان۔

(٤٦٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ﴾.

[ابوداود: ٢٦٨٨؛ ترمذی: ٣٢٦٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی (۸۰) آدمی مکہ والے رسول اللہ ﷺ کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے، وہ چاہتے تھے آپ ﷺ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا' بعد اس کے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا ﴿وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾۔ یعنی اللہ وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ.

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔

(٤٦٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ؟)) قَالَتِ: اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام سلیم رضی اللہ عنہا (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا، وہ ان کے پاس تھا، یہ ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے۔ ام سلیم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالیے انہوں نے شکست پائی آپ ﷺ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا۔'' (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٨١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٨٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى . [ابوداود: ٢٥٣١؛ ترمذي: ١٥٧٥]

کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے۔ اور یہ دواوہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے انتہیٰ۔

(٤٦٨٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ: وَكَانَ أَبُوْطَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ: انْثُرْهَا لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ! لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا وَأُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِيْ طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ.

[بخاري: ١٨٨٠، ٣٨١١، ٤٠٦٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا اور ابوطلحہ آپ ﷺ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ ﷺ پر کیے ہوئے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے، ان کی اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ ﷺ اس سے فرماتے: "یہ تیر رکھ دے ابوطلحہ کے لیے۔" اور آپ ﷺ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابوطلحہ کہتے: اے نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھایئے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ ﷺ کے لگ جائے، میرا گلا آپ ﷺ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابوطلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آئے تو مجھ کو لگے) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر، پھر ان کو لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی جان نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابودجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپ ﷺ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارا ے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی، ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گر ی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ انتہیٰ۔
احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً انہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ النِّسَآءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ .

(٤٦٨٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ لَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَّا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ :اَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِى هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْزُو بِالنِّسَآءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ ؟ وَمَتٰى يَنْقَضِى يُتْمُ الْيَتِيْمِ ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ مَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ؟ فَلَعَمْرِىْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاٰخِذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ : هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ .

[ابوداود: ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۹۸۲؛ ترمذی: ۱۵۵٦]

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے' نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مذمت میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد وصلوۃ کے۔تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا تو لکھ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے، وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی، اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابوحنیفہ' ثوری' لیث' شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جائیگا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے۔اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا، اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مارنا (اس طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے؟ تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے۔پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی، مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سنِ (عمر) زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جائے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: جب وہ پچیس برس کا ہو جائے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آئے تو کب آئے گی انتھی مع زیادہ۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربیٰ کا اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا وہی قول ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے کہ وہ ذوالقربیٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا، اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضور ﷺ کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا۔ آپ دبا لیا۔

(٤٦٨٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ۔ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ: وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

[راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں، بیان کیا حدیث کو اسی طرح، اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دے مومن کو (یعنی تو پہچان لے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہوگا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے۔ اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔)

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیوں کہ خود قرآن میں موجود ہے ﴿وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ط﴾ [۱۸/ الکہف: ۸۲] بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا۔ پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

(٤٦٨٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْ لَا اَنْ يَقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اُكْتُبْ: اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ؟ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جائے گا) کون ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا: عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں؟ تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰى عليه السلام مِنَ الْغُلَامِ الَّذِیْ قَتَلَهٗ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَاَنَّهٗ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِیْ عَنْ ذَوِی الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

[راجع: ٤٦٨٤]

مناسب جانے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جائے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو۔ یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(٤٦٨٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ. [راجع: ٤٦٨٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٨٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَاَ كِتَابَهٗ وَحِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ۔ لَوْ لَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ : فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰى الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَرٰى اَنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِیْ يُتْمُهٗ ؟ وَاَنَّهٗ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَاُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهٗ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهٗ وَسَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا؟ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جائے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔ اور تو نے پوچھا: یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس کو عقل آ جائے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جائے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار۔ البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا اور جب انہوں نے لڑکے کو مارا تو خیر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ إِلَّا أَنْ يُّحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. [راجع:٤٦٨٤]

تو نے پوچھا: عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٨٩) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ. [راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جس طرح دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٠) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. [ابن ماجه: ٢٨٥٦]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی، میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩١) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ [نَحْوَهُ] [راجع:٤٦٨٣]

ہشام بن حسان نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔

(٤٦٩٢) عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ: فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَبْنَ أَرْقَمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِالْعُشَيْرِ. [بخاری: ٣٩٤٩؛ وانظر فی مسلم:٣٠٣٥]

ابواسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر دعا مانگی پانی کے لیے، اس دن میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے ہیں؟ انہوں نے کہا: انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنے غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے کہا: سترہ میں۔ میں نے پوچھا: پہلا جہاد کون سا تھا انہوں نے کہا: ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے، سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے۔ اس میں لڑائی نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ عشیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ ہجری میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر۔ اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٩٣) عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَاهَا جَرَ حَجَّةً لَمْ يُحَجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ. [راجع:٤٦٩٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا اُحُدًا مَنَعَنِي اَبِيْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس جہاد کئے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا، میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ۔ وَلَمْ يَقُلْ اَبُو بَكْرٍ: مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ ﷺ کے غزوات کے شمار میں تو ابن سعد نے ان کا شمار مفصلاً بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوے اور چھپن سریہ تک پہنچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے۔ وہ بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، فتح، حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیوں کہ ان کا مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا۔ اور باقی علما یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔)

(٤٦٩٦) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً. [بخاري: ٤٤٧٣]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ جہاد کیے۔

(٤٦٩٧) عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ.

[بخاري: ٤٢٧٠، ٤٢٧١، ٤٢٧٢، ٤٢٧٣]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ ﷺ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا۔ ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٨) عَنْ حَاتِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ

حاتم سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ. [راجع:٤٦٩٧]

عدد مذکور ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ .

باب: ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔

(٤٦٩٩) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ. قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللّٰهُ يُجْزِي بِهِ. [راجع:٤١٢٨]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، باری باری اس پر چڑھتے تھے، آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے۔ ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: برید رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ كَوْنِهِ حُسْنَ الرَّأْيِ فِي الْمُسْلِمِينَ .

باب: کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔

(٤٧٠٠) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَّ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ: ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ ﷺ سے، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب آپ ﷺ سے ملا تو اس نے کہا: میں اس لیے آیا کہ آپ ﷺ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔" وہ بولا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔" پھر آپ ﷺ چلے، جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر ملا۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ "لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔" پھر وہ لوٹ گیا۔ بعد اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ.))

کے پھر آپ ﷺ سے ملا بیداء میں۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا تھا ”تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر۔“ اب وہ شخص بولا: ہاں! میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو خیر چل۔“

[ابو داود: ۲۷۳۲؛ ترمذی: ۱۵۵۸؛ ابن ماجہ: ۲۸۳۲]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہوا تو اس کو انعام ملے گا۔ مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اور زہری رحمہ اللہ اور اوزاعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

بَابٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ.

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔

(٤٧٠١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو: رِوَايَةً ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ)).

[بخاری: ٣٤٩٥؛ وانظر في مسلم: ٦٤٤٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں۔ مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)).

ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔''

(٤٧٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)). [بخاری: ٣٥٠١، ٧١٤٠]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیثیں اور جو اس کے مثل ہیں صاف دلیل ہیں اس بات کی کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر) ۞ ۞

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی' اس پر حجت تمام ہوگئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار سے یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علما نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ ہی اور بعد کے کسی عالم سے۔ اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تا کہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے' لیکن یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے' اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے۔ اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جائیں اور یہ بات سچ ہوئی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی رحمہ اللہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انتھٰی ماقال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جائے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہوگئی۔ بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں، ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں۔ ہند میں مغل تھے، اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریش، لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں، وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہنے گی یہ صحیح ہے اس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [٤/النساء:٥٩] اور وَعَلَيْكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا اور (السلطان ظل اللّٰه فی الارض) وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریش جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے' اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی' اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

(٤٧٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمُ اثْنَاعَشَرَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو لیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے کچھ فرمایا، میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا فرمایا، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا)) ثُمَّ تَكَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں گے بارہ آدمی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات کہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَا ذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [بخاري: ۷۲۲۲، ۷۲۲۳]

چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضِيًا)).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَةَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [ابوداود: ٤٢٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧١٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِيَ أَبِيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [راجع: ٤٧٠٩]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہاں دو اشکال ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٧١١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى أَوْ آلِ كِسْرٰى)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)). [انظر فی مسلم: ٦٠٠٣]

سمرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدود میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے۔'' (شاید یہ واقع بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ ﷺ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ (یہ معجزہ تھا آپ ﷺ کا۔ ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا۔'' اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔'' (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دے) اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر۔'' (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧١٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ. [راجع: ٤٧١١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ.

باب: خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔

(٤٧١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ: أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا؟ لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا: اللہ تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے۔ انہوں نے کہا: لوگ دو طرح کے ہیں بعض تو امیدوار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعض ڈرتے ہیں مجھ سے۔ یا میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا: آپ خلیفہ کر جائیے کسی کو۔ انہوں نے کہا: میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. [راجع:٤٧١٣]

تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی؟ میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جائے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جائے تو بھی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جائے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جائے جیسے جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کو نہیں کیا تھا' پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی...... اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک...... جماعت پر چھوڑ نا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی تجہیز اور دفن پر۔ اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے نص کر دیا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا۔ اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت نہ کرتے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضور ﷺ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی ﷺ کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دے۔ انتہی۔

(٤٧١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ: إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ: فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ میں نے کہا: ایسا نہیں کرنے کے۔ انہوں نے کہا: وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ : فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهٗ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهٗ : اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاٰلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَّاِنَّهٗ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ اَوْرَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ: فَوَافَقَهٗ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَيَّ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهٗ وَاِنِّيْ لَئِنْ لَّا اَسْتَخْلِفُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه قَدِ اسْتَخْلَفَ.

چپ رہا۔ دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا: لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا۔ انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا: میں بیان کرتا رہا۔ پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا، پھر وہ آپ کے پاس چلا آئے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے۔ پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے۔

قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. [ابوداود: ٢٩٣٩؛ ترمذی: ٢٢٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر قسم اللہ کی جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے۔

فائدہ: یعنی رسول اللہ ﷺ کی پیروی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا۔ مؤمن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عاشق رہے اور جب آپ ﷺ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جائے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام مجتہد یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروانہ کرے اور اپنے پیغمبر ﷺ کے طریقہ پر چلے یا اللہ! ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا.

باب: امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے۔

(٤٧١٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا)). [راجع: ٤٢٨١]

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن! مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو اللہ تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٧١٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ .
[راجع: ٤٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧١٧) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ .)) [راجع:٧١٤٩]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے، ان میں سے ایک بولا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو حکومت دیجیے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی ہم نہیں دیتے خدمت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧١٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَقْبَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ: ((مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ: وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ: ((لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: انْزِلْ وَاَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ: مَا هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السُّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ فَقَالَ: اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ : لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے، ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف، دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس! (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے۔ گویا میں آپ ﷺ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں، وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے۔ لیکن تم جاؤ اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس!'' پھر ان کو یمن کے صوبہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں، ابوموسیٰ کے) جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اترو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا، اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا: یہ کیا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا: یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے موافق، تین بار یہی کہا۔ پھر ابوموسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا۔ معاذ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَبِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا ، مُعَاذٌ: اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ وَاَرْجُوْ فِىْ نَوْمَتِىْ مَا اَرْجُوْ فِىْ قَوْمَتِىْ.

[بخاری: ٦٩٢٣، ٢٢٦١، ٧١٥٦، ٧١٥٧؛ ابوداود: ٣٥٧٩، ٤٣٥٤؛ نسائی: ٤]

کہا: میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں۔ اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک توبہ کروا دیں گے اور ابن قصار نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاوس، حسن، ماجشون مالکی، ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرائیں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا، اور عطا نے کہا: اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کرائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے۔ اور فی الفور توبہ کرنی چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہی قول ہے مالک، ابو حنیفہ، احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جائے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے۔ انتہیٰ۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ.

باب: بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے۔

(٤٧١٩) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِىْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْىٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِىْ عَلَيْهِ فِيْهَا)).

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا: ”اے ابو ذر تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

(٤٧٢٠) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنِّىْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّىْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِىْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ)). [ابوداود: ٢٨٦٨]

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو ذر میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا۔“ (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آ جائے اور مواخذہ میں گرفتار ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ.

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔

(٤٧٢١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا)). [نسائی:٥٣٩٤]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان اوپر گزرا، اور علما کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہٗ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرفہ نے کہا: عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آئے عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف، اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا: ”دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں۔“ اس سے مقصود تنبیہ ہے، اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ انتہی ما قال النووی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلھم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہ صحیح ہے بلاشبہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے۔ فقط۔

(٤٧٢٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے، میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: مصر والوں میں سے، انہوں نے کہا: تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں؟ (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ ؟ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِيْ فُعِلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا: ((اَللّٰهُمَّ! مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ)).

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا: ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس کوٹھری میں: ''یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔''

(٤٧٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٤٧٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)). [ترمذی: ١٧٠٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔''

فائدہ: یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مال دار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

(٤٧٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ. [بخاری:٢٥٥٤، ٥١٨٨، ٧٥٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

[بخاری: ۸۹۳، ۲۷۵۱، ۷۱۳۸، ۷۱۲۹، ۶۹۸۹]

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٩) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). [راجع:٣٦٦]

حسن سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا: میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر اللہ تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔“

○ ○ ○ ○

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

(٤٧٣٠) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ: قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ. [راجع:٣٦٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا: تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے تیرے لیے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣١) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ)). [راجع:٣٦٦]

ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد نے بیمار پرسی کی معقل رضی اللہ عنہ کی ان کی بیماری میں تو معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں مرنے والا نہ ہوتا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ”جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر ان کی بھلائی میں کوشش نہ کرے اور خالص نیت سے ان کی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔“ (بلکہ پیچھے رہ جائے گا اور اپنی ناانصافی کا عذاب بھگتے گا)۔

(٤٧٣٢) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٣) عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو ﷺ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَىٰ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: اَىْ بُنَيَّ! اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ لَهُ : اجْلِسْ فَإِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ .

حسن سے روایت ہے عائذ رضی اللہ عنہ بن عمرو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے بیٹے میرے! میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے: ''سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔'' عبیداللہ نے کہا: بیٹھ تو محمد ﷺ کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضور ﷺ کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے۔ یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے کی اور حضرت ﷺ کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ .

باب: غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔

(٤٧٣٤) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَغِثْنِي فَاَقُولُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَغِثْنِي فَاَقُولُ: لَا اَمْلِكُ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَغِثْنِي فَاَقُولُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ! اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ ﷺ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا: ''میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی میں بغیر اللہ کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ ﷺ غصہ سے ایسا فرما دیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کیوں چوری کی) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْاَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ)) . [بخاري:٣٠٧٣]

کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چندیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو، وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ تینوں ترجمے رقاع، تخفق کے ہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرائے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسی مناسب سمجھے سزا دے دے لیکن اس کا اسباب نہ جلائے۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جائے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جائیں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا: اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)

(٤٧٣٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ. [راجع:٤٧٢٧]

ابو ہریرہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ : ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى يُحَدِّثُهٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِمَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبُ . [راجع:٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٧٣٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ. [راجع: ٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِیْمِ هَدَایَا الْعُمَّالِ .

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لے۔

(٤٧٣٨) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ یُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ ـ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ: عَلَی الصَّدَقَةِ ـ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ قَالَ : فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ : ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهٗ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَایَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی عُنُقِهٖ بَعِیْرٌ لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْبَقَرَةٌ لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةٌ تَیْعِرُ)) ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَیْنِ. [بخاری: ٩٢٥، ١٥٠٠، ٢٥٩٧، ٦٦٣٦، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧؛ ابو داود: ٢٩٤٦]

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا، یہ آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا: ”کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں۔ (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی۔ بکری ہوگی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہوگی، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔“

(٤٧٣٩) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ : ((اَفَلَا قَعَدْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَكَ اَمْ لَا؟)) ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ خَطِیْبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ سُفْیَانَ . [راجع: ٤٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٤٧٤٠) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟)) ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ :هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِيْ أَفَلَاجَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْبَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْشَاةً تَيْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ أُذُنِيْ .

[راجع: ٤٧٣١]

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے، بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا، وہ کہنے لگا یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ (جولوگوں نے مجھ کو دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا اگر تو سچا ہے، پھر آپ ﷺ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے، اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا۔ بھلا وہ اپنے باپ یا اماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم اللہ کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ میں نے پہنچا دیا۔'' ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ : بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوْا زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيْ.

[راجع: ٤٧٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٢) عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ إِلَى أُذُنِيْ . [راجع:٤٧٣٨]

صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا' یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے۔ یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا: میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک آپ ﷺ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ: ((وَمَالَكَ ؟)) قَالَ : سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ : ((وَأَنَا أَقُوْلُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى)). [ابوداود:٣٥٨١]

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے آئے گا۔'' یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنا کام مجھ سے لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا'' وہ بولا: میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آئے پھر جو اس کو ملے وہ لے لے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے۔'' (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٤) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ . [راجع:٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ .

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے۔

(٤٧٤٦) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: نَزَلَ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا

حجاج بن محمد سے روایت ہے' ابن جریج نے کہا: یہ آیت ''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [٤/ النسآء:٥٩] فِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيِّ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

[بخاري: ٤٥٨٤؛ ابوداود: ٢٦٢٤؛ ترمذي: ١٦٧٢؛ نسائي:٤٢٠٥]

عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریج نے کہا: بیان کیا مجھ سے یہ یعلی بن مسلم نے، انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے۔ اور بعض نے کہا: علما مراد ہیں۔ بعض نے کہا: امرا اور علما دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

(٤٧٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٤٨) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(٤٧٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي)). [بخاري:٧١٣٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

(٤٧٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. [راجع:٤٢٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ. [نسائي:٥٥٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ: ((مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيْرَ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((اَمِيْرِىْ)) وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ)). [نسائی:٤١٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں' خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں (یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٥٥) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: اِنَّ خَلِيْلِىْ ﷺ اَوْصَانِىْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٤]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میرے دوست جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لے۔ اور ابتدا سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے انتہی۔

(٤٧٥٦) عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فِى الْحَدِيْثِ: عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٧) عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ : عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِىْ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ ﷺ يَخْطُبُ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا)).

[نسائی: ٤٢٠٣؛ ابن ماجہ: ٢٨٦١]

یحییٰ بن حصین سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جائے جو حکومت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا)). [راجع:٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں یہ ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

(٤٧٦٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)) . [راجع: ٤٧٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اس میں ''اعضاء بریدہ حبشی غلام'' ہے۔

(٤٧٦١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)) وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ. [راجع: ٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس نے منیٰ میں سنا یا عرفات میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٢) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)). [راجع: ٣٧٥٨]

ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے' میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وداع تو آپ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریشی نہ ہو تو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلاوجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(٤٧٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

[ترمذی: ١٧٠٧؛ ابن ماجه: ٢٨٦٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جائے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[بخاری: ٢٩٥٥، ٧١٤٤؛ ابوداود: ٢٦٢٦]

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٥) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعض نے چاہا اس میں گھس جائیں، اور بعض نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں، یہ ہم سے نہ ہوگا۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا: ''اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے قیامت تک۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَقَالَ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [بخاری: ٤٣٤٠، ٧١٤٥، ٧٢٥٧؛ ابو داود: ٢٦٢٥]

(کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔''

(٤٧٦٦) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهُ وَيُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ: اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ: اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَتُطِيْعُوْا قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَادْخُلُوْهَا قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [راجع: ٤٧٦٥]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا، پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں، اس نے کہا: لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا: انگار جلاؤ۔ انہوں نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا: رسول اللہ ﷺ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا۔ وہ بولے بے شک آپ ﷺ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا: ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت کرنا اسی بات میں لازم ہے جو واجبی ہو۔'' (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں، بادشاہ کا باپ بھی حکم دے دے بلکہ سب مل کر ایسے بادشاہ کو سمجھائیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری ہی نہ رہی۔

(٤٧٦٧) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٧٥٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٨) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ ﷺ سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں، خوشی اور ناخوشی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ عَلٰى أَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [بخاري: ٧٢٠٠؛ نسائي: ٤١٢١، ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥؛ ابن ماجه: ٢٨٦٦]

میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے' اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے' اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز' خوشامد باز' حق بات کا چھپانے والا' دنیاداروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اس کو چاہیے توبہ کرے راستبازی اور جرأت' بہادری' حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

(٤٧٦٩) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٧٤٥]

عبادہ بن ولید سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيْسَ. [راجع: ٤٧٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧١) عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَا[هُ] فَكَانَ فِيْمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ[أَنْ] لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ: ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ)). [بخاري: ٧٠٥٥]

جنادہ بن امیہ سے روایت ہے' ہم عبادہ بن صامت ؓ کے پاس گئے وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: بیان کرو ہم سے (اللہ تعالیٰ تم کو اچھا کرے)۔ ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: ہم کو بلایا رسول اللہ ﷺ نے، ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں' سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو" مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کرو لیکن مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے' اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے' اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا: علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جائے تو معزول ہو جائے گا اسی طرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے، جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو جائے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی۔ اور اس کی اطاعت ساقط ہو جائے گی اور مسلمانوں کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت کو نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں، الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی مگر اس کے ملک سے ہجرت کرنی چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتداءً صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جائے تو بعض کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے' لیکن رد کیا ہے بعض نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ حسن اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم انتہٰی مختصراً۔

بَابُ الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقَى بِهِ .

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے۔

(٤٧٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔''

بَابُ وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيْفَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ .

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔

(٤٧٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: ((فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)).

[بخاری: ٣٤٥٥؛ ابن ماجہ: ٢٨٧١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا' پھر آپ ﷺ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو۔ خواہ ایک شہر میں ہو یا دوسرے شہر میں اور اتفاق ہے علما کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر...

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٧٧٤) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٤٧٧٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَّأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ)).

[بخاری: ٣٦٠٣، ٧٠٥٢؛ ترمذی: ٢١٩٠]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس پروردگار سے مانگو (کہ اللہ اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٧٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ :هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ

عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے' میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا، کوئی تیر مارنے لگا، کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ، ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا۔ (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہوگا کہ پہلا آئے فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا۔ اور ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا آئے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جائے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دے اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی اطاعت کرے اگر طاقت ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ)) فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ [لَهُ] أَنْشُدُكَ اللّٰهَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [٤/ النسآء: ٢٩] قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

آئے اب اگر دوسرا امام اس سے لڑنے کو آئے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔'' یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا: میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا: تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔'' یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

[ابوداود: ٤٢٤٨؛ نسائی: ٤٢٠٢؛ ابن ماجه: ٣٩٥٦]

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٤٧٥٣]

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٨) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ٤٧٧٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ.

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان۔

(٤٧٧٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجیے جیسے آپ ﷺ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاري: ٣٧٩٢، ٧٠٥٧؛ ترمذي: ٢١٨٩؛ نسائي:٥٣٩٨]

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٠) عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

[راجع: ٤٧٧٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٨١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ یَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:٤٧٧٩]

مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

بَابُ فِي طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ مَنَعُوا الْحُقُوْقَ.

باب: اُمرا کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں۔

(٤٧٨٢) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! اَرَاَیْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَیْنَا اُمَرَاءُ یَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَیَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ وَقَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). [ترمذي:٢١٩٩]

علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمٰی بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا: جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ رضی اللہ عنہ کو گھسیٹا اور کہا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٣) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

[راجع: ٤٧٨٢]

اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَفِیْ

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ حَالٍ . وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ.

(٤٧٨٤) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ)) قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: ((نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَرٰى إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلٰى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا: وہ دھبہ کیسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی۔'' میں نے عرض کیا' پھر اس کے بعد برائی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ۔'' کہا: اگر جماعت اور امام نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔''

[بخاري: ٣٦٠٦، ٧٠٨٤؛ ابن ماجة: ٣٩٧٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جنگل میں چلا جائے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور ترامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت محمد ﷺ کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے۔ بعض نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک متدین محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگرچہ بھلائی تھی لیکن بدعات پھیل گئی تھیں۔ اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر...... پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان [illegible] واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٧٨٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: ((تَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ)) قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ [لِلْاَمِيْرِ] وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ)).

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: پھر اس کے بعد بھلائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا: کیسے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت میں کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگر چہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانے جا۔''

(٤٧٨٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ)).

[نسائی: ٤١٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٤٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضامندی مقصود نہ ہو، پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہو گا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا'' (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٨٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ: ((لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا)). [راجع:٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کو موت جاہلیت کی سی ہو گی اور جو شخص ایذا دہندہ جھنڈے کے تلے مارا جائے جو غصہ ہوتا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ الَّذِيْ عَهْدَ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ)). [راجع:٤٧٨٦]

قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔''

(٤٧٨٩) عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَرْوِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)). [بخاری: ٧٠٥٣، ٧٠٥٤، ٧١٤٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔''

(٤٧٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)). [راجع:٤٧٩٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حالت میں اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہو گی۔''

(٤٧٩٢) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)). [نسائی:٤١٢٦]

جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جائے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہو گا۔''

(٤٧٩٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ رضی اللہ عنہ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَاكَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: اطْرَحُوْا لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وِسَادَةً فَقَالَ : إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)).

نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) کے لیے تو شک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلیں اور اس سے بیعت کرلیں۔

(٤٧٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ.

باب: جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے۔

(٤٧٩٦) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)). [ابوداود: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠٣٦، ٤٠٣٣، ٤٠٣٤]

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٧) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ)). [راجع: ٤٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اگر وہ باز نہ آئے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

(٤٧٩٨) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُ

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ)).

جمے ہو۔وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔"

[راجع: ٤٧٩٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِذَا بُوِيعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ .

باب: جب دو خلیفوں سے بیعت ہو۔

(٤٧٩٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو۔" (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وُجُوْبِ الْاِنْكَارِ عَلَى الْاُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ .

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جاننا چاہیے۔

(٤٨٠٠) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)).

[ابو داود: ٤٧٦٠، ٤٧٦١؛ ترمذی: ٢٢٦٥]

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اس کی (تباہ ہوا)۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں۔" (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠١) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)) اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. [راجع: ٤٨٠٠]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)" لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان سے لڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔" (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

(٤٨٠٢) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ)).

[راجع: ٤٨٠٠]

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ : ((وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)) لَمْ يَذْكُرْهُ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ.

باب: اچھے اور برے حاکموں کا بیان۔

(٤٨٠٤) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ ؟ فَقَالَ: ((لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِ)).

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں، آپ ﷺ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)

(٤٨٠٥) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : ((لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ : لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَأْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ -يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ- حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ''بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا: جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تو نے مسلمہ بن قریظہ سے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ یہ سن کر رزیق اپنے گھٹنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْحَدِيْثِ اَللّٰهِ ! يَا اَبَا الْمِقْدَامِ ! لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ : اِىْ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .

کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا: بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے رسول ﷺ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٦) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ. وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

باب: لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور شجرہ کے نیچے بیعتِ رضوان کے بیان میں۔

(٤٨٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرۂ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ ﷺ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جائیں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠٨) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٩) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رضي الله عنه يُسْاَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ؟ قَالَ : كُنَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبَىٰ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ.

ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے، پھر ہم سب نے آپ ﷺ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ تلے چھپ رہا۔

(٤٨١٠) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ

ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا: مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی حدیبیہ کے کنویں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

○ ○ ○ ○

(٤٨١١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَقَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

[بخاری: ٤١٥٤، ٤٨٤٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو:'' اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ کیوں کہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

(٤٨١٢) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

[بخاری: ٣٥٧٦، ٤١٥٢، ٥٦٣٩؛ نسائی: ٧٧]

سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے' میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے' انہوں نے کہا: اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً.

[راجع: ٤٨١٢]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پندرہ سو تھے۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ. [راجع: ٤٨١٢]

سالم بن ابی الجعد نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا: چودہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[بخاری: ٤١٥٣، ٤١٥٥]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٨١٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٨١٧) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ: لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ ﷺ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ ﷺ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

(٤٨١٨) عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

یونس سے بھی یہ حدیث مبارکہ اس سند سے روایت کی گئی ہے۔

(٤٨١٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّيْنَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. [بخاري: ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥، ٤٧٩٧]

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس۔ انہوں نے کہا: جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ. [راجع: ٤٨١٩]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا' وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے شجرۂ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢١) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا. [راجع: ٤٨١٢]

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے باپ نے کہا: میں نے شجرۂ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(٤٨٢٢) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ [مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ] قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ. [بخاري: ٢٩٦٠، ٤١٦٩، ٧٢٠٦؛ ترمذي: ١٥٩٢؛ نسائي: ٤١٧٠]

یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے سلمہ سے پوچھا: تم نے کس بات پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٣) عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨١٢]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا' یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ : عَلٰى مَاذَا ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [بخاری: ۲۹۵۹، ۴۱۶۷]

لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر۔ انہوں نے کہا: میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دوگنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ .

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے۔

(۴۸۲۵) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ ؟ تَعَرَّبْتَ ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ.

[بخاری: ۷۰۸۷؛ نسائی: ۴۱۹۷]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا: اے اکوع کے بیٹے! تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ ﷺ کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی، اسی واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی۔ (انتهى مختصراً)

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)).

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی۔

(۴۸۲۶) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)).

[بخاری: ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۴۳۰۵، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷، ۴۳۰۸]

مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٨٢٧) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ : ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ: أَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ : صَدَقَ . [راجع: ٤٨٢٥]

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد۔ اور میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لیجیے ہجرت پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔'' میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ ﷺ بیعت لیں گے اس سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔'' ابوعثمان نے کہا: میں ابوسعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٨) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: فَلَقِيْتُ أَخَاهُ فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ . [راجع:٤٨٢٥]

حضرت عاصم سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کے بھائی سے ملاقات کی تو اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابومعبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

(٤٨٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ االْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)) . [راجع: ٣٣٠٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا: ''اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

(٤٨٣٠) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٣٠٢]

منصور سے بھی اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ ؟ فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔''

(٤٨٣٢) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ قَالَ: ((فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَاعْمَلْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا۔ اور یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں۔'' وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.)) [بخاری: ۱٤٥٢، ۲٦۳۳، ۳۹۲۳، ٦١٦٥؛ ابو داود: ۲٤۷۷؛ نسائی: ٤١٧٥]

"تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے۔" وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔"

(٤٨٣٣) عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ: ((فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٤٨٣٢]

وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں ضائع کرے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں۔

(٤٨٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ﴾ [٦٠/ الممتحنة: ١٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) وَلَا وَاللّٰهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) كَلَامًا. [بخاری: ٥٢٨٨؛ ابن ماجہ: ٢٨٧٥]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ﷺ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق "اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آئیں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی" اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے: "جاؤ! میں تم سے بیعت لے چکا۔" قسم اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ زبان سے آپ ﷺ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ ﷺ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے (جب وہ اقرار کر لیتیں): "میں تم سے بیعت کر چکا۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ ... (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے لیے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب کوئی عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتہی۔

(٤٨٣٥) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ: مَامَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ: ((اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ)).

[ابوداود: ٢٩٤١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا' البتہ آپ ﷺ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ ﷺ فرماتے: ''جاؤ! میں نے تم سے بیعت کر لی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْبُيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ .

باب: بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔

(٤٨٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُ)).

[ترمذی: ١٥٩٣؛ نسائی: ٤١٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکے گا'' (یہ آپ ﷺ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوْغِ .

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے۔

(٤٨٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَعَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِي الْعِيَالِ .

[ابن ماجہ: ٢٥٤٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں پیش ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا، آپ ﷺ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ ﷺ نے منظور کر لیا۔ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی ان کے پاس آ کر' وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا: یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ برس سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٣٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ [سَنَةً]

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے سوائے اس کے کہ اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاسْتَصْغَرَنِی. [ابو داود:٤٤٠٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وَقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ.

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔

(٤٨٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. [بخاری: ٢٩٩٠؛ ابو داود: ٢٦١٠؛ ابن ماجه: ٢٨٧٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ. [ابن ماجه: ٢٨٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ أَيُّوبُ: فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔“ ایوب نے کہا: دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تم سے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(٤٨٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ: ((فَإِنِّي أَخَافُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: ((مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ))

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ابن علیہ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں خوف کرتا ہوں۔“ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا.

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے۔

(٤٨٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. [بخاری: ٤٢٠؛ ابوداود: ٢٥٧٥؛ نسائی: ٣٥٨٦]

مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعض نے کہا: چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمران لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ. [بخاری: ٢٨٦٩، ٧٣٣٦؛ نسائی: ٣٥٨٥؛ ابن ماجه: ٢٨٧٧]

مختلف اسناد سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے صرف ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تا کہ پسینہ کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جائے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالا جماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جائے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔ انتہی۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَإِنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا.

باب: گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں۔

(٤٨٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [بخاری: ٢٨٤٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ. [بخاری: ٣٦٤٤؛ نسائی: ٣٥٧٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٧]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٧) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ)).

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے: ''گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[نسائی: ٣٥٧٤]

(٤٨٤٨) عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٨٢٤]

(٤٨٤٩) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ])).

[بخاری: ٢٨٥٠، ٢٨٥٢، ٣١١٩، ٣٦٤٣؛ ترمذی: ١٦٩٤؛ نسائی: ٣٥٧٦، ٣٥٧٧، ٣٥٧٨، ٣٥٧٩؛ ابن ماجه: ٢٣٠٥، ٢٧٨٦]

(٤٨٥٠) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٤٨٤٩]

(٤٨٥١) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ. [راجع: ٤٨٤٩]

(٤٨٥٢) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَذْكُرْ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم.

[راجع: ٤٨٤٩]

(٤٨٥٣) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)).

[راجع: ٤٨٤٩]

(٤٨٥٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ)).

[بخاری: ٢٨٥١، ٣٦١٥؛ نسائی: ٣٦٧٣]

(٤٨٥٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨٤٧]

○ ○ ○ ○

یونس اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔''

○ ○ ○ ○

عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔'' لوگوں نے عرض کیا' کیوں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک۔'' (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)

○ ○ ○ ○

حصین سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکور ہے۔ لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

عروہ بارقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں غنیمت اور ثواب کا ذکر نہیں ہے اور سفیان کی حدیث میں ہے کہ عروہ بارقی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سماعت فرمائی۔

○ ○ ○ ○

عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا:ان حدیثوں سے جہاد کے لیے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو۔یا بعض گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعض منحوس۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ . باب:گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

(٤٨٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

[ابوداود: ٢٥٤٧؛ ترمذی: ١٦٩٨؛ نسائی: ٣٥٦٩؛ ابن ماجه: ٢٧٩٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

○ ○ ○ ○

(٤٨٥٧) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى . [راجع:٤٨٥٦]

سفیان سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اور عبدالرزاق کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اور اکثر اہل علم کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ابن درید نے کہا:اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔واللہ اعلم۔

(٤٨٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ.

[نسائی: ٣٥٦٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . باب:اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(٤٨٥٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت دے کر۔قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَعَالٰى اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ مِسْكٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ)) .

[بخاری: ۳۶؛ نسائی: ۵۰۴۵؛ ابن ماجہ: ۲۷۵۳]

پر آئے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر میں مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی بار بار اللہ کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت ﷺ کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچے کی دقت سے آپ ﷺ مجبور تھے اور جو آپ ﷺ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

(٤٨٦٠) عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٥٩]

عمارہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ)) .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جائے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ)) . [نسائی: ۳۱۴۷]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو اللہ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِيْ)).

اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آئے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔'' اور فرمایا آپ ﷺ نے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَاقَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا۔'' ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

[بخاری: ٢٩٧٢؛ نسائی: ٣١٥١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں۔'' جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ)) اِلٰى قَوْلِهٖ: ((مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اس کے راستہ میں نکلا ہو۔'' آپ ﷺ کے قول: ''میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔'' تک ہے۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

(٤٨٦٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب

الشَّهِيْدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) .

اس کو ملے۔شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور مارا جائے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔"

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جائیں گے اور ابن انباری نے کہا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے۔بعض نے کہا: اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔بعض نے کہا: اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہی ملخصًا۔

(٤٨٦٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جنت میں جائے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جائیں لیکن شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیوں کہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] قَالَ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ: فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" پھر انہوں نے پوچھا: دو یا تین بار' اور آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ "تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" آخر تیسری بار میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔"

فائدہ۔اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

(٤٨٧٠) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع:١٦١٩]

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ اٰخَرُ : مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیٹھا تھا۔ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان ہونے کے بعد کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةَ إِلٰى آخِرِهَا.

حضرت ﷺ کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ ﷺ سے پوچھوں گا۔ اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ یعنی ''کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

(٤٨٧٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ تَوْبَةَ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث ابی توبہ کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔

(٤٨٧٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[بخاری: ٦٤١٥]

سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[بخاری: ٢٧٩٤؛ نسائی: ٣١١٨]

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أُمَّتِي)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ((وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[راجع: ٤٨٦٥]

''اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔'' باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ''اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٧) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ)).

[نسائی: ٣١١٩]

ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٨) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَآءً.

[راجع: ٤٨٧٧]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالکل من وعن مذکورہ حدیث کی طرح بیان فرمایا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ.

باب: جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان۔

(٤٨٧٩) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: ((وَأُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ)). قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

[نسائی: ٣١٣١]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو سعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔'' یہ سن کر ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا: پھر فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ''ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین ہے۔'' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کرنا اللہ کی راہ میں' جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ.

باب: شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٤٨٨٠) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَهُ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! اَنَّهُ قَامَ فِیْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: ((اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَیْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِیْلَ ؑ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ)).

[ترمذی: ١٧١٢؛ نسائی: ٣١٥٦، ٣١٥٧]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تو مارا جائے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو اللہ کیلئے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیا کہا۔'' وہ بولا: اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تو مارا جائے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہو گا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: نیت خالص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے، اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ ﷺ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اسی وقت جتایا آپ ﷺ نے بیان کر دیا۔ انتہیٰ۔

(٤٨٨١) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ.

[راجع: ٤٨٨٠]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں باقی حدیث لیث کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٢) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَیْفِیْ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الْمَقْبُرِیِّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ منبر پر تھے: اس نے کہا: مجھے بتائیں اگر میں اپنی تلوار کے ساتھ مارو (جہاد کروں) مقبری کی حدیث کے ہم معنی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ ... عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ... رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہوں کو۔ مگر قرض کو نہیں۔''

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔

(٤٨٨٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ] عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [۳/ آل عمران:١٦٩] قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((أَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوْا قَالُوْا: يَا رَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)).

[ترمذی: ٣٠١١؛ ابن ماجه: ٢٨٠١]

مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس آیت کا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی ''مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں، جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں، اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا: تم کچھ چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں، پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا، پھر پوچھا: جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا: اے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جائیں دوبارہ تیری راہ میں، جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے۔ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جائے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے، اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(﴿ گزشتہ سے پیوستہ) یا اجسام لطیفہ کا یا جسم کا یا جسم لطیف کا جو صورت بیان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے۔ انتھی مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ .

باب جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت۔

(٤٨٨٦) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ : ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ [اللّٰهَ] رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)).

[بخاري: ٢٧٨٦، ٦٤٩٤؛ ابوداود: ٢٤٨٥؛ ترمذي: ١٦٦٠؛ ابن ماجه: ٣٩٧٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے' اور شافعی رحمہ اللہ اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

(٤٨٨٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). [راجع:٤٨٨٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي شِعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ثُمَّ رَجُلٌ)).

[راجع: ٤٨٨٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ((رَجُلٌ فِي شِعْبٍ)) ہے ((ثُمَّ رَجُلٌ)) نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَىٰ مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا۔ ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الشَّعَفِ اَوْبَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ)). [ابن ماجه: ٣٩٧٧]

نالیوں میں رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک۔ آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوائے اس کے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضور ﷺ نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا: ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

(٤٨٩٠) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ)) خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى. [راجع: ٤٨٨٩]

ابو حازم سے یہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے اور ایک روایت میں فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ)). [راجع: ٤٨٨٩]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اسے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس میں فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں (معنی و مفہوم وہی ہے)۔

بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ.

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے۔

(٤٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) [فَقَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!] قَالَ: ((يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] فَيُسْتَشْهَدُ)). [نسائي: ٣١٦٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے۔'' لوگوں نے عرض کیا' یہ کیسے ہوگا؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہوا۔''

فائدہ: تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی، اس لیے وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے۔ انتھٰی۔ مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر نزول اور استوا اور مجی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ۔

(٤٨٩٣) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ابو زناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[ابن ماجه: ۱۹۱]

(٤٨٩٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُ هُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شہید کیا گیا اس لیے جنت میں داخل ہو گا پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید کر دیا جائے۔“

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ.

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔

(٤٨٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا)). [ابو داود: ٢٤٩٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے۔“ (اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)

(٤٨٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ)) قِيْلَ : مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے۔“ لوگوں نے عرض کیا، وہ کون لوگ ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انتہٰی مع زیادہ۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيْفِهَا.

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔

(٤٨٩٧) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)).

[نسائی: ۳۱۸۷]

سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٩٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٧]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوْبٍ وَغَيْرِهٖ وَخِلَافَتِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ.

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔

(٤٨٩٩) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ)).

[ابوداود: ۵۱۲۹؛ ترمذی: ۲۶۷۱]

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' ایک شخص بولا: ''یا رسول اللہ! میں اسے بتلا دوں اس شخص کو جو سواری دے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نیکی کی راہ بتائے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٩]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠١) عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ: ((ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ! لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ.

[ابوداود: ۲۷۸۰]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا۔'' وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی! وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ اللہ کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٩٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)).

[بخاري: ٢٨٤٣؛ ابوداود: ٢٥٠٩؛ ترمذي: ١٦٢٨، ١٦٣١؛ نسائي: ٣١٨٠، ٣١٨١]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)).

[راجع: ٤٨٩٥]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

(٤٩٠٤) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا.)) [ابوداود: ٢٥١٠]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا: ''دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا۔'' (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)

(٤٩٠٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٤٩٠٤]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٦) عَنْ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٩٠٤]

یحییٰ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ فَقَالَ: ((لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ)) ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ((أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ)).

[راجع: ٤٩٠٤]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف لشکر بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں سے ایک نکلے۔'' اور پیچھے رہ جانے والے سے فرمایا: ''جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَ فِيْهِنَّ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت کرنے والے کے گناہ کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٩٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))؟

[ابو داود: ٢٤٩٦؛ نسائی: ٣١٩٠، ٣١٩١]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٩) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد ابن بریدہ رضی اللہ عنہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩١٠) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))؟

[راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد سے اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا: ''تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔'' یہ فرما کر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: ''پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب لے لے گا)۔

بَابُ سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِيْنَ.

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔

(٤٩١١) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ [يَقُوْلُ] فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [٤/ النسآء:٩٥] فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا اِلَيْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ زَيْدِ [بْنِ ثَابِتٍ] فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

براء نے کہا: یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی، تب عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنی میں اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ کا لفظ اترا یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَجُل عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

[بخاري: ۲۸۳۱، ٤٥٩٣]

(٤٩١٢) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ كَلَّمَهُ ابْنُ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

○ ○ ○ ○

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تب ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ اترا۔

بَابُ ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيْدِ.

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا۔

(٤٩١٣) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَفِي حَدِيْثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

[بخاري: ٤٠٤٦؛ نسائي: ٣١٥٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں۔" یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا' اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٩١٤) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ -قَبِيْلَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ- فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَأُجِرَ كَثِيْرًا)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں' پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔"

(٤٩١٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ -قَالَ: لَا أَدْرِيْ مَا اسْتَثْنٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ- قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فِيْ ظُهْرَانِهِمْ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابو سفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا: مجھے یاد نہیں آپ ﷺ کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا: "ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔" یہ سن کر چند آدمی آپ ﷺ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں۔" آخر آپ ﷺ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهُ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)) قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا. قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.

[ابو داود: ۲۶۱۸]

بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔'' پھر مشرک قریب پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔'' عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: واہ سبحان اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کیوں کہتا ہے۔'' وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جنت والوں میں سے ہے۔'' یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا، پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہو اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علما کا یہی قول ہے۔

(۴۹۱۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رضی اللہ عنہ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى آاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ.

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا' وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا۔ اے ابو موسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ ایسا فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا' پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی: ١٦٥٩]

○ ○ ○ ○

(٤٩١٧) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّآءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ: وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهِ: ((اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے' ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے۔ (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت ﷺ نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا: یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے، اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے۔ ایک شخص (کافروں میں سے) حرام کے پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا: میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے'' (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ ﷺ نے صحابہ کو خبر دی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩١٨) عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَمِّيَ الَّذِيْ سُمِّيْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا [فِيْمَا] بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَصْنَعُ قَالَ: فَهَابَهُ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے ... کہ ... ہو سکے اور جھوٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ؟ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّ ثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ: فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ قَالَ: فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ. [ترمذی: ۳۲۰۰]

ہوں) پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا: اے ابو عمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کی جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار، برچھی کے اور تیر کے، ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کی دیکھ کر (کیوں کہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے...... بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں) صحابہ کہتے تھے: ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے۔

(٤٩١٩) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). [بخاری: ۲۸۱۰، ۳۱۲۶، ۷۴۵۸؛ ابوداود: ۲۵۱۷، ۲۵۱۸؛ ترمذی: ۱۶۴۶؛ نسائی: ۳۱۳۶؛ ابن ماجہ: ۲۷۸۳]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک اعرابی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے، اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٢٠) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع:٤٩١٩]

اللہ کی راہ میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٢١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٤٩١٩]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(٤٩٢٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] ؟ فَقَالَ : الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ : فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع:٤٩١٩]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ ﷺ بیٹھے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔''

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ .

باب: جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے۔

(٤٩٢٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ ! حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا:قَالَ:فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خرامی۔ یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ! مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا۔ جو شہید ہوا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلا دے گا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا: میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمادے گا: تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا، پھر حکم ہوگا اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَبِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَجَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ)). [نسائي:٣١٣٧]

لائیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جائے گا تونے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا' اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا: میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں۔ پھر حکم ہوگا' منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تو جہاد' علم' صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جائیں گی، اللہ بچائے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخص نیکی برباد گناہ لازم۔ مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں اللہ ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جائے تو بھی برا نہیں۔ بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص اللہ کی رضا مندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ ان کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز' صدقہ' تہجد اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

(٤٩٢٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ. [راجع: ٤٩٢٣]

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی' شامی نے کہا۔ باقی حدیث خالد بن حارث کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ.

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے۔

(٤٩٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِيْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کمائے اس کو دو حصے ثواب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ)).

[ابوداود: ٢٤٩٧؛ نسائی: ٣١٢٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٥]

کے دنیا میں مل گئے، اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کمائے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٢٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ)). [راجع: ٤٩١٨]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جائے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔"

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بنسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔

(٤٩٢٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

[بخاری: ١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣؛ ابوداود: ٢٢٠١؛ ترمذی: ١٦٤٧؛ نسائی: ٧٥، ٣٤٣٧، ٣٨٠٣]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔"

فائدہ۔ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام ام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال آپ ﷺ سے عرض کیا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علما نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربع اسلام کہا ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری رحمہ اللہ نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوائے علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل کیا: محمد بن ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) سوائے یحییٰ بن سعید انصاری نے۔ البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیوں کہ شروع اسناد میں تو اتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ' محمد اور علقمہ رحمۃ اللہ علیہ۔ جمہور علما نے کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوں گے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو' غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ انتہی مختصراً۔

(٤٩٢٨) عَنْ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَّمَعْنَى حَدِيْثِهِ ـ وَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . [راجع: ٤٩٢٧]

یحییٰ بن سعید مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

باب: اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔

(٤٩٢٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٣٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهِ ((بِصِدْقٍ)).

[ابو داود: ١٥٢٠؛ ترمذي: ١٢٥٣؛ نسائي: ٣١٦٢؛ ابن ماجه: ٢٧٩٧]

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچائی سے شہادت مانگے اللہ سے' اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے۔'' اور ابو طاہر نے اپنی حدیث میں ((بِصِدْقٍ)) ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ .

باب: جو شخص مر جائے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٤٩٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ.)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔'' عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے متعلق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

[ابوداود: ۲۵۰۲؛ نسائی: ۳۰۹۷]

فائدہ۔اور لوگوں نے کہا: یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ انتھی۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْعُذْرٌ اٰخَرُ .

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب۔

(٤٩٣٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)). [ابن ماجه:۲۷۶۵]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔“

(٤٩٣٣) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ)). [راجع:۴۹۳۲]

اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے سوائے اس کے کہ وکیع کی حدیث میں ہے کہ ”وہ اجر و ثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔“

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ .

باب: دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

(٤٩٣٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ)) يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ ﷺ کی محرم تھیں یعنی رضائی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ ﷺ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ جاگے ہنستے ہوئے، ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس طرح دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے دعا کی، پھر سر رکھا اور آپ ﷺ سو رہے پھر جاگے ہنستے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

ہوئے میں نے پوچھا: آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے۔'' اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔'' پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

[بخاری: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ٦۲۸۲، ٦۲۸۱، ۷۰۰۱؛ ابو داود: ۲٤۹۰؛ ترمذی: ۱٦٤٥؛ نسائی: ۳۱۷۱]

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے۔ اس طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی۔ دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی ؓ کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤۹۳٥) عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ ؓ قَالَتْ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَالَ: ((أُرِيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((فَإِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ؓ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ تْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ام حرام بنت ملحان ؓ سے روایت ہے۔ جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت ؓ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)۔

[بخاری: ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٢٨٩٤، ٢٨٩٥؛ ابوداود: ٢٤٩٠، ٢٤٩١؛ نسائی: ٣١٧٢؛ ابن ماجه: ٢٧٧٦]

(٤٩٣٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ خَالَتِهٖ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّیْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[راجع: ٤٩٢٨]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے، پھر جاگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنستے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٣٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنْتَ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا خَالَةَ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰی بْنِ حَبَّانَ.

[راجع: ٤٩٣٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی اللہ عنہ کی خالہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس سر رکھ کر (سو گئے) باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت۔

(٤٩٣٨) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰی عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِیَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ)). [نسائی: ٣١٦٨]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے۔ جو مر جائے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جائے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جائے گا فتنہ سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩٣٩) عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰی. [راجع: ٤٩٣٨]

حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی طرح جیسا کہ لیث نے عن ایوب بن موسیٰ سے روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَآءِ .

باب: شہیدوں کا بیان۔

(٤٩٤٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) وَقَالَ: ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا، اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جائے اس زمانے میں طاعون نے دست سے ہوتا ہے) سے مرے' جو پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استقا سے۔) جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے' جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے، جو جل کر مرے، جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے، جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جائے، جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جائے، اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا۔ لیکن ان کو غسل دیا جائے گا اور ان پر نماز پڑھی جائے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

(٤٩٤١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَعُدُّوْنَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: ((اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِي اِذًا لَقَلِيلٌ)) قَالُوْا: فَمَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّهُ قَالَ: ((وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم شہید کس کو سمجھتے ہو۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے۔'' لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! پھر شہید کون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جائے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے، طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مِقْسَمٍ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ اَنَّهُ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ((وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

سہیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ ''جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٣) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ

اس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ ''غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ)).

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٤) عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ: قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ: بِمَ مَاتَ یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ؟ قَالَتْ قُلْتُ: بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ: [فَقَالَ:]قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ)).

[بخاری: ٥٧٣٢، ٢٨٣٠]

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے' انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے؟ میں نے کہا: طاعون سے مرے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدرآباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی' اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں۔

(٤٩٤٥) عَنْ عَاصِمٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ.

[راجع: ٤٩٤٤]

عاصم سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرَّمْیِ وَالْحَثِّ عَلَیْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِیَهُ.

باب: تیراندازی کی فضیلت کے بیان میں اور اس شخص کی مذمت کے بیان میں جس نے سیکھ کر بھلا دیا۔

(٤٩٤٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: ((﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ)).

[ابوداود: ٢٥١٤؛ ابن ماجه: ٢٨١٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تیار کرو کافروں کے لیے قوت کو، قوت سے مراد تیراندازی ہے قوت سے مراد تیراندازی ہے قوت سے مراد تیراندازی ہے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جہاد کے لیے تیراندازی سیکھنے کی فضیلت اسی حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہیٰ۔

(٤٩٤٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمْ اَرَضُوْنَ وَیَكْفِیْكُمُ اللّٰهُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ)).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنا تیر کا کھیل نہ چھوڑے۔'' (یعنی تیر نشانہ پر لگانا سیکھے)

(٤٩٤٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی مانند روایت نقل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِمِثْلِه.

کرتے ہیں۔

(٤٩٤٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيْهِ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ:اِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى)).

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ ﷺ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ)).

باب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

(٤٩٥٠) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: ((وَهُمْ كَذٰلِكَ)).

[ترمذی: ۲۲۲۹؛ ابن ماجہ: ۱۰]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥١) عَنِ الْمُغِيْرَةِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ)). [بخاری: ۷۳۱۱، ۷۴۵۹]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

اہل حدیث کی فضیلت:۔

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا اور امام بخاری نے کہا: یہ گروہ اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ اللہ کی پناہ لیکن حضور ﷺ کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزار فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٤٩٥٢) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ سَوَاءً. [راجع: ٤٩٥١]

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' باقی حدیث مروان کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [أَنَّهُ] قَالَ: ((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٣٩٥٤]

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک''۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٥) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ﷛ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ)).

[بخاری: ٣٦٤١، ٧٤٦٠]

عمیر بن ہانی سے روایت ہے' میں نے معاویہ ؓ سے سنا منبر پر' وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٦) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ﷛ ذَكَرَ حَدِيْثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهِ حَدِيْثًا غَيْرَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

معاویہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٧) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷛ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى

عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے روایت ہے' میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا' ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ تھے۔ عبداللہ ؓ نے کہا: قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر' وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ : يَاعُقْبَةُ ! إِسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: عُقْبَةُ : هُوَأَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)) فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ : أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ .

ان کو دے دے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے۔ مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ عقبہ نے کہا! وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ پر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی۔ جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اس کو مار دے گی بعد اس کے سب برے (کافر) لوگ رہ جائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَايَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)) .

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔''

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَآبِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ .

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

(٤٩٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ با افراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جائیں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو کیونکہ وہ رات میں زہریلے جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔''

فائدہ: کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کیلئے۔

(٤٩٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَآبِّ وَمَأْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ)). [ترمذی:۲۸۵۸]

کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پا کر بالکل سقط ہو جائیں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جائیں گی مغز نہ رہے گا)

○ ○ ○ ○

بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ.

باب: سفر ایک عذاب ہے۔

(٤٩٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ)) قَالَ: نَعَمْ. [بخاری: ١٨٠٤، ٣٠٠١، ٥٤٢٩؛ ابن ماجه: ٢٨٨٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے' کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آئے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَهُوَ الدُّخُوْلُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ.

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے۔

(٤٩٦٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً. [بخاری: ١٨٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ لَا يَدْخُلُ.

[راجع: ٣٩٥٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لَا يَطْرُقُ تھا اور اس میں لَا يَدْخُلُ ہے۔

(٤٩٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: ((اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَآءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ)). [بخاری: ٥٠٧٩، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابو داود: ٢٧٧٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں، جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو ہم رات کو جائیں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے۔'' (یعنی بال وغیرہ صاف کر لے)

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

(٤٩٦٥) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَدِمَ اَحَدُ كُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)). [راجع: ٤٩٦٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔''

(٤٩٦٦) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٤٩٦٤]

سیار سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَأْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا. [بخاری: ٥٢٤٤؛ ابوداود: ٢٧٧٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو اچانک رات کو اپنے گھر میں نہ آئے۔ (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں۔)

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٦٦]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ. [بخاری: ١٨٠١، ٥٢٤٣؛ ابوداود: ٢٧٧٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈھنے کو (کیوں کہ اس میں ایک تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے۔ دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور اس میں صد ہا قباحتیں ہیں۔ تیسرے اللہ نہ کرے اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩٧٠) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : لَا اَدْرِيْ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ اَمْ لَا ، يَعْنِيْ اَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع: ٤٩٦٨]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں، یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

(٤٩٧١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع: ٤٩٦٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت بیان کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ.

(٤٩٧٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّيْ أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ [عَلَيْهِ] فَقَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ: فَإِنِّيْ أَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيْبُ فَقَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ)).

[بخاري: ٥٤٧٧، ٧٣٩٧؛ ابوداود: ٢٨٤٧؛ ترمذي: ١٤٦٥؛ نسائي: ٤٢٧٨، ٤٣١٦؛ ابن ماجه: ٣٢١٥]

باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو کھا جو شکار کرے۔“ میں نے کہا: اگر وہ مار ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔“ میں نے کہا: میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جائے (نوک کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو پٹ لگے عرض میں تو مت کھا اس کو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شکار کی اباحت پر علما کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب کتا شکار پر چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالاجماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور ابوثور رحمۃ اللہ علیہ سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابوحنیفہ، مالک، ثوری رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور علما کا اور حسن بصری، نخعی، قتادہ، احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم ... (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالا جماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مگر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطاء اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو، اور بعض نے کہا: معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعض نے کہا: وہ ایک لکڑی ہے جس کے دونوں کنارے پتلے اور درمیان سے موٹی ہوتی ہے۔ مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٧٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَآ اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ)). [بخاري: ٥٤٨٣، ٥٤٨٧؛ ابو داود: ٢٨٤٨؛ ابن ماجه: ٣٢٠٨]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جائیں تب بھی مت کھا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: سنن ابوداود میں یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھا لے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھا لے، اور اس میں اختلاف ہے علما کا شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے۔ سعد، سلمان، ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوائے شافعی رحمہ اللہ کے اور علما نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٧٤) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: ((اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ)) وَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ)) قُلْتُ: فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا اٰخَرَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ ؟ قَالَ: ((فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نوک سے معراض لگے تو کھا لے اور جب پٹ لگے اور مر جائے تو وہ وقیذ ہے (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جائے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو۔“ اور میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کتے کے متعلق، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تو کھا لے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔“ میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غَيْرِهِ)). [بخاري: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٦، ٥٤٨٦؛ ابو داود: ٢٨٥٤؛ نسائی: ٤٢٨٤، ٤٣١٧]

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا۔ (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٦) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(٤٩٧٧) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ، فَخَشِيْتَ أَنْ يَكُوْنَ أَخَذَهُ مَعَهُ" وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ)). [بخاري: ٥٤٧٥؛ ترمذی: ١٤٧١؛ نسائی: ٤٢٧٥، ٤٢٨٠، ٤٢٨٥، ٤٣١٩؛ ابن ماجه: ٣٢١٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معراض کے شکار کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نوک سے لگے تو کھا لے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے۔'' (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ ﷺ سے کتے کے شکار کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھائے نہیں تو اس کو کھا لے اس لیے کہ اس کی زکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٨) عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٥٣]

حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(٤٩٧٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرْسِلُ كَلْبِيْ فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ: ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ)). [نسائی: ٤٢٨١، ٤٢٨٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اس نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

(٤٩٨٠) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِثْلَ ذٰلِكَ. [نسائی: ٤٢٨٢، ٤٢٨٤]

○ ○ ○ ○

(٤٩٨١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ)). [بخاری: ٥٤٨٤؛ ابوداود: ٢٨٤٩، ٢٨٥٠؛ ترمذی: ١٤٦٩؛ نسائی: ٤٢٧٩، ٤٢٨٦، ٤٢٧٤، ٤٣٠٩، ٤٣١٠؛ ابن ماجہ: ٣٢١٣]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر اس کو اور جو مار ڈالے لیکن کھائے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوائے اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي، الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ)). [راجع: ٤٩٧٢]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شکار کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پائے تو کھا اس کو مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا۔ اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٣) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ [مِنْ] أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُوْنَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوْا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے، اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا، تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں دوسرے جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں، اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)).

کی زمین میں ہو۔ پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھا لے اور جو تو اپنے شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھا لے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پا لے تو اسے ذبح کر پھر کھا لے۔''

[بخاري: ٥٤٧٨، ٥٤٨٨، ٥٤٩٦، ٢٨٥٥؛ ترمذي: ١٥٦٠؛ نسائي: ٤٢٧٧]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھوڈالو ان کو کھاؤ پیو ان میں۔ اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھوڈالنے کے بعد، اس میں کوئی کراہت نہیں اگر چہ دوسرا برتن مل سکتا ہو۔ اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا ہو تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہے جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہا کی مراد وہ برتن ہے جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٨٤) عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: صَيْدَ الْقَوْسِ.

اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

[راجع: ٤٩٨١]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ.

باب: شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں۔

(٤٩٨٥) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)).

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبودار نہ ہو۔''

[ابو داود: ٢٨٦١؛ نسائي: ٤٣١٤]

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٦) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)). [راجع: ٤٩٨٣]

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو اپنا شکار تین روز کے بعد پائے فرمایا: ''وہ کھائے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔''

(٤٩٨٧) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَهُ فِي الصَّيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس سند کی روایت میں بدبو کا ذکر نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْ نَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ: ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُّنْتِنَ فَدَعْهُ)). [ترمذي: ١٤٦٤]

اور کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

باب: ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے کھانے والے پرندے کی حرمت کا بیان۔

(٤٩٨٨) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ ﷺ قَالَ : نَهَى النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ: زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ . [بخاری: ٥٥٣٠، ٥٧٨٠؛ ابوداود: ٣٨٠٢؛ ترمذی: ١٤٧٧؛ نسائی: ٤٣٣٦، ٤٣٥٣؛ ابن ماجه: ٣٢٣٢]

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا: ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٩) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ ﷺ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ . [راجع: ٤٩٨٦]

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا: ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علما سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقہا میں سے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٠) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . [راجع:٤٩٨٦]

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩١) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَمْرٍو وَكُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحٌ وَيُوْسُفُ فَاِنَّ حَدِيْثَهُمَا نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ. [راجع:٤٩٨٦]

زہری رحمہ اللہ نے اس سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور انہوں نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کے کہ اس میں صرف کچلی والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

(٤٩٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر کچلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ((كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ)).

[نسائی: ٤٣٣٥؛ ابن ماجه: ٣٢٣٣]

والے درندے کا کھانا حرام ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٣) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(٤٩٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ [وَعَنْ] كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

[ابوداود: ٣٨٠٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے پرندے سے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٩٩١]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

[راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجوں (ناخنوں) سے والے سے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ. [راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی روایت کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جمہور علما جیسے شافعی' ابوحنیفہ' احمد اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا' اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ.

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا۔

(٤٩٩٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ: فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَآءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا تا کہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اس کے علاوہ اور کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ملا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم ایک کھجور کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے۔ وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ : قَالَ أَبُوْعُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ : لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ: فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ : [وَ] لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا)) قَالَ : فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُوْلِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

[ابوداود:۳۸٤٠]

لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں ابوعبیدہ نے کہا: یہ مردار ہے۔ پھر کہنے لگے: نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا: تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابوعبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا، ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے، وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لئے توشہ کے واسطہ (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کیلئے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لئے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس کا گوشت آپ ﷺ کے پاس بھیجا آپ ﷺ نے اس کو کھایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنا توشہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا، پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا: یہ حلال ہے گو مردار ہو کیوں کہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضور ﷺ نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لئے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی چیز مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جائے خواہ شکار سے مر جائے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے۔ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوائے مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آئے ہمارے نزدیک (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور جمہور علما کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٩٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ: فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ: وَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ: وَأَخْرَجْنَا مِنْ [وَقْبِ] عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

[بخاری: ٤٣٦١، ٥٤٩٤؛ نسائی: ٤٣٦٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح تھے، ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا پتوں کا لشکر، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں، اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے، اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے، یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے، پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا، اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا، اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جابر نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک تھیلہ تھا کھجور کا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی، تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا۔ (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ أَنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُوْ عُبَيْدَةَ. [راجع: ٤٩٩٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے، پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا۔ (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہیں اونٹ تمام ہو جائیں اور جہاد میں خلل واقع ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٠١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے۔ اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

[بخاری: ٢٤٨٣، ٢٩٨٣، ٤٣٦٠؛ ترمذی: ٢٤٧٥؛ نسائی: ٤٣٦٢؛ ابن ماجہ: ٤١٥٩]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ - فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْعُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِيْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ. [راجع:٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اوران کا سردار ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشے توشہ دان میں اکٹھا کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً. [راجع:٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اوران پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ آگے حدیث مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح ذکر کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

فائدہ: جمہور علما کے نزدیک' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حرام نہیں ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تین قول ہیں۔ سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصراً)

(٥٠٠٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

(٥٠٠٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۵۰۰۷) عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.
[بخاری: ۵۵۲۷]

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حرام کیے رسول اللہ ﷺ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گورخر باتفاق حلال ہے)

(۵۰۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.
[بخاری: ۴۲۱۵، ۴۲۱۸، ۵۵۲۵]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۱۰) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ، اِذْ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ: حَرَّمَهَا تَحْرِيْمَ مَاذَا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ اَوْ حَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. [بخاری: ۳۱۵۵، ۴۲۲۰؛ نسائی: ۴۳۵۰؛ ابن ماجہ: ۳۱۹۲]

شیبانی سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بستی کے گدھوں کے گوشت کو۔ انہوں نے کہا: ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیے تھے، پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا۔ اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا، ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا، آپ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا۔ یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں۔ بعض نے کہا: آپ ﷺ نے ان کو قطعی حرام کر دیا۔ بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ ﷺ نے حرام کیا)

○ ○ ○ ○

(۵۰۱۱) عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِیَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ:

سلیمان شیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے، جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا، الٹا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعض نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعض نے کہا: نہیں آپ ﷺ نے اس کو حرام کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ . [راجع: ٥٠١٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠١٢) عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى ﷺ يَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ. [بخاري: ٤٢٢١، ٤٢٢٢، ٤٢٢٣، ٤٢٢٤، ٤٢٢٥، ٥٥٢٥، ٥٥٢٦]

براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا، پھر آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٣) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ : قَالَ الْبَرَاءُ ﷺ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ.

ابو اسحاق سے روایت ہے' براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

(٥٠١٤) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُوْلُ : نُهِيْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

(٥٠١٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِىَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَّنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ. [بخاري: ٤٢٢٦؛ نسائي: ٤٣٤٩؛ ابن ماجه: ٣١٩٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا، کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٦) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ . [راجع: ٤٩٩١]

عاصم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : لَا اَدْرِىْ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْحَرَّمَهٗ فِىْ يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ. [بخاري: ٤٢٢٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ ﷺ نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِىْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاهٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ تُوْقِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف' پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو' جس دن فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا' گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت لوگوں کس چیز کا؟'' نے کہا: بستی کے گدھوں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ((عَلَى أَيِّ لَحْمٍ)) قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْنُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ: ((أَوْذَاكَ)).

[راجع: ٤٦٦٨]

ایک شخص بولا: ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھوڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٠١٩) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٤٦٦٨]

یزید بن ابی عبید نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٠) عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا.

[بخاری: ٤١٩٩، ٥٥٢٨]

انس سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے، ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے' کیونکہ وہ پلید ہے' شیطان کا کام ہے اس کا کھانا' پھر سب ہانڈیاں الٹی گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْنَجِسٌ. قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

[راجع: ٥٠٢٠]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے، پھر دوسرا آیا اور بولا: گدھے فنا ہو گئے، تب آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم کیا۔ انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیوں کہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس ؓ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ.

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف ؒ کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک ؒ اور ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(٥٠٢٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے' اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٤٢١٩، ٥٥٢٠، ٥٥٢٤؛ ابوداود: ٣٧٨٨، ٣٨٠٨؛ ترمذی: ١٧٩٣؛ نسائی: ٤٣٣٨]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ ۔ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے۔

[نسائی: ٤٣٥٤؛ ابن ماجه: ٣١٩١]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٥٠٢٥) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

[بخاری: ٥٥١٠، ٥٥١١، ٥٥١٢، ٥٥٩١؛ نسائی: ٤٤٣٢، ٤٤٣٣؛ ابن ماجه: ٣١٩٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

[راجع: ٥٠٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الضَّبِّ.

باب: گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)۔

(٥٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گوہ کے گوشت کے بارے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔''

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا کیوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت میں ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا مگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٠٢٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کھانے کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔''

(٥٠٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٣٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

حضرت عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيْثِ أُسَامَةَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا۔ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوْا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ)).

[بخاري: ٧٢٦٧؛ ابن ماجه: ٣٢٤٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی صحابی تھے۔ ان میں سعد بھی تھے، وہ گوہ کا گوشت لائے۔ ایک عورت نے آپ ﷺ کی بیبیوں میں سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ''تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے۔'' (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

(٥٠٣٣) عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ : قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ : أَرَأَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْسَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ. [راجع:٥٠٣٢]

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت ان سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ معاذ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٠٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيْدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ فَقُلْتُ : أَحَرَامٌ هُوَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهٗ)) قَالَ خَالِدٌ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گئے، وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا، بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا، جس کو آپ ﷺ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کہا: کیا وہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔'' خالد نے کہا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ.

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهِ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ: اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ: هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ: اَحَرَامٌ الضَّبُّ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ. [بخاری: ٥٣٩١، ٥٤٠٠، ٥٥٣٧؛ ابو داود: ٣٧٩٤؛ نسائی: ٤٣٢٧، ٤٣٢٨؛ ابن ماجہ: ٣٢٤١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ جن کو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو رسول اللہ ﷺ کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے، پھر وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جائے اور بیان نہ کیا جائے اور نام نہ لیا جائے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ ﷺ سے کہہ دو جو آپ ﷺ کے سامنے لائیں تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا گوہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا، اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔“ خالد نے کہا: پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے مجھ کو کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَآءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَاهُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن لولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں گئے، وہ خالد کی خالہ تھیں، تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِهَا.

[راجع: ٥٠٣٥]

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔ اور اس میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٠٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ پھر آگے زہری کی حدیث ذکر فرمائی۔

(٥٠٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ رضی اللہ عنہا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

[بخاري: ٢٥٧٥، ٥٣٨٩، ٥٤٠٢، ٧٣٥٨؛ ابوداود: ٣٧٩٣ نسائي: ٤٣٢٦، ٤٣٣٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے‘ میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی‘ پنیر اور گوہ بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٠) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ رحمہ اللہ قَالَ: دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهٗ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ

یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولھا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعض نے کھائی بعض نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا، لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں، بعض نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لئے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بھی آتی ہے ﴿يُحِلُّ لهم الطيبات ويُحرِّمُ عليهم الخبائث﴾ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ﷺ وَامْرَأَةٌ أُخْرٰى إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ: ((هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوْا)) فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ﷺ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ ﷺ: لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْئًا يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

فضل بن عباس اور خالد بن الولید بھی تھے، ایک عورت اور بھی تھی، اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا، اس میں گوشت بھی تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا۔“ اور ان لوگوں سے فرمایا: ”تم کھاؤ۔“ تو فضل اور خالد بن لولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا، اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

(٥٠٤١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ: ((لَا أَدْرِيْ لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لایا گیا، آپ ﷺ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا: ”مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں۔“ (گویا عذاب کی صورت ہے لیکن یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے عذاب سے وہ مر گئے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٤٢) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهُ. [ابن ماجه:٣٢٣٩]

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے گوہ کا پوچھا انہوں نے کہا: مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا بِأَرْضٍ مُضَبَّةٍ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ أَوْفَمَا تُفْتِيْنَا؟ قَالَ: ((ذُكِرَ لِيْ أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[ابن ماجه:٣٢٤٠]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں: تو آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے نفرت ہوئی۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٤٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا: عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: ((يَا أَعْرَابِيُّ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا: پھر پوچھ۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ ﷺ نے تین بار جواب نہ دیا' پھر تیسری بار کے بعد آپ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: ''اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے، میں نہیں جانتا کہ گوہ انہیں جانوروں میں سے ہے یا کیا، اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو حرام کہتا ہوں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ .

باب: ٹڈی کھانا درست ہے۔

(٥٠٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ . [بخاري: ٥٤٩٥، ٣٨١٢؛ ترمذي: ١٨٢١، ١٨٢٢؛ نسائي: ٤٣٦٧، ٤٣٦٨]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٦) عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ . وَقَالَ إِسْحٰقُ: سِتَّ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: سِتَّ أَوْسَبْعَ . [راجع: ٥٠٤٥]

ابویعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کی ہیں اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی' ابوحنیفہ' احمد رحمہم اللہ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جائے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں اس کو دبائیں یا زندہ انگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتہی.

(٥٠٤٧) عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ . [راجع: ٥٠٤٥]

حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ .

باب: خرگوش حلال ہے۔

(٥٠٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى أَدْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مر الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهُ . [بخاری:۲۵۷۲، ۵۴۸۹، ۵۵۳۵؛ ابوداود: ۳۷۹۱؛ ترمذی: ۱۷۸۹؛ نسائی: ۴۳۲۲؛ ابن ماجه:۳۲۴۳]

ابوطلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اوراس کا پٹھ اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں میں لے کر آیا آپ ﷺ نے لے لیا ان کو۔

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: خرگوش حلال ہے مالک' شافعی' ابوحنیفہ' احمد اور جمہور رحمہم اللہ علما کے نزدیک۔مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔انتہی۔

(۵۰۴۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی بِوَرِکِهَا اَوْ فَخِذَیْهَا .

شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا ذکر ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَایُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَی الْاِصْطِیَادِ وَالْعَدُوِّ وَکَرَاهَةِ الْخَذْفِ .

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے۔

(۵۰۵۰) عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ یَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ : لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَکْرَهُ ۔اَوْ قَالَ۔ یَنْهٰی عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا یُصَادُبِهِ الصَّیْدَ وَلَا یُنْکَاُبِهِ الْعَدُوُّ وَلٰکِنَّهٗ یَکْسِرُ السِّنَّ وَیَفْقَاُ الْعَیْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ یَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ: اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَکْرَهُ ۔اَوْ یَنْهٰی۔ عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ! لَا اُکَلِّمُكَ کَلِمَةً کَذَا وَکَذَا . [بخاری: ۵۴۷۹؛ نسائی: ۴۸۳۰]

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے ساتھیوں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر) عبداللہ نے اس سے کہا: تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف' کو کیوں کہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے، نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے، یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔(جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے) پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا: میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی۔انتہی۔مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور اس میں وہ لوگ داخل ہیں جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

(٥٠٥١) عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٠٥٠]

کہمس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ : إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَفْقَأُ الْعَيْنَ. [بخاری: ٤٨٤١، ٦٢٢٠؛ ابو داود: ٥٢٧٠؛ ابن ماجه: ٣٢٢٧]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر کی ایک روایت میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمہ اللہ أَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ: فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ)) قَالَ: فَعَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. [ابن ماجه: ١٧، ٣٢٢٦]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی رشتہ دار نے کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: "اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔" اس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(٥٠٥٤) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٠٥٣]

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ .

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔

(٥٠٥٥) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).

[ابو داود: ٢٨١٥؛ ترمذی: ١٤٠٩؛ نسائی: ٤٤١٧، ٤٤٢٣، ٤٤٢٤، ٤٤٢٥، ٤٤٢٦؛ ابن ماجه: ٣١٧٠]

چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دے“ (اور یہی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جائے)

(٥٠٥٦) عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٠٥٥]

حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَآئِمِ .

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔

(٥٠٥٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ دَارَالْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ.

[بخاری: ٥٥١٣؛ ابو داود: ٢٨١٦؛ نسائی: ٤٤٥١؛ ابن ماجه: ٣١٨٦]

ہشام بن زید بن انس بن مالک سے روایت ہے، میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

فائدہ۔ اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیوں کہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عربی میں اس کو صَبْر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

(٥٠٥٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٥٠٥٧]

حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا)). [نسائی: ٤٤٥٥، ٤٤٥٦]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔“

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٠٥٩]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

[بخاری: ٥٥١٥؛ نسائی: ٤٤٥٣، ٤٤٥٤]

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنھوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے، جب ان لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٠٦٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

[راجع: ٥٠٦١]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گزرے، انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے، اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس تیر کو وہ لے لے، جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ صَبْرًا. [ابن ماجه: ٣١٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَضَاحِی

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا.

باب: قربانی کا وقت کیا ہے۔

(٥٠٦٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)).

[بخاری: ٩٨٥، ٥٥٠٠، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠؛ نسائی: ٤٣٨٠، ٤٤١٠؛ ابن ماجه: ٣١٥٢]

جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں کیا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں، نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قربانی ذبح کی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں ذبح کی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی۔ اور یہی مذہب ہے مالک، احمد، ابو یوسف، اسحٰق، ابوثور، مزنی، داؤد وغیرہم رحمہم اللہ اور ربیعہ، اوزاعی، ابوحنیفہ اور لیث رحمہم اللہ کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے۔ اور نخعی نے کہا: مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منیٰ میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا: شہر والوں پر واجب ہے۔ وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابوداؤد اور ابن منذر رحمہم اللہ وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آ گیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک ذبح کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور عطاء رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: جب تک امام نماز، خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور امام کی نماز کے بعد درست ہے گو ابھی اس نے قربانی نہ کی ہو، دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری رحمہ اللہ نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا: جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے۔ اب اخیر وقت قربانی کا تیرہویں کی شام تک ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔ ابوحنیفہ، مالک اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک بارہویں کی شام تک ہے اور اس کے بعد کوئی قربانی درست نہیں ہے۔ انتہی مختصراً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٦٥) عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٥٠٦٤]

جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٦) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا: عَلَى اسْمِ اللّٰهِ. كَحَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ. [راجع: ٥٠٦٤]

حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٧) عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٥٠٦٤]

جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، عیدالاضحیٰ کے دن، آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٠٦٤]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)). [بخاری: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٥٥٥٦، ٦٦٧٣؛ ابوداود: ٢٨٠٠، ٢٨٠١؛ ترمذی: ١٥٠٨؛ نسائی: ١٥٦٩، ١٥٨٠، ٤٤٠٦، ٤٤٠٧، ١٥٦٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہوئی'' (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں۔'' (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا (یعنی گوشت کھانے کے لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعِدْ نُسُكًا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ: ((هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)).

[راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے۔ اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ
٩ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں کے گھر والوں کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر قربانی کر۔'' وہ بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دودھ والی کمسن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں۔'' (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے ذبح کیا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٧١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى نُصَلِّيَ)) قَالَ: فَقَالَ خَالِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ. [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ''کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے۔'' میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٧٢) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّيْ فَقَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ)) قَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهِ)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک ہم نماز نہ پڑھ لیں۔'' میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے۔'' اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع: ٥٠٦١]

سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی، تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٧٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ)) وَكَانَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ قَدْذَبَحَ فَقَالَ: عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ: ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)). [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی۔'' اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ بن نیاز نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٧٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٥٠٦١]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(٥٠٧٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٠٦٩]

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ذکر کی۔

(٥٠٧٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ: ((لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ: ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)). [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ''نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔'' ایک شخص بولا: میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کمسن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔'' (یعنی بکری کا جذعہ)

(٥٠٧٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ اَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَبْدِلْهَا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَظُنُّهٗ قَالَ: وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدل دوسری قربانی کر۔'' وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں: شعبہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)). [بخاري: ٥٥٥٧]

(٥٠٧٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِيْ قَوْلِهٖ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ . [راجع: ٥٠٦٩]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں شک ذکر نہیں ہے۔

(٥٠٧٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهٗ قَالَ: وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَاَذْبَحُهَا ؟ قَالَ : فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا؟ قَالَ: وَانْكَفَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا. [بخاري: ٩٥٤، ٩٨٤، ٥٥٤٦، ٥٥٦١، ٥٥٤٩، ٥٥٤٩، ٥٥٥٤؛ نسائي: ٤٤٠٨، ٤٤٠٠، ١٥٨٧؛ ابن ماجه: ٣١٥١]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا: ''جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس کو سچا کہا، پھر وہ شخص بولا: میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں۔ آپ ﷺ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا: اب نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

(٥٠٨٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ . [راجع: ٥٠٧٩]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کرلے۔ پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

(٥٠٨١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ: ((مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع: ٥٠٧٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا عیدالاضحیٰ کے روز، پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا: ''جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ سِنِّ الْاُضْحِيَّةِ

باب: قربانی کی عمر کا بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۵۰۸۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ)).

[ابوداود: ۲۷۹۷؛ نسائی: ۴۳۹۰؛ ابن ماجہ: ۳۱۴۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو۔'' (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے۔ مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے، اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علما کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوائے اونٹ، گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے۔ اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعض نے کہا: چھ مہینے کا اور بعض نے کہا سات کا اور بعض نے کہا: آٹھ کا اور بعض نے کہا: دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے، بیل، پھر دنبہ، بھیڑ، پھر بکری اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ انتهى مختصراً۔

(۵۰۸۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَ ظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کر لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں تم قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)

❖ ❖ ❖ ❖

(۵۰۸۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلٰى صَحَابَتِهٖ.

[بخاری: ۲۳۰۰، ۲۵۰۰، ۵۵۵۵؛ ترمذی: ۱۵۰۰؛ نسائی: ۴۳۹۱؛ ابن ماجہ: ۳۱۳۸]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے ساتھیوں کو بانٹنے کے لیے، قربانی کے لیے، پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا۔ بکری کا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر۔''

○ ○ ○ ○

(۵۰۸۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا)). [بخاری: ۵۵۴۷؛ ترمذی: ۱۵۰۰؛ نسائی: ۴۳۹۲، ۴۳۹۳]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٨٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. [راجع:٥٠٨٥]

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانیاں تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ.

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا۔

(٥٠٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا. [بخاری: ٥٥٦٥؛ ترمذی: ١٤٩٤؛ نسائی: ٣٩٩]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار، آپ ﷺ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر۔" (ذبح کے وقت تا کہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پائے)۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور جس کا سینگ اگا ہی نہ ہو درست ہے۔ اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا اس میں اختلاف ہے تو شافعی رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار، دبلے، لنگڑے اور کانے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اندھے یا گنجے کی۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبرا پھر کالا۔ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے۔ اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو۔ انتہٰی مختصرًا۔

(٥٠٨٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ: وَسَمّٰى وَكَبَّرَ. [بخاری: ٥٥٥٨؛ نسائی: ٤٤٢٧، ٤٤٢٨، ٤٤٢٩؛ ابن ماجه: ٣١٢٠، ٣١٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ ﷺ نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

(٥٠٨٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع:٥٠٨٨]

حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح قربانی کی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٩٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَقُولُ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)).

[نسائی: ۴٤٣٠]

ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ''سَمّٰی اور کَبَّرَ'' کی جگہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

(٥٠٩١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ.

[ابو داود: ٢٧٩٢]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! چھری لا۔'' پھر فرمایا: ''تیز کر لے اس کو پتھر سے۔'' میں نے تیز کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا۔ پھر فرمایا: ''بسم اللہ یا اللہ! قبول کر محمد ﷺ کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے اور محمد ﷺ کی امت کی طرف سے۔'' پھر قربانی کی اس کی۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے' اور ثوری رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا، اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علما نے کہا کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔ انتہٰی۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ.

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے۔

(٥٠٩٢) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ: ((أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) قَالَ: وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھا سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔'' راوی نے کہا: ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا' ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بھی بعض بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں۔ جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جائے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)). | اس کے ساتھ یہی کرو۔“

[بخاری: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤؛ ابوداود: ٢٩٢١؛ ترمذی: ١٤٩١، ١٤٩٢، ١٦٠٠؛ نسائی: ٤٣٠٨، ٤٤١٥، ٤٤٢٢، ٤٤٢٣؛ ابن ماجه: ٣١٣٧]

فائدہ: یعنی تیز برچھی وغیرہ سے اس کو مارا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مرجائے تو اس کو کھالو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار، چھری، نیزہ، پتھر، لکڑی، کانچ، نرکل، ٹھیکری، تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر دھاردار ہوں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٠٩٣) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں، اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں الٹادی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اوندھا کر دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچ جائے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(٥٠٩٤) عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ: فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے۔ پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ اونٹوں میں سے بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

(٥٠٩٥) عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ: وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٠٩٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو ابالنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ الٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ ذکر کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ.

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان۔

(٥٠٩٧) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

فائدہ: ایک طائفہ علما نے اس حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٠٩٨) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا. [راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ۔ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٢٦٧١]

حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.)) [راجع: ٥١٠٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥١٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَا يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَقَالَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[نسائی: ٤٤٣٥]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ اور ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے فوق ثلاثٍ کی بجائے بعد ثلاثٍ کہا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حُضْرَةَ الْاَضْحٰى زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِدَّخِرُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمِلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ: ((اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا)).

[نسائی: ٤٤٤٣]

عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: سچ کہا عبداللہ نے۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا' وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو۔ (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو۔'' (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب کیا ہوا۔'' لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آ گئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور یہ بہتر ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علما نے کہا ہے کہ تہائی کھائے اور تہائی صدقہ دیدے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھائے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب یا واجب نہیں اور بعض سلف نے اس کا وجوب منقول ہے۔ (انتھی مختصراً)۔

(٥١٠٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا)).
[نسائی: ٤٤٣٨]

کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا: ''کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔'' (تو ممانعت منسوخ ہوگئی)

○ ○ ○ ○

(٥١٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنًى فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا)) قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ جَابِرٌ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ ؟ قَالَ: نَعَمْ . [بخاری: ١٧١٩]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں' پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا: ''کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔'' میں نے عطاء سے کہا: جابر نے یہ بھی کہا: یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو۔ انہوں نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ .

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .
[نسائی: ٢٩٨٠، ٥٤٢٤، ٥٥٦٧]

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک' رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ: ((كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلَى.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔'' لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٠٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ؟ فَقَالَ: ((لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ)).

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے۔'' (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسا ہی کریں جیسا پہلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٥٥٦٩]

○ ○ ○ ○

(٥١١٠) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ. [ابوداود: ٢٨١٤]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح کی پھر فرمایا: ''اے ثوبان! اس کا گوشت بنا رکھ۔'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو۔ اور ہمارا اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے نخعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

(٥١١١) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٥١١٠]

معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١١٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ)) قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ. [راجع: ٥١١١]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کئے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں۔ ''اے ثوبان! یہ گوشت بنا رکھ۔'' میں نے بنالیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

○ ○ ○ ○

(٥١١٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

(٥١١٤) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). [راجع: ٢٢٦٠]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہے۔ انتہیٰ۔

(٥١١٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سِنَانٍ. [راجع: ٢٢٦٢]

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں منع کیا تھا۔'' اور پھر ابوسفیان کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان۔

(٥١١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.)) زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ. [بخاری: ٥٤٧٣، ٥٤٧٤؛ ابوداود: ٢٨٣١؛ ترمذی: ١٥١٢؛ نسائی: ٤٢٣٣، ٤٢٣٤؛ ابن ماجه: ٣١٦٨]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔'' ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

فائدہ۔ اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے پہلے عشرے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں۔ حضرت محمد ﷺ نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی اللہ کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ التَّضْحِيَةَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا.

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے۔

(٥١١٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا.)) قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي أَرْفَعُهُ. [ابوداود: ٢٧٩١؛ ترمذی: ١٥٢٣؛ نسائی: ٤٣٧٣، ٤٣٧٤، ٤٣٧٥؛ ابن ماجه: ٣١٤٦، ٣١٥٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔'' سفیان جو راوی ہیں اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا: بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کیلئے ہے احمد اور اسحٰق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥١١٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا)). [راجع: ٥٠٨٩]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ کترائے نہ ناخن تراشے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥١١٩) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور کوئی تم میں سے قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے۔“

○ ○ ○ ○

(٥١٢٠) عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٥١١٧]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا عمرو بن مسلم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٥١٢١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا اَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے جب تک قربانی نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٥١٢٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. [راجع:٥١١٧]

عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم حمام میں تھے۔ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کر لیا تو بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے! یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٢٣) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٥١٠٨]

حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیب ”خبر دیتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ خبر دیتی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ.

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔

(٥١٢٤) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

ابو الطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ : فَغَضِبَ وَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ: فَقَالَ : مَا هُنَّ؟ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ : قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)). [نسائی:٤٤٣٤]

آپ ﷺ کو چھپا کر بتلاتے تھے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو۔ مگر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو۔ وہ شخص بولا: وہ کیا ہیں؟ اے امیر المومنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کے نشان کو بدلے۔"

فائدہ۔ کیونکہ آپ ﷺ پیغمبر تھے اور آپ ﷺ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ ﷺ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا۔ یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے۔ معاذ اللہ! اس میں حضرت ﷺ کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے۔ جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی، اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے۔ پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہو گا تو اس فعل سے مرتد ہو جائے گا' اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ﴿مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ میں داخل ہیں۔ اور رافعی نے کہا ہے کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہو گا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہو گا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسا جانور جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

(٥١٢٥) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ [ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ] رضی اللہ عنہ اَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ اَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ)). [راجع:٥١٢٤]

ابوالطفیل سے روایت ہے' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہ ﷺ نے پوشیدہ تم کو سکھائی۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کوئی بات مجھے لوگوں سے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جو بدل دے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہو گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥١٢٦) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ ﷺ أَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ : مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا قَالَ: فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً مَكْتُوْبٌ فِيْهَا : ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا)). [راجع: ٥١٢٤]

ابوالطفیل سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص بتایا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا: ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو، البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں' پھر انہوں نے کہا: کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے۔ معاذ اللہ! بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی اللہ بچائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ .

(٥١٢٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِّاَبِيْعَهُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهِ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ رضي الله عنها وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ فَقَالَتْ: اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا. قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ .

باب: خمر کی حرمت کا بیان۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لوٹ میں، اور آپ ﷺ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا، پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لا کر بیچ کر پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ عنہ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) ان کے پاس ایک لونڈی تھی، جو گا رہی تھی، آخر اس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی۔ اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے ابن شہاب سے کہا: اور کوہان بھی لیا یا نہیں انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے، میں نے سب قصہ کہا، آپ ﷺ نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ زید تھے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلا، یہاں تک کہ حمزہ کے پاس پہنچے آپ ﷺ حمزہ پر غصہ ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ۲۰۸۹، ۲۳۷۵، ۳۰۹۱، ۴۰۰۳، ۵۷۹۳؛ ابو داود: ۲۹۸۶]

حمزہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ ضَعِ السِّكِّيْنَ فِي اللَّبَّاتِ مِنْهَا وَضَرِّجْهُنَّ حَمْزَةُ بِالدِّمَاءِ
وَعَجِّلْ مِنْ اَطَائِبِهَا لِشَرْبٍ قَدِيْدًا مِّنْ طَبِيْخٍ اَوْشَوَاءٍ

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ! ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا۔ ملا ان کو تو خون میں اور لٹا۔ بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا' اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا' ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا' ان کا گوشت کھا لینا۔ ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں، اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیئے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سرکہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جائے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے وہ نقصان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا ہو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا ہو۔ یا حضرت ﷺ نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ ﷺ نے حمزہ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علما کا کہ متوالا یا پاگل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے بالاجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ انتھی مختصراً۔

یہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے نشہ میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اور زید رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حمزہ سے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ ﷺ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ ﷺ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ ﷺ کے بھی چچا تھے اور اعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے۔ دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا۔ اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ ﷺ کے دادا تھے۔

(۵۱۲۸) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ۵۱۲۷]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۲۹) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَاْتِيْ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ

حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے دی، پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی، تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار سے بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لائیں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا، تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا یالان' رکابیں' رسیاں اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَا اَمْلِكُ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا: اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَالَكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَاللّٰهِ! مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهُ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلُوْمُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ:

ایک انصاری کی کوٹھڑی کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا، تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں، مجھے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو تقصیر ہوئی اس خیال سے تھا) میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے، اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے، تو گانے میں کہا: اے حمزہ رضی اللہ عنہ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے، اسی وقت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا: ”کیا ہوا تجھ کو؟“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اللہ کی آج کا سا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے، کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پاپیادہ۔ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی، دیکھا تو وہ شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کام پر ملامت شروع کی، اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا: تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

[راجع: ٥١٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥١٣٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٥١٣١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ وَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ: فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾

[٥/ المائدة:٩٣].

[بخاري: ٢٤٦٤، ٤٦٢٠؛ ابوداود: ٣٦٧٣؛ وانظر في مسلم: ٥١٣٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا، اچانک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ! شراب حرام ہوگئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہوگئی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اٹھ جا اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہا دی تب بعض نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے) اس پر یہ آیت اتری۔ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ آخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک' احمد' جمہور سلف اور خلف کا۔ بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے۔ اسی طرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور پکے انگور کے سوائے اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابوحنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دیں اور ایک تہائی رہ جائے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکا لیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علما کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے۔ بالا جماع اہل اسلام۔ انتھی مختصرًا۔

(٥١٣٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ:

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہا' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ: مَاكَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ رضي الله عنه وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَيْتِنَا إِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ : يَآ أَنَسُ ! أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ : فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَأَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

نے پوچھا فضیخ کا (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انہوں نے کہا: فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا۔ اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخ ابوطلحہ اور ابوایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی۔ ہم نے کہا: نہیں۔ وہ بولا: شراب حرام ہوگئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! بہا دے ان مٹکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی، نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٣) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ إِنِّيْ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلٰى عُمُوْمَتِيْ أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّهَا قَدْحُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا : أَكْفِأْهَا يَا أَنَسُ! فَكَفَأْتُهَا قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ : مَا هُوَ قَالَ: بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رضي الله عنه كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ أَيْضًا.

[بخاری: ٤٦١٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: شراب حرام ہوگئی۔ انہوں نے کہا: بہا دے شراب کو اے انس۔ میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا: میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کس چیز کا تھا انہوں نے کہا: گدر اور پکی کھجور کا۔ ابوبکر بن انس نے کہا: ان دونوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٤) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ رضي الله عنه شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ رضي الله عنه ذٰلِكَ.

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن ان کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے، انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيْ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

[بخاری: ٥٥٨٣؛ نسائی: ٥٥٥٦]

ابن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: مجھ سے معتمر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: اس دن کی شراب یہی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فِىْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ: حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

[نسائی: ۵۵۵۷]

جبل رضی اللہ عنہم اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گئی۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّىْ لَاَسْقِىْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رضی اللہ عنہم مِنْ مَّزَادَةٍ فِيْهَا خَلِيْطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ. [بخاری: ۵۶۰۰]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی آگے حدیث سعید کی طرح ہے۔

(۵۱۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کی یہی تھی جب شراب حرام ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہم شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَّتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اَنَسُ! قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. [بخاری: ۵۵۸۲، ۷۲۵۳؛ وراجع فی مسلم: ۵۱۳۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوعبیدہ اور ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: شراب حرام ہو گئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوائے کھجور کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ .

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

(٥١٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔"

[ابو داود: ٣٦٧٥؛ ترمذی: ١٢٩٤]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور وہ ناپاک ہوگی سرکہ ہونے سے۔ اوزاعی رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے۔ انتھی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ وَ بَيَانِ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ .

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے۔

(٥١٤١) عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ رضی اللہ عنہ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ؟ فَنَهَاهُ اَوْكَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)).

طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شراب کے بارے۔ آپ ﷺ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا: میں دوا کے لیے بناتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔"

[ترمذی: ٢٠٤٦]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک۔ اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جائے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ انتھی مع زیادۃ۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا .

باب: کھجور اور انگور کی شراب بھی خمر ہے۔

(٥١٤٢) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). [ابو داود: ٣٦٧٨؛ ترمذی: ١٨٧٥؛ نسائی: ٥٥٨٨، ٥٥٨٩؛ ابن ماجه: ٣٣٧٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے: کھجور اور انگور کے درخت سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥١٤٣) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع: ٥١٤٦]

○ ○ ○ ○

(٥١٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ.)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: ((الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ)). [راجع:٥١٤٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔'' ابو کریب نے اپنی روایت میں ''الکرمۃ'' اور ''النخلۃ'' کو بغیر تا کے معنی ''کرم'' اور ''نخل'' ذکر کیا ہے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جائے گدر یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد کا یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ.

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے۔

(٥١٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

فائدہ: کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علما اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے۔

(٥١٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا. [ترمذی: ١٨٧٦؛ نسائی: ٥٥٧١؛ ابن ماجہ:٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا آپ ﷺ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنهما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا)). [بخاری: ٥٦٠١؛ نسائی: ٥٥٦٩]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنهما عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا. [نسائی: ٥٥٧٧؛ ابن ماجہ: ٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥١٤٩) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا.

[ترمذی: ١٨٧٧]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٠) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّخْلِطَ الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

(٥١٥١) عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥١٥٠]

حضرت ابومسلمہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ اس حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥١٥٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ النَّبِیْذَ مِنْكُمْ فَلْیَشْرَبْهُ زَبِیْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا)).

[نسائی: ٥٥٨٤، ٥٥٨٥، ٥٥٨٧]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٣) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ: ((مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَكِیْعٍ.

[راجع: ٥١٥٢]

حضرت اسماعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں۔ اور پھر آگے وکیع کی حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(٥١٥٤) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا وَانْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهٖ)).

[بخاری: ٥٦٠٢؛ ابوداود: ٣٧٠٤؛ نسائی: ٥٥٦٦، ٥٥٧٦، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣؛ ابن ماجه: ٣٣٩٧]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت بھگوؤ گدر کھجور کو اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٥) عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥١٤٥]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(٥١٥٦) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيٰى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا. [راجع: ٥١٥٤]

بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٧) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٨) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔''

(٥١٥٩) قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ. [راجع:٥١٥٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ: ((يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ)). [ابن ماجه:٣٣٩٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور پکی کھجوروں کو' کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

(٥١٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥١٤٨]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

(٥١٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلٰى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ. [نسائی:٥٥٧٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ ﷺ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔

(٥١٦٣) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي

وہب بن بقیہ نے بیان کیا' ہمیں خالد یعنی الطحان نے خبر دی کہ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ .

شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں صرف کھجور اور کشمش کا ذکر ہے، کچی اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥١٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيْعًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقیٰ کا ملا کر بھگونا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيْعًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ .

باب: مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان۔

(٥١٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ . [نسائی: ٥٦٤٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ۔اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو چند مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جائے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

(٥١٦٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ. [نسائی: ٥٦٤٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٨) قَالَ : وَأَخْبَرَهُ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ.

ابو سلمہ سے ہے کہ انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان میں'' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَا الْحَنْتَمُ؟ قَالَ: الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حنتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: سبز گھڑے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥١٧٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ: ((اَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ ـ وَالْحَنْتَمُ الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوْبَةُ ـ وَلٰکِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَائِكَ وَاَوْکِهِ)).

[ابو داود: ٣٦٩٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ ﷺ نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تو نبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سر کٹی مشک سے ۔لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تا کہ کیڑا وغیرہ نہ جائے)۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سر کٹی مشک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

(٥١٧١) عَنْ عَلِیٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِیْثُ جَرِیْرٍ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[بخاری: ٥٥٩٤؛ نسائی: ٥٦٤٣]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔ یہ جریر کی حدیث ہے اور عبثر اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کدو کے تو نبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٢) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یُکْرَهُ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبِرِیْنِیْ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهِ قَالَتْ: نَهَانَا اَهْلَ الْبَیْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَمَا ذَکَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ؟ قَالَ: اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُكَ مَالَمْ اَسْمَعْ. [بخاری: ٥٥٩٥]

ابراہیم سے روایت ہے' میں نے اسود سے کہا: تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: ام المومنین! مجھے بتایئے کن برتنوں میں رسول اللہ ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اہل بیت کو منع کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے سے تو نبے اور لاکھی برتن میں، میں نے ان سے کہا: آپ رضی اللہ عنہا نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے۔ کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

(٥١٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٧٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٥١٧٥) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ: لَقِیْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِیْذِ؟ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ عَنِ النَّبِیْذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ یَّنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کے بارے میں۔ انہوں نے کہا: عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ کو۔ آپ ﷺ نے منع کیا ان کو تو نبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْحَنْتَمِ. [نسائی: ٥٦٤٥]

○ ○ ○ ○

(٥١٧٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ. [نسائی: ٥٦٥٥، ٥٦٥٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٧) عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ: الْمُقَيَّرَ.

حضرت اسحاق بن سوید اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے۔

(٥١٧٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ: الْمُزَفَّتِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تو بنے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے اور لاکھی سے۔''

[راجع: ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨]

○ ○ ○ ○

(٥١٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ. [نسائی: ٥٥٧٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ. [نسائی: ٥٥٦٣، ٥٥٦٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٨٢) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔

(٥١٨٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تو بنے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٤) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ بنائی جائے' پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥١٨٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ. [نسائی: ٥٦٤٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٣]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین میں پینے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْذَ الْجَرِّ؟ فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ : وَاَيُّ شَيْءٍ نَبِيْذُ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ. [ابوداود: ٣٦٩١]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا۔ انہوں نے کہا: حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کہا: تم نے نہیں سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں انہوں نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سچ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهُ فَسَاَلْتُ : مَاذَا قَالَ ؟ قَالُوْا: نَهَى اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو۔ میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ ﷺ میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں۔

(٥١٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا: فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ. [ابن ماجه:٣٤٠٢]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں سوائے مالک اور اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٠) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: فَقَالَ : قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ : اَنَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ.

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥١٩١) عَنْ طَاؤسٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاؤسٌ: وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[ترمذی: ١٨٦٨؛ نسائی: ٥٦٣٠، ٥٦٣١]

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَقَالَ: أَنَهٰى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥١٩١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں نبیذ بنانے سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥١٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ. [راجع: ٥١٩١]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے۔

(٥١٩٤) عَنْ طَاؤسٍ رَحِمَهُ اللهُ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٥١٩١]

طاؤس سے روایت ہے، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا: ہاں منع کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ. [نسائی: ٥٦٥٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تونبے اور لاکھی سے۔ محارب نے کہا: میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی بار سنا۔

(٥١٩٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. قَالَ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالنَّقِيْرِ.

[راجع: ٥١٩٥]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا: "نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔"

○ ○ ○ ○

(٥١٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ: مَا الْحَنْتَمَةُ؟ قَالَ: الْجَرَّةُ. [نسائی: ٥٦٣٣]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے۔ میں نے کہا: حنتمہ کیا ہے؟ کہا: ٹھلیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٩) عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

زاذان سے روایت ہے، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حدیث بیان کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِثْنِى بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِى بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ.

[ترمذی: ۱۸٦۸؛ نسائی: ٥٦٦١]

مجھ سے ان شرابوں کی جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا، اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان سے ہماری زبان جدا ہے۔ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دباء سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کر یدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٠) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٥١٩٩]

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ [لَهُ] يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! وَالْمُزَفَّتِ؟ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ. [نسائی: ٥٦٤٨]

سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے شرابوں کا۔ آپ ﷺ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم سے۔ میں نے کہا: اے ابومحمد! اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے۔ انہوں نے کہا: اس دن میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ. [نسائی: ٥٦٦٣]

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٤) قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ

ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ ﷺ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ ﷺ کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَلَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ .

گھڑے میں پتھر کے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٥) عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ .
[نسائی: ٥٦٢٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ . فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ -وَأَنَا أَسْمَعُ- لِأَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ مِنْ بَرَامٍ؟ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ. [ابوداود: ٣٧٠٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعض نے کہا: میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے گھڑا ابرام کا تھا یعنی پتھر کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٧) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).
[راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں۔ اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٢٢٦٠]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٩) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)). [راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ. [بخاری: ٥٥٩٣؛ ابوداود: ٣٧٠١، ٣٧٠٢؛ نسائی: ٥٦٦٦]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا: ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی۔ پھر آپ ﷺ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ باب: ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

ہے۔

(٥٢١١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [بخاری: ٢٤٢، ٥٥٨٥، ٥٥٨٦؛ ترمذی: ١٨٦٣؛ نسائی: ٣٣٨٦، ٥٦٠٧، ٥٦٠٨، ٥٦٠٩، ٥٦١٠]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کی شراب کو؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور سفیان اور صالح کی حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے' اور معمر اور صالح کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٤٥٢٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتی ہے جس کو مزر کہتے ہیں' وہ جو سے بنتی ہے (انگریزی میں اس کو بیئر کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتی ہے جس کو بتع کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا: ((بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا)) وَاُرَاهُ قَالَ ((وَتَطَاوَعَا)) قَالَ: فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا: مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا: ''لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔'' جب انہوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابوموسیٰ لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتی ہے شہد سے جو پکائی جاتی ہے یہاں تک جم جاتی ہے اور ایک شراب ہوتی ہے مزر کی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع:٤٥٢٦]

بنائی جاتی ہے جو سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شراب نماز سے غافل کر دے وہ حرام ہے۔“

(٥٢١٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اُدْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفْتِنَا فِيْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ: الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ: ((اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ)). [راجع:٤٥٢٦]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھوان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو فتویٰ دیجیے، دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے۔ یمن میں ایک تو بتع کی شہد سے بنتی ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسری مزر جو جوار یا جو ہوتی ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والی شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢١٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ: قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)). [نسائی: ٥٧٢٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں۔ اس نے پوچھا اس شراب کا جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتی ہے اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو نشہ کرے حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔“ (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا: طینۃ الخبال کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ)).

[ابو داود: ٣٦٧٩؛ ترمذی: ١٨٦١؛ نسائی: ٥٥٩٨، ٥٥٩٩، ٥٦٠٠، ٥٦٠١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ کرنے والی شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والی شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا پھر مر جائے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٢١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٠) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٥٢٢١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ لانے والی خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

فائدہ: یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی شراب حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کی ہو یا جو کی یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جائے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ اِيَّاهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

باب: جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نہ کرے۔

(٥٢٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ)).

[بخاری: ٥٥٧٥؛ نسائی: ٥٦٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا)) قِيْلَ لِمَالِكٍ: رَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥٢٢٢]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پیے گا۔'' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥٢٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ)).

[ابن ماجہ: ٣٣٧٣]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت میں نہ پیے گا' مگر جب توبہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عبیداللہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِیْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا .

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے۔

(٥٢٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِیْ تَجِیْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَبِهٖ فَصُبَّ .

[ابوداود: ٣٧١٣؛ نسائی: ٥٧٥٣، ٥٧٥٤، ٥٧٥٥؛ ابن ماجه: ٣٣٩٩]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے۔ آپ ﷺ اس کو پیتے صبح کو۔ پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ ﷺ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

فائدہ۔ اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ والی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دے دیتے۔ ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ ﷺ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں کوئی تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

(٥٢٢٧) عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِیِّ قَالَ: ذَكَرُوا النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِیْ سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْصَبَّهُ. [راجع: ٥٢٢٥]

یحییٰ بہرانی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں۔ شعبہ نے کہا: پیر کی رات کو پھر آپ ﷺ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَآءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْيُهَرَاقُ. [راجع:٥٢٢٥]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک، پھر آپ ﷺ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

(٥٢٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِی السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مُسِيَّ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ اَهْرَاقَهُ.

[راجع: ٥٢٢٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٠) عَنْ يَحْيَى النَّخْعِیِّ قَالَ: سَأَلَ

یحییٰ نخعی سے روایت ہے، کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَوْمُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ: فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ: فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى أَمْسٰى فَشَرِبَهُ وَسَقٰى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ. [راجع:٥٢٢٥]

شراب کی بیع اور تجارت کو۔ انہوں نے کہا: تم مسلمان ہو وہ بولے: ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہ اس کی بیع درست ہے، نہ خرید، نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان سے نبیذ کا پوچھا: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تونبے میں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا گیا۔ وہ رات بھر یونہی رہا۔ پھر صبح کو آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣١) عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ؟ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ: سَلْ هٰذِهِ إِنَّمَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ.

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیذ کا پوچھا انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلایا اور کہا: اس سے پوچھ، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی، اس نے کہا: میں آپ ﷺ کے لیے مشک میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر لٹکا دیتی' صبح کو آپ ﷺ اس میں سے پیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكٰى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

[ابو داود: ٣٧١١؛ ترمذی: ١٨٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے، اس میں سوراخ تھا' صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو آپ ﷺ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ ﷺ پیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنْ

سہل بن سعد سے روایت ہے' ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا: تم جانتے ہو اس نے رات کو رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا۔ اس نے چند کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں، جب آپ ﷺ کھانا کھا چکے تو اس کا شربت آپ ﷺ کو پلایا۔

www.kitabosunnat.com

اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ .

[بخاري: ٦١٨٥ ، ٥١٧٦؛ ابن ماجه:١٩١٢]

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے۔

(٥٢٣٤) عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ : اَتَى اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ : فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ . [بخاري:٥١٨٣ ، ٥٥٩١]

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو اسید ساعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کی مثل اور یہ نہیں کہا کہ جب آپ کھا چکے تو اس کا شربت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ : فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ. [بخاري:٥١٨٢]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں پتھر کے پیالے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا گیا۔

(٥٢٣٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى جَآءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: ((قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ)) فَقَالُوْا لَهَا : اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ : لَا. فَقَالُوْا : هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَكِ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ : اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ سَهْلٌ: فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَسْقِنَا)) لِسَهْلٍ قَالَ: فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا لْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ : فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ۔قَالَ۔ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسید کو حکم دیا پیغام دینے کا۔ انہوں نے پیام دیا، وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بات کی، وہ بولی: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے۔'' (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی: نہیں، میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو، وہ بولی: میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے سہل! ہم کو پلا۔'' سہل نے کہا: میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا: سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے بھی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: ((اسْقِنَا يَا سَهْلُ)). [بخاري:٥٦٣٧]

میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے دے دیا۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا، پہنا وہ سب متبرک ہے۔ سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں سے ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کو اپنے بال دیئے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ اکٹھا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک کو منہ پر لگایا اور صحیح حدیثوں میں اس کے نظائر بہت ہیں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہی

(٥٢٣٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ.

باب: دودھ پینے کا بیان۔

(٥٢٣٨) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضی اللہ عنہ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

[بخاري:٢٤٣٩، ٣٦١٥، ٣٦٥٢، ٣٩٠٨، ٣٩١٧، ٥٦٠٧؛ وانظر في مسلم: ٧٥٢١]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے تھے، میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی ہو گیا۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا۔

(٥٢٣٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ - قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ - قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضی اللہ عنہ فَأَخَذْتُ قَدَحًا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی، اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کیجیے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی (اس کو نجات ملی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ.

[راجع: ٥٢٣٨]

لیے دوہا وہ دودھ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ ﷺ کو کافی ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٠) عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ علیہ السلام: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْأَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

[بخاری: ٤٧٠٩، ٥٦٠٣؛ نسائی: ٥٦٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ ﷺ کے پاس دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور ایک میں دودھ۔ آپ ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: شکر ہے اس اللہ کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

(٥٢٤١) عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: بِإِيْلِيَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي شُرْبِ النَّبِيْذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ.

باب: نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں۔

(٥٢٤٢) عَنْ أَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ: ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا.)) قَالَ أَبُوْحُمَيْدٍ: إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوْكَأَ لَيْلًا وَّبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی (چوڑائی میں) اس پر رکھ دیتا۔“ (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا) ابو حمید نے کہا: آپ ﷺ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٢٤٣) عَنْ أَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ: وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِىْ حُمَيْدٍ: بِاللَّيْلِ.

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، اسی کی مثل اور زکریا راوی نے ابو حمید رضی اللہ عنہ کے لفظ ”باللَّيْلِ“ ذکر نہیں کیا۔

(٥٢٤٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا؟ فَقَالَ: ((بَلٰى)) فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَاءَ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو نبیذ پلاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا۔“ وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)) قَالَ: فَشَرِبَ.

[بخاري: ٥٦٠٦؛ ابو داود: ٣٧٣٤]

لکڑی ہی آڑی رکھ لیتا۔" پھر اس کو پیا آپ ﷺ نے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)). [بخاري: ٥٦٠٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابوحمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٢٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلٰى إِنَائِهِ عُودًا أَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: ((وَأَغْلِقُوا الْبَابَ)).

[ابن ماجه: ٣٤١٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا، پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوائے ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے۔" (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

[ابو داود: ٣٧٣٢؛ ترمذي: ١٨١٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں برتنوں پر آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٢٤٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَغْلِقُوا الْبَابَ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ)) وَقَالَ: ((تُضْرِمُ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ: ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى اَهْلِهِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ)). [بخاری: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٥٦٢٣؛ ابوداود: ٣٧٣١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی تاریکی آ جائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَحْوًا مِمَّا اَخْبَرَ عَطَآءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يَقُوْلُ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَآءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ . [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ)). [راجع: ٢٦٠٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٢٥٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْسِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو۔ اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔''

فائدہ: اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعض کو وبا ہوتی ہے بعض کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں لیکن آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں: یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونا کے ڈھیر یا کوئلوں کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں۔ سڑی چیز کو دبائیں ڈامر گندھک کی دھونی دیں کافور سونگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں: ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا (ہیضہ) کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٥٢٥٦) عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَاءٌ)) وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ: فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْاَوَّلِ.

لیث بن سعد سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''سال میں ایک دن وبا اترتی ہے۔'' اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانونِ اول وہ مہینہ ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آ جاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو میں آتا ہے)

(٥٢٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)). [بخاري: ٦٢٩٣؛ ابوداود: ٥٢٤٦؛ ترمذي: ١٨١٣؛ ابن ماجه: ٣٧٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى اَهْلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَاْنِهِمْ قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ النَّارُ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنكُمْ)). [بخاري: ٦٢٩٤؛ ابن ماجه: ٣٧٧٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ اٰدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْكَامِهِمَا .

باب: کھانے، پینے اور سونے کے آداب کا بیان۔

(٥٢٥٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَآءَ تْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَنَّهُ جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا)).

[ابو داود: ٣٧٦٦]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ ﷺ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے، ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک گنوار دوڑتا ہوا آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا، پھر فرمایا: ''شیطان اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جائے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور کھانے میں یاد آئے، تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے۔ اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علما ہیں۔ سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان حقیقتاً کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انتھٰی مختصراً۔

(٥٢٦٠) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا دُعِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: كَاَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَاَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْاَعْرَابِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَأَكَلَ. [راجع:٥٢٢٧]

(٥٢٦١) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْجَارِيَةِ عَلٰى مَجِيْءِ الْأَعْرَابِيِّ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٢٥٩]

(٥٢٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)).

[ابو داود: ٣٧٦٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے: نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کا ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔“

(٥٢٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهٖ وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ)).

[راجع: ٥٢٦٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٢٦٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ)). [ابن ماجه:٣٢٦٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

(٥٢٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ)).

[ابو داود: ٣٧٧٦؛ ترمذي: ١٧٩٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(٥٢٦٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ.

زہری سے سفیان کی سند کے مطابق روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع: ٥٢٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا.)) قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا: ((وَلَا يَاْخُذْبِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ: ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے نہ کھائے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے۔'' اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ''نہ لے اور نہ دے بائیں ہاتھ سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ: ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ .

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔'' وہ بولا: مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کرے تجھ سے نہ ہو سکے۔'' اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا۔ وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ۔ اس کا ہاتھ رہ گیا۔ یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعض نے کہا: یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

(٥٢٦٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)).

[بخاري: ٥٣٧٦، ٥٣٧٧، ٥٣٧٨؛ ابن ماجه: ٣٢٦٧]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اُدھر سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)). [راجع: ٥٢٦٩]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے پاس کی طرف سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧١) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. [بخاري: ٥٦٢٥؛ ابوداود: ٣٧٢٠؛ ترمذي: ١٨٩٠]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے۔ (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جائے)۔

(٥٢٧٢) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا. [راجع: ٥٢٧١]

الٹ کران کے منہ سے پانی پینے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ : وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. [راجع:٥٢٧١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا .

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔

(٥٢٧٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا .

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٥) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا فَالْاَ كْلُ ' فَقَالَ : ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ .

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔قتادہ نے کہا: ہم نے کہا: اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

[ترمذي: ١٨٧٩؛ ابن ماجه: ٣٤٢٤]

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٢٧٦) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ قَتَادَةَ. [ابو داود: ٣٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا .

باب: زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں۔

(٥٢٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. [بخاري: ١٦٣٧ ، ٥٦١٧؛ ترمذي: ١٨٨٢؛ نسائي: ٢٩٦٤ ، ٢٩٦٥؛ ابن ماجه: ٣٤٢٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٢٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ. [راجع: ٥٢٨٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہوکر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ. [راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہوکر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ. [راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کھڑے ہوکر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: فَاَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ. [راجع: ٥٢٨٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلٰثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

(٥٢٨٥) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ. [راجع: ٦١٥]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

(٥٢٨٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلٰثًا. [بخاری: ٥٦٣١؛ ترمذی: ١٨٨٤؛ ابن ماجه: ٣٤١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے برتن میں۔ (یعنی پینے میں برتن کے باہر تین گھونٹ میں پیتے۔)

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ.)) قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. [ابوداود: ٣٧٢٧؛ ترمذی: ١٨٨٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے: ''ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے''۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ وَقَالَ: فِي الْاِنَاءِ. [راجع: ٥٢٨٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ .

باب: دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

(٥٢٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ)).

[بخاری: ٥٦١٩؛ ابوداود: ٣٧٢٦؛ ترمذی: ١٨٩٣؛ ابن ماجه: ٣٤٢٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا: داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے، پھر داہنی طرف سے۔ (اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

(٥٢٩٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَثِّثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! أَعْطِ أَبَابَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ ﷺ نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا، اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ ﷺ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ﷺ ہمارے گھر میں آئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو بکر کو دیجیے آپ نے اعرابی کو دیا' وہ آپ ﷺ کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا: ''داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنے سے۔''

(٥٢٩١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِي هَذِهِ قَالَ: فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ: فَلَمَّافَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے اور پانی مانگا۔ ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے کنوئیں سے اور رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے پیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا، آپ ﷺ نے اعرابی کو دیا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نہیں دیا اور فرمایا: ''داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنی طرف والے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو سنت ہے' سنت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْأَيْمَنُوْنَ)) قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ. [بخاری:۲۵۷۱]

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: ((أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ يَدِهِ.

[بخاری: ۲۴۵۱، ۲۶۰۲ و ۲۶۰۵، ۵۶۲۰]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور داہنی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا: تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے اُن لوگوں کو دینے کی۔" وہ بولا: نہیں قسم اللہ کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

فائدہ: بعض نے کہا: وہ لڑکے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضگی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جائے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٢٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُوْلَا: فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِيْ رِوَايَةِ يَعْقُوْبَ قَالَ: فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [بخاری:۲۳۶۶]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ .

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے۔

(٥٢٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)).

[بخاری: ۵۴۵۶؛ ابن ماجه: ۳۲۶۹]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔" (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں)

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)).

[ابو داود: ۳۸۴۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ. [ابوداود: ٣٨٤٨]

(٥٢٩٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے اس کو چاٹتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٨) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٩) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٢٩٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ)). [ابن ماجه: ٣٢٧٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٢) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)) وَمَا بَعْدَهُ. [راجع: ٥٣٠١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''شیطان تم میں سے ایک ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جائے پھر اس کو کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَإِنَّهُ لَايَدْرِى فِى اَىِّ طَعَامِهِ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ)).

[ابن ماجه: ٣٢٧٩]

سے کھانے میں برکت ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ)) اِلٰى اٰخِرِالْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ)). [راجع:٥٣٠٣]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا.

[راجع: ٥٣٠٣]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ: ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ: ((فَاِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِى اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)).

[ابو داود: ٣٨٤٥؛ ترمذی: ١٨٠٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے: "تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔" اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٧) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِى فِى اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔"

(٥٣٠٨) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَلْيَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ: ((فِى اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ اَوْيُبَارَكُ لَكُمْ)).

[راجع: ٥٣٠٦]

حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ "پونچھ لے تم میں سے کوئی ایک پیالہ کو۔" اور فرمایا: "کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ مَايَفْعَلُ الضَّيْفُ اِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ.

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو کیا کرے؟

(٥٣٠٩) عَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: وَيْحَكَ ! اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) وَقَالَ: لَا بَلْ اٰذَنُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .

[بخاري: ٢٠٨١، ٢٤٥٦، ٥٤٣٤، ٥٤٦١؛ ترمذي: ١٠٩٩]

تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی، اس نے اپنے غلام سے کہا: ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر، کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرنا اور آپ ﷺ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے‘ پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کو دعوت دی آپ ﷺ پانچویں تھے پانچ کے۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے تو فرمایا: (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جائے گا۔ اس نے کہا: نہیں‘ میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ!

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جائے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اس کو اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(٥٣١٠) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ ؓ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ فِيْ رِوَايَتِهٖ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ: قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. [راجع: ٥٣٠٩]

ان اسناد کے ساتھ حضرت ابو مسعود ؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث جریر کی حدیث کی طرح نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١١) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع: ٥٣٠٩]

حضرت ابو مسعود ؓ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اعمش ابو سفیان سے جابر کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١٢) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ: ((وَهٰذِهٖ؟)) لِعَائِشَةَ. فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ شوربہ عمدہ بناتا تھا وہ فارس کا تھا، اس نے ایک بار شوربہ بنایا رسول اللہ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کو بلانے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ کی بھی دعوت ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو میں بھی نہیں آتا۔“ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهٖ؟)) قَالَ: لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهٖ؟)) قَالَ: نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهٗ. [نسائی: ٣٤٣٦]

بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بھی نہیں آتا۔'' پھر سہ بار آپ ﷺ کو بلانے کے لیے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کی بھی دعوت ہے۔؟'' وہ بولا: (تیسری بار میں) ہاں۔ پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت ﷺ کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ ﷺ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہوں گی تو آپ ﷺ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔ اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوائے ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهٖ غَيْرَهٗ اِلٰى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ.

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے۔

(٥٣١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟)) قَالَا: الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا! وَاَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْنَ فُلَانٌ؟)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ. فَقَالَ: كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے، آپ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ پوچھا: ''تم کیوں نکلے اس وقت۔'' انہوں نے کہا: بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو' پھر وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ ﷺ ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ اپنے گھر میں نہیں تھا، اس کی عورت نے آپ ﷺ کو دیکھا وہ کہنے لگی: آئیے آپ ﷺ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے۔؟'' وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا' اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں، جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر' سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا: اس میں سے کھاؤ' پھر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ ﷠: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ)).

نے چھری لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ والی بکری مت کاٹنا۔'' اس نے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا، جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر اور عمر ﷠ سے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن۔ تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گروی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو۔ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

(٥٣١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ يَقُوْلُ بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ ﷛ قَاعِدٌ وَعُمَرُ ﷛ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا اَقْعَدَ كُمَا هٰهُنَا؟)) قَالَا: اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ ابْنِ خَلِيْفَةَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷛ يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِيْ فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِيْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِيْ فَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ: فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِيْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ:

جابر بن عبداللہ ﷠ سے روایت ہے' جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا: تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے، اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا۔ بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا عورت بولی: مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ)) فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوَانِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا)) وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَتَنَا ـ أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ ـ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

[بخاري: ٣٠٧٠، ٤١٠٢]

❖ ❖ ❖ ❖

''اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا، جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے، آپ ﷺ آگے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی: تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا: میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (پر رسول اللہ ﷺ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی۔) آخر اس نے وہ آٹا نکالا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی۔ بعد اس کے فرمایا: ''ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکائے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں' ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا۔ دوسرے آپ ﷺ کو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں اور اس کا قصہ آگے آتا ہے۔

(٥٣١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْسَلَكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا (ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں) سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری پائی' میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ بولی: ہاں ہے' پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی، اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ مجھ کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس' میں اس کو لے کر گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ تھے، میں کھڑا رہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔'' میں نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَبُوْ طَلْحَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: ((أَلِطَعَامٍ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُوْمُوْا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّيْ مَاعِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْثَمَانُوْنَ .

ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' اور آپ ﷺ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ ان کو خبر کی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے۔ بعد اس کے آپ ﷺ تشریف لائے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تیرے پاس کیا ہے۔؟'' وہ وہی روٹیاں لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ'' انہوں نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ'' یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

[بخاری: ٤٢٢، ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٦٦٨٨؛ ترمذی: ٣٦٣٠]

فائدہ۔ آپ ﷺ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا گئے۔ لیکن وہ پریشان نہ ہوئیں۔

(٥٣١٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَاَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((قُوْمُوْا)) فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا' مجھے شرم آئی' میں نے عرض کیا: ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''چلو۔'' ابوطلحہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ ﷺ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوا اور اس میں برکت ہونے کی۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِي عَشَرَةً)) وَّقَالَ: ((كُلُوْا)) وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ: ((اَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا فَمَازَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ۔'' اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور دس کو بلا لے۔'' انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ ﷺ دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ ﷺ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۱۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ: ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ: ((دُوْنَكُمْ هٰذَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور پھر ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے لو اس کو۔''

(۵۳۱۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهٖ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا۔ ''دس آدمیوں کو آنے دو۔'' انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔'' انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا۔ تب بھی کھانا بچ گیا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۲۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيْهِ: فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ: ((هَلُمَّهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کو لے آ، اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ : ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ [بْنُ مَالِكٍ] وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے۔ آپ ﷺ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں' پھر بیان کیا حدیث کو۔ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اور انس رضی اللہ عنہ نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ: وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ: لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهُ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ! قَدْرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَئَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ فَقَالُوْا : مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے کسی صحابی سے پوچھا: یہ پٹی آپ ﷺ نے کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ خاوند تھے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے باندھی ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا: تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی: ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

(٥٣٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ.

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان۔

(٥٣٢٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؓ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ ؓ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الصَّحْفَةِ ۔قَالَ:۔ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

[بخاری: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩؛ ابوداود: ٣٧٨٦؛ ترمذی: ١٨٥٠]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی' کچھ کھانا پکایا، انس ؓ نے کہا: میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا اس کھانے پر۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس ؓ نے کہا: میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے' شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی' یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اسکے حاصل کرنے پر۔ دسترخوان پر کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی تھوک مبارک کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ (نووی ؒ)

(٥٣٢٦) عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ فَقَالَ أَنَسٌ ؓ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

انس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا' وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ ﷺ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس ؓ نے کہا: اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

(٥٣٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ: قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا ؓ يَقُولُ: فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی۔ اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس ؓ نے کہا: پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ۔ کدو بڑی فائدہ مند تر کاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تا کہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق کے لیے بڑا مفید ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ.

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔

(٥٣٢٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ قَالَ : فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى ـ قَالَ شُعْبَةُ : هُوَ ظَنِّيْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ: اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ۔ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ: فَقَالَ اَبِيْ: وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهِ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ)).

[ابو داود: ٣٧٢٩؛ ترمذی: ٣٥٧٦]

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ ایک کھانا ہے (جو کھجور' پنیر اور گھی سے مل کر بنتا ہے) آپ ﷺ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ﷺ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا: مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا۔ (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا' آپ ﷺ نے پیا۔ بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ ﷺ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کی دعا کیجیے ہمارے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔''

(٥٣٢٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْ اِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ.

[راجع: ٥٣٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ.

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔

(٥٣٣٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ .

[ابو داود: ٣٨٣٥؛ ترمذی: ١٨٤٤؛ ابن ماجہ: ٣٣٢٥]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

فائدہ۔ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جائے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰكِلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ.

باب: کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

(٥٣٣١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا .

آپ ﷺ اقعاء کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

[ابو داود: ۳۷۷۱]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اقعاء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے۔

(۵۳۳۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا. وَفِیْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ : اَكْلًا حَثِيْثًا. [راجع:۵۳۳۱]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

بَابُ نَهْيِ الْاٰكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِیْ لُقْمَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهٖ .

باب: اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو لقمے کھانے کی ممانعت کے بیان میں۔

(۵۳۳۳) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ ـ قَالَ ـ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ فَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ: لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ : لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَعْنِی الْاِسْتِئْذَانَ .

جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ ہم کو کھجوریں کھلاتے' ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا: دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے۔ شعبہ نے کہا: یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

[بخاری: ۲۴۵۵، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۵۴۴۶؛ ابوداود: ۳۸۳۴؛ ترمذی: ۱۸۱٤؛ ابن ماجہ: ۳۳۳۱]

فائدہ: دو لقمے یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے۔ اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھ جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصراً)

(۵۳۳٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهٗ: وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ. [راجع:۵۳۳۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٣٥) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ. [راجع: ٥٣٣٣]

جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي إِدْخَالِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ .

باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔

(٥٣٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ)).

[ابوداود: ٣٨٣٠؛ ترمذي: ١٨١٥؛ ابن ماجه: ٣٣٢٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ اَوْ جَاعَ اَهْلُهُ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں۔'' دوبار یہی فرمایا یا تین بار۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ .

باب: مدینہ میں کھجور کی فضیلت۔

(٥٣٣٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٩) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)).

[بخاري: ٥٤٤٥، ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩؛ ابوداود: ٣٨٧٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٠) عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ . [راجع: ٥٣٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٤١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔"

بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا .

باب: کھمبی کی فضیلت اور اس کے ساتھ آنکھ کا علاج۔

(٥٣٤٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)).

[بخاري: ٤٤٧٨، ٤٦٣٩، ٥٧٠٨؛ ترمذي: ٢٠٦٧؛ ابن ماجه: ٣٤٥٤]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "کھمبی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ.

[راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھمبی اس من میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع:٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٤٨) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِیْلَةِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ.

باب: راک کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

(٥٣٤٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِی الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((عَلَیْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ: فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَاَنَّكَ رَعَیْتَ الْغَنَمَ قَالَ: ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا؟)) اَوْنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ. [بخاری: ٥٤٥٣، ٣٤٠٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں راک کے پھل کو اور راک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیاہ دیکھ کر چنو۔'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔ (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔''

فائدہ: کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے۔ بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ فَضِیْلَةِ الْخَلِّ وَالتَّاَدُّمِ بِهٖ.

باب: سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنے کے بیان میں۔

(٥٣٥٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِالْاِدَامُ الْخَلُّ)). [ترمذی: ١٨٤٠؛ ابن ماجه: ٣٣١٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا سالن ہے سرکہ۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٥١) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((نِعْمَ الْاُدُمُ)) وَلَمْ یَشُكَّ. [راجع: ٥٣٥٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ یَاْكُلُ بِهٖ وَیَقُوْلُ: ((نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے سالن مانگا۔ کہنے لگے: ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے سرکہ کے۔ آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے: ''سرکہ اچھا سالن ہے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ: ((مَا مِنْ اُدْمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ: ((فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدْمُ.)) قَالَ جَابِرٌ رضي الله عنه: فَمَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ: مَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رضي الله عنه.

[ابوداود: ٣٨٢١؛ نسائی: ٣٨٠٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر' پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ ﷺ کے پاس لائے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سالن نہیں ہے؟" لوگوں نے کہا: کچھ نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سرکہ تو اچھا سالن ہے۔" جابر نے کہا: اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی۔ جب سے میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَنِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: مَابَعْدَهٗ. [راجع:٥٣٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارٍ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ غَدَآءٍ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَتِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ مِنْ اُدْمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: ((هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدْمُ هُوَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے' پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کچھ کھانا ہے۔" لوگوں نے کہا: ہاں پھر تین روٹیاں آپ ﷺ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی لی' اس کو اپنے سامنے رکھا' پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا: "کچھ سالن ہے؟" لوگوں نے کہا: نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ.

باب: لہسن کھانا درست ہے۔

(٥٣٥٦) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلَةٍ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُوْمًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ)) قَالَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ.

کھانا آتا۔ آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ ﷺ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔'' میں نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

(۵۳۵۷) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

(۵۳۵۸) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ أَبُوْ أَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ: نَمْشِيْ فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِيْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((السُّفْلُ أَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا أَعْلُوْ سَقِيْفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلْوِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَإِذَا جِيْءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ أَوْمَا كَرِهْتَ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ.

ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اترے تو آپ ﷺ نیچے کے مکان میں رہے اور ابو ایوب ؓ اوپر کے درجہ میں تھے ایک بار ابو ایوب ؓ رات کو جاگے اور کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابو ایوب ؓ نے کہا: آپ ﷺ سے اوپر جانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیچے کا مکان آرام کا ہے۔'' (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضور ﷺ نیچے کے مکان میں رہتے ہیں)۔ ابو ایوب ؓ نے کہا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابو ایوب ؓ نیچے کے درجے میں آ رہے۔ ابو ایوب حضور ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ ﷺ کے پاس آتا (اور آپ ﷺ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب ؓ (آدمی سے) پوچھتے آپ ﷺ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایک بار ابو ایوب ؓ نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب ؓ نے پوچھا: آپ ﷺ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں۔ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابو ایوب ؓ گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔'' ابو ایوب ؓ نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابو ایوب ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی۔ اس واسطے آپ ﷺ نہ کھاتے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ . باب: مہمان کی خاطرداری کرنی چاہیے۔

(٥٣٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ. فَقَالَ: ((مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ قَالَ: فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْعَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ)).

[بخاری: ٣٧٩٨، ٤٨٨٩؛ ترمذی: ٣٣٠٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپ ﷺ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا۔ وہ بولی: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا، یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا' ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے پانی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔'' تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا: میں کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا: تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی: کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا: بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔''

فائدہ: ''آپ کو سوخت غیر کو لذت'' عربی میں اس کو ایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے۔ قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری ہے ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [٥٩/ الحشر: ٩] اور بچوں پر ایثار اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

(٥٣٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِيْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾. [٥٩/ الحشر: ٩]

[راجع: ٥٣٥٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ سوائے اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے، اس نے اپنی عورت سے کہا: بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔''

(٥٣٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس مہمان آیا، آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا، اس کی مہمانی کو۔ آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ : ((اَلَارَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلٰى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلَ الْاٰيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيْعٌ.

[راجع: ۵۳۵۹]

نے فرمایا: ”کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرے۔“ ایک انصاری بولا: جس کو ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر۔ اخیر حدیث تک۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۶۲) عَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا اِلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيْبَهُ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ: ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِيَ الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيْبِيْ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهُ وَيُصِيْبُ عِنْدَهُمْ مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ : قَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَجِيْءُ فَلَايَجِدُهُ فَيَدْعُوْ عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِيْ وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَاْسِيْ خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَايَجِيْئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ

مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ ہم کو اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے۔“ پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے، آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے، ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا، میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے یہ کہا کہ حضرت محمد ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ ﷺ کو اس گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا۔ اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا: خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا، تو نے حضور ﷺ کا حصہ پی لیا۔ اب وہ آئیں گے اور دودھ نہ پائیں گے پھر تجھ پر بددعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی میں ایک چادر اوڑھے تھا۔ جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے، انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر رسول اللہ ﷺ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي)) قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ!)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

[ترمذی:۲۷۱۹]

اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلائے اور پلا اس کو جو مجھے پلائے۔“ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہ کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آ گیا (اتنا زیادہ دودھ نکلا) اور اس کو میں لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دودھ پیجئے آپ ﷺ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اور پیجئے آپ ﷺ نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا حال ایسا ہوا میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا۔ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی دودھ پیتے۔“ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پروا نہیں جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

(۵۳۶۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:۵۶۲]

سلیمان بن مغیرہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۶۴) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِیُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَبَیْعٌ اَمْ عَطِیَّةٌ ـ اَوْ قَالَ ـ اَمْ هِبَةٌ)) قَالَ: لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ یُّشْوٰی قَالَ: وَاَیْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِیْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَلَهٗ قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَیْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَیْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَی الْبَعِیْرِ اَوْ كَمَا قَالَ.

[بخاری: ۲۲۱۶، ۲۶۱۸]

ہے؟'' تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا۔ کسی کے پاس ایسا ہی، پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے۔'' اس نے کہا: نہیں بیچتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ایک بکری اس سے خریدی، اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ ﷺ نے حکم دیا اس کا کلیجہ بھوننے کا۔ راوی نے کہا: قسم اللہ کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ ﷺ نے کچھ اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ ﷺ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر اور ایسا ہی کہا۔ (اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو کلیجے میں برکت دوسری بکری میں برکت)

○ ○ ○ ○

(۵۳۶۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) اَوْكَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثَةٍ قَالَ: فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ: وَامْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ: مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ اَوْ قَالَتْ: ضَیْفِكَ؟ وَقَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْئَ قَدْ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جائے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ ﷺ کے اہل وعیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا: ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا: شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمن نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی' پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے۔ ان کی بی بی نے کہا: تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا: مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ : فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَأْتُ وَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ: حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا ؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ: فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ: اِلَّا اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ.

[بخاري: ٦٠٢، ٣٥٨١، ٦١٤٠، ٦١٤١؛ ابوداود: ٣٢٧٠، ٣٢٧١]

انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔عبدالرحمٰن نے کہا: میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا، انہوں نے مجھ کو پکارا۔ اے سست مجہول یا احمق! تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا: کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابوبکر نے کہا: قسم اللہ کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی۔عبدالرحمٰن نے کہا: قسم اللہ کی ہم جو لقمہ کھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی عورت سے کہا: اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان رضی اللہ عنہا تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے۔ وہ بولی: قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے افسر بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

(٥٣٦٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَّنَا وَقَالَ: وَكَانَ اَبِيْ رضی اللہ عنہ يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ: فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ: فَاَبَوْا فَقَالُوْا: حَتّٰى يَجِيْئَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِيْدٌ وَاِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا، جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے، انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آئیں اور ہمارے ساتھ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچنے کا۔ انہوں نے نہ مانا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يُصِيبَنِيْ مِنْهُ أَذًى قَالَ: فَأَبَوْا فَلَمَّا جَآءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ: أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ: قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ: أَلَمْ آمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ: وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ إِلَّا جِئْتَ قَالَ: فَجِئْتُ قَالَ: فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَالِيْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَّطْعَمُوْا حَتّٰى تَجِيْئَ قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكُمْ أَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ: فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالُوْا: فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ: فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْأُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاكُمْ قَالَ: فَجِيْئَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ)) وَلَمْ تَبْلُغْنِيْ كَفَّارَةٌ.

[راجع:٥٣٦٥]

نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: میں تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہہ گیا تھا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے۔ انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میں سرک گیا۔ پھر کہا: اے نالائق! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آ۔ تب میں گیا اور میں نے کہا: قسم اللہ کی میرا قصور نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں سے پوچھیے میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا انہوں نے کہا: ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ رضی اللہ عنہ نہ آئیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی میں تو آج رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نہ کھائیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچھا ہے۔'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضروری ہے)

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ.

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔

(٥٣٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)).

[بخاري: ٥٣٩٢، ١٨٢٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٦٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)).

وَفِيْ رِوَايَةِ إِسْحَاقَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ . [ابن ماجه:٣٢٥٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔“

(٥٣٦٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٧٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ)). [ترمذی:١٨٢٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔“

(٥٣٧١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ فَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةِ وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً)). [راجع:٥٣٧٠]

وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ .

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

(٥٣٧٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ)). [ترمذی:١٨١٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعض نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں۔ ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی، تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے۔ بعض نے کہا: سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص، طمع، امید، فساد، حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ۔ انتھی مختصراً۔

(٥٣٧٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ . [ابن ماجه:٣٢٥٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(٥٣٧٤) عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِسْكِيْنًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : فَجَعَلَ يَأْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا قَالَ: لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)).

[بخاری:۵۳۹۳]

اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا: یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۳۷۵) عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

(۵۳۷۶) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ابْنَ عُمَرَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۷۷) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)). [ابن ماجہ:۳۲۵۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۷۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۷۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)).

[ترمذی:۱۸۱۹]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر آیا اور آپ ﷺ نے اس کی ضیافت کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، اس نے اس کا دودھ پیا، پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا يَعِيْبُ الطَّعَامَ.

باب کھانے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیے۔

(۵۳۸۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عَابَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ.

[بخاري: ٣٥٦٣، ٥٤٠٩؛ ابوداود: ٣٧٦٣؛ ترمذي: ٢٠٣١؛ ابن ماجه: ٣٢٥٩]

عیب نہیں کیا آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٨١) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٣٤٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٢) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[راجع: ٥٣٨٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ.

[ابن ماجه: ٣٢٥٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا۔ آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٥٣٨٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ .

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں۔

(٥٣٨٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَّذِیْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔“

(٥٣٨٦) عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: ((اَنَّ الَّذِیْ يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ .

[راجع: ٥٣٨٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے۔ شافعی رحمہ اللہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ (انتهى مختصرًا)

(٥٣٨٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ)).

[راجع: ٥٣٨٥]

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی پیے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْفِضَّةِ .

(٥٣٨٨) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِالْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ .

[بخاری: ١٢٣٩، ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤؛ ترمذی: ١٧٦٠، ٢٨٠٩؛ نسائی: ١٩٣٨، ٣٧٨٧، ٥٣٢٤؛ ابن ماجه: ٢١١٥، ٣٥٨٩]

معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے، میں براء بن عازب کے پاس گیا، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے: حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا، اور منع کیا سات باتوں سے، حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا اور سلام کو عام کرنے کا۔ اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش سے (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کپڑے ہیں)

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٩) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِالْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ: وَإِنْشَادِ الضَّالِّ. [راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پورا کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈھنے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٠) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ: إِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِيهَا فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

[راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩١) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٣٩٢) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ اِفْشَاءِ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ بَدَلَهَا : وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ : نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

[راجع:٥٣٨٨]

اشعت بن ابی شعثاء سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے اور اس میں سلام عام کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٣) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ: وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ. [راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهٗ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِىْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ : اِنِّىْ اُخْبِرُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّا يَسْقِيَنِىْ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَشْرَبُوْا فِىْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[بخاری: ٥٤٢٦، ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧؛ ابوداود: ٣٧٢٣؛ ترمذی: ١٨٧٨؛ ابن ماجہ:٣٥٩٠، ٣٤١٤]

عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مدائن میں۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں لایا۔ انہوں نے پھینک دیا اور کہا: میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیباج اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن“

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَهٗ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى الْحَدِيْثِ ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٦) عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَقُلْ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع:٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ.

[راجع: ٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٨) عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا: اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى. [راجع:٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا. [راجع:٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٠) عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٥٣٩٤]

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مت پہنو حریر اور دیباج کو مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ .

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٤٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا [لِلنَّاسِ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ)) ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَمْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں اور جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔'' بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے، آپ ﷺ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ﷺ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)) فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَّهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. [بخاری: ۸۸٦، ۲٦۱۲؛ ابوداود: ۱۰۷٦؛ نسائی: ۱۳۸۱]

ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں۔ البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا' ہدیہ دینا درست ہے۔

(۵۴۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ. [نسائی: ۵۳۱۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ: ((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ)) قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا)) وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ ﷺ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا: میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ ﷺ پہنا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔'' پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربندھن بنا دے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے' یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ ﷺ نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر) اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ ہی نے تو یہ جوڑا مجھے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ! مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا [إِلَيْكَ] لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ)).

بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنا دے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) قَالَ: فَلَبِثَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) أَوْ قُلْتَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ)).

[ابوداود: ١٠٧٧، ٤٠٤١؛ نسائی: ١٥٥٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا، انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا: "یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔" پھر آپ ﷺ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٥) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٤٠٤]

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

(٥٤٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِنْ دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) فَأُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کی اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیباج کا یا حریر کا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' آپ ﷺ اس کو خرید لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا' یہ جوڑا آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس کے باب میں فرمایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: "میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا)).

[بخاری: ٢١٠٤]

نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھائے (بیچ کر)۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ [بْنَ الْخَطَّابِ] رضی اللہ عنہ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا)).

[راجع: ٥٤٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ "میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِي الْاِسْتَبْرَقِ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَاغَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: رَاٰی عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰی رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا)).

[بخاری: ٦٠٨١؛ نسائی: ٥٣١٥]

یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا: مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا: میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیباج ہے اور سخت۔ سالم نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا اس شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ "میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ : اَرْسَلَتْنِيْ اَسْمَآءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ : اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الْاَبَدَ. وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) فَخِفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کا اور ماموں تھا عطاء کے لڑکے کا، اس نے کہا: مجھ کو اسماء نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو: ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں۔ دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) زین پوش کو۔ تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دھر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" تو مجھ ڈر ہوا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ. فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ. فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ: هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ: هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا.

[ابوداود: ٤٠٤٠؛ ترمذی: ٢٨١٧؛ ابن ماجه: ٢٨١٩، ٣٥٩٤]

کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش‘ تو خود عبداللہ رضی اللہ عنہ کا زین پوش ارجوانی ہے۔ یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے، پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے) اسماء نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات تک۔ جب وہ مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنی ریشم کی چار انگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے۔) (نووی رحمہ اللہ)

(٥٤١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ يَقُولُ: أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

[بخاری: ٥٨٣٤؛ نسائی: ٥٣٢٠]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہوا ے لوگو! مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے‘ وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے‘ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ انتهى مختصراً۔

(٥٤١١) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ! أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ بِمَا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.

ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربائیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو۔ (یعنی دو انگل حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[بخاري: ٥٨٢٨، ٥٨٢٩، ٥٨٣٠؛ ابوداود: ٤٠٤٢؛ نسائي: ٥٤٠٤؛ ابن ماجه: ٢٨٢٠، ٣٥٩٣]

○ ○ ○ ○

(٥٤١٢) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٣) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ فَجَآءَ نَاكِتَابُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا)) قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرُئِيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ. [راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے۔'' اور ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنے گھنڈیاں ہوتی ہے طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا۔ (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)

○ ○ ○ ○

(٥٤١٤) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٥) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: جَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ. قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ: فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِی الْاَعْلَامَ. [راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا امابعد رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر۔ تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ ﷺ کی نقش ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٦) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِیْ عُثْمَانَ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٧) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ. [ترمذي: ١٧٢١]

سوید بن غفلہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا: منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٨) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٤١٧]

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٤١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَبِسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَّنْزِعَهٗ فَأَرْسَلَ بِهٖ إِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ [لَهٗ] قَدْ أَوْشَكَ مَانَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! فَقَالَ: ((نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ)) عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَآءَهٗ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَبْكِيْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَالِيْ؟ فَقَالَ: ((إِنِّيْ لَمْ أُعْطِكَهٗ لِتَلْبَسَهٗ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ تَبِيْعُهٗ)) فَبَاعَهٗ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

[نسائی:٥٣١٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیباج کی قبا پہنی جو تحفہ میں آئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے یہ نکال ڈالی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ کو منع کیا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا مجھ کو دی۔ میرا کیا حال ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی۔ میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٠) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُلَّةٌ مِيَرَآءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((إِنِّيْ لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ)).

[ابوداود: ٤٠٤٣؛ نسائی: ٥٣١٣]

حضرت امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنادے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٤٢١) عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِيْ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَأَمَرَنِيْ. [راجع:٥٤٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٢) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) وَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ: بَيْنَ النِّسْوَةِ.

[راجع: ٥٤٢٠]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک روز دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر سربندھن بنادے تینوں فاطمہ کے۔'' (ایک فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی شان صاحبزادی، دوسری فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ، تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم اکیدر کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٤٢٣) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ: فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِیْ. [بخاری: ٢٦١٤، ٥٣٦٦، ٥٨٤٠]

امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ ﷺ کو غصہ میں پایا پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ: بَعَثْتَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ﷺ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔“

(٥٤٢٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ)). [ابن ماجه: ٣٥٨٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا“

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٦) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ)).

[بخاری: ٣٧٥، ٥٨٠١؛ نسائی: ٧٦٩]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں۔ آپ ﷺ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو۔ پھر فرمایا: ”یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٤٢٧]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهٖ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا.

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔

(٥٤٢٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہما فِی الْقُمُصِ الْحَرِيْرِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں۔ اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِی السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْوَجَعٍ كَانَ بِهِمَا. [بخاري: ٢٩١٩؛ ابوداود:٤٠٥٦؛ نسائی:٥٣٢٥، ٥٣٢٦؛ ابن ماجه:٣٥٩٢]

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٠) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فِی السَّفَرِ. [راجع:٥٤٢٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْرُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِی لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

[بخاري: ٢٩٢١، ٢٩٢٢، ٥٨٣٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٤٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہما شَكَوْا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ اَلْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِی قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِی غَزَاةٍ لَّهُمَا.

[بخاري: ٢٩٢٠؛ ترمذی: ١٧٢٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیض پہننے کی جہاد کے سفر میں۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے۔ مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ.

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے۔

(٥٤٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)). [نسائی:٥٣٣١]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٥) عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. [راجع: ٥٤٣٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٤٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((أَ[أُ]مُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟)) قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا قَالَ: ((بَلْ أَحْرِقْهُمَا)). [نسائي: ٥٣٣٢]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا: ''تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے۔'' میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلا دے ان کو۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علما ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی رحمہ اللہ نے باسناد صحیح شافعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کر و وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ (انتھیٰ مختصراً)۔

(٥٤٣٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ. [راجع:١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٨) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ. [راجع: ١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ. [راجع:١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قراءت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ .

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت۔

(٥٤٤٠) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْحِبَرَةُ. [بخاري: ٥٨١٢؛ ابوداود: ٤٠٦٠]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون سا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر۔ (جو کاڑی دار خط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٤٤١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ. [بخاري: ٥٨١٣؛ ترمذي: ١٧٨٧؛ نسائي: ٥٣٣٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعْرِ وَمَا فِيهِ اَعْلَامٌ.

باب: لباس میں تواضع اختیار کرنے اور سادہ اور موٹا کپڑا پہننے کے بیان میں۔

(٥٤٤٢) عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ : فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. [بخاری: ٣١٠٨، ٥٨١٨؛ ابوداود: ٤٠٣٦؛ ترمذی: ١٧٣٣؛ ابن ماجه: ٣٥٥١]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٣) عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ: فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيْثِهِ : اِزَارًا غَلِيظًا. [راجع: ٥٤٤٢]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہبند اور ایک کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٤) عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ : اِزَارًا غَلِيظًا. [راجع:٥٤٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں موٹا تہبند مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ. [ابوداود: ٤٠٣٢؛ ترمذی: ٢٨١٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٢٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک کمبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ. [ترمذی:٢٤٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ. [ترمذی:١٧٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آپ ﷺ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٤٤٨) عَنْ هِشَامٍ [بْنِ عُرْوَةَ] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ: يَنَامُ عَلَيْهِ. [ابوداود: ٤١٤٦؛ ابن ماجه: ٤١٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب: قالین یا سوزینوں کے جواز کا بیان۔

(٥٤٤٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ: ((اتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاری: ٥١٦١؛ ابوداود: ٤١٤٥؛ نسائی: ٣٣٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تو نے قالین بنائے ہیں۔'' میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب قریب ہوں گی۔'' (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جائیں گے۔) پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے)۔

(٥٤٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)) قَالَ جَابِرٌ: وَعِنْدَ امْرَأَتِيْ نَمَطٌ فَأَنَا أَقُوْلُ: نَحِّيْهِ عَنِّيْ وَتَقُوْلُ: قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاری: ٢٦٣١؛ ترمذی: ٢٧٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے پاس قالین ہیں۔'' میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب ہو جائیں گے۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بی بی کے پاس ایک قالین ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب قالین ہوں گی۔'' (تو جابر رضی اللہ عنہ اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

(٥٤٥١) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: فَأَدَعُهَا. [راجع: ٥٤٥٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ مَازَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ.

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے۔

(٥٤٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). [ابوداود: ٤١٤٢؛ نسائی: ٣٣٨٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بیوی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔''

فائدہ: یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ وَبَيَانِ حَدِّمَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ وَمَا يُسْتَحَبُّ.

باب: غرور سے (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی حرمت کے بیان میں اور اس کا بیان کہ کہاں تک کپڑا لٹکانا مستحب ہے۔

(٥٤٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)). [بخاری: ٥٧٨٣، ٥٧٩١؛ ترمذی: ١٧٣١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے گا غرور سے۔“

(٥٤٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٥٧٩١؛ ترمذی: ١٧٣١؛ نسائی: ٥٣٤٢؛ ابن ماجه: ٣٥٦٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٥٧٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاری: ٥٧٩١؛ نسائی: ٥٣٤٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثِيَابَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ: ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيْلَةَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا: تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچانا تو کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص اپنی ازار لٹکائے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

www.kitabosunnat.com

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

اس کی طرف نہ دیکھے گا۔"

(٥٤٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ أَبِي يُوْنُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُوْلُوْا: ((ثَوْبَهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما [قَالَ] وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ: يَقُوْلُ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکائے؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن۔"

(٥٤٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ! ارْفَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ! اپنی ازار اونچی کر۔" میں نے اٹھا لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اونچی کر۔" میں نے اور اونچی کی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا: کہاں تک اٹھائے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پنڈلی کے نصف تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٣) عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيْرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ: جَاءَ الْأَمِيْرُ جَاءَ الْأَمِيْرُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا)).

محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے۔ وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ بْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ ۸۱۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسبال یعنی لٹکانا ازار، قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے۔ لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیض اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ اِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ .

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

(٥٤٦٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ اِذْخُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسا یا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے۔" (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)

(٥٤٦٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ هٰذَا. [بخاری: ٥٧٨٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ .

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔

(٥٤٧٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. [بخاری: ٥٨٦٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نسائی: ٥٢٨٨، ٥٢٨٩]

(٥٤٧١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ. [راجع: ٥٤٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَاذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں۔ آپ ﷺ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔“ جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا: تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا: قسم اللہ کی! میں اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ! صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھالیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

(٥٤٧٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ إِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ: ((إِنِّيْ كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهٗ أَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى.

[بخاری: ٦٦٥١؛ نسائی: ٥٣٠٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ ﷺ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ ﷺ منبر پر بیٹھے آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا: ”میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا۔“ پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا: ”قسم اللہ تعالیٰ کی اب میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا۔“ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

(٥٤٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى.

[بخاری: ٥٨٦٥؛ نسائی: ٥٢٣٠، ٥٣٠٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

(٥٤٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی:١٧٤١]

○ ○ ○ ○

بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

باب: رسول اللہ ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اور بعد میں خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ نَقْشُهُ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهُ. [بخاری:٥٨٧٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔

فائدہ۔ جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(٥٤٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ وَقَالَ: ((لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ. [ابوداود: ٤٢١٩؛ نسائی: ٥٢٣١، ٥٣٠٣؛ ابن ماجه: ٣٦٣٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا ''محمد رسول اللہ'' اور فرمایا: ''کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرائے۔'' آپ ﷺ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ)). [بخاری:٥٨٧٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا ''محمد رسول اللہ'' اور لوگوں سے فرمایا: ''میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[نسائی: ٥٢٩٦؛ ابن ماجه: ٣٦٤٠]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ .

باب : نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانے کا بیان ۔ جب عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔

(٥٤٨٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالَ: قَالُوْا: اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُ وْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ: فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[بخاری: ٦٥، ٢٩٣٨، ٥٨٧٥، ٧١٦٢؛ نسائی: ٥٢١٦، ٥٢٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا۔ لوگوں نے کہا: روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا۔

الله
رسول
محمد

○ ○ ○ ○

(٥٤٨١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ . قَالَ : كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهٖ . [ترمذی: ٢٧١٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوائے عرب کے تمام اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا: عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی ۔ گویا میں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

(٥٤٨٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ: اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتِمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنَقَشَ فِيْهِ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا۔ لوگوں نے عرض کیا، یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آخر آپ ﷺ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا (الله رسول محمد)۔

بَابٌ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ .

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان۔

(٥٤٨٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ : فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خَوَاتِمَهُمْ . [بخاری:٥٨٦٨؛ ابو داؤد: ٤٢٢١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٨٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ. [بخاری:٥٨٦٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٨٥) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٤٨٤]

بَابٌ فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کا بیان اسکا نگینہ حبشی تھا۔

(٥٤٨٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا . [بخاری: ٥٨٦٨؛ ابو داود: ٤٢١٦؛ ترمذی:٨٢، ١٧٣٩؛ نسائی:٥٢١١، ٥٢١٢، ٥٢٩٢، ٥٢٩٤؛ ابن ماجه:٣٦٤١، ٣٦٤٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

(٥٤٨٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِيْنِهِ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ. [راجع:٥٤٨٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

(٥٤٨٨) عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى. [راجع:٥٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ مِنَ الْيَدِ .

باب: بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٨٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا .

باب: بڑی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

(٥٤٩٠) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا ـ لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ ـ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ: فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ .

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ ترمذی: ١٧٨٦؛ نسائی: ٥٣٩١، ٥٢٢٦، ٥٢٢٧، ٥٣٠١، ٥٣٠٢؛ ابن ماجه: ٣٦٤٨]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کون سی دو انگلیاں بتائیں (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطیٰ کو بتایا یا وسطیٰ اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے۔ انہوں نے کہا: قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے' اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاوں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے ارجوانی چادریں۔

(٥٤٩١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٢) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهٰى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٣) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا. [راجع: ٥٤٩٠]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف۔ (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا۔ البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا .

باب: جوتا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ [يَقُولُ] فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جوتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ)).

بہت پہنا کرو کیونکہ جوتے پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے۔(یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنٰى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

باب: پہلے داہنا جوتا پہننے اور پہلے بایاں اتارنے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

[بخاري: ٥٨٥٥، ٥٨٥٦؛ ابوداود: ٤١٣٦؛ ترمذي: ١٧٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے“ (ورنہ پاؤں میں موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٧) عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ أَنِّيْ أَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِتَهْتَدُوْا وَأَضِلَّ أَلَا وَإِنِّيْ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا)). [نسائي:٥٣٨٥]

ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا: تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تا کہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتا بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٤٩٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِىَ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَّحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِىْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِىْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِىْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)). [ابوداود: ٤١٣٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے۔" (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِىْ مَنْعِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى.

باب: چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان۔

(٥٥٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ.

[ابوداود: ٤٨٦٥؛ ترمذی: ٢٧٦٧؛ نسائی: ٥٣٥٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْشِ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِىْ اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پر چت لیٹ کر۔" (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت ﷺ سے یہ ثابت ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى)).

میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔"

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

[بخاری: ٤٧٥، ٥٩٦٩، ٦٢٨٧؛ ابوداود: ٤٨٦٦؛ ترمذی: ٢٧٦٥]

عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے سنا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں، ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٥٠٤]

زہری سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ .

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

(٥٥٠٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ. قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: يَعْنِي لِلرِّجَالِ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذی: ٢٨١٥؛ نسائی: ٢٧٠٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے۔ یعنی مردوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذی: ٢٨١٥؛ نسائی: ٢٧٠٥، ٢٧٠٦، ٥٢٧١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَحُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ .

باب: بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٥٠٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَجَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْيَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأُمِرَ بِهِ إِلٰى نِسَائِهِ قَالَ: ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ)).

[ابوداود: ٤٢٠٤؛ نسائی: ٥٠٩١]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوقحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ "بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔"

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)).

[ابو داود: ٤٢٠٤؛ نسائی: ٥٠٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ مُخَالَفَةِ الْيَهُوْدِ فِي الصَّبْغِ .

باب: رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں۔

(٥٥١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)). [بخاری: ٥٨٩٩؛ ابو داود: ٤٢٠٣؛ نسائی: ٥٠٨٧، ٥٢٥٦؛ ابن ماجه: ٣٦٢١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔“

فائدہ: اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات، لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ ہر ایک قوم کے لیے اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے۔ اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھادھند ان کی وضع اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابو قحافہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باپ تھے۔ ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے۔ اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں: خضاب کا ترک افضل ہے۔ اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے، اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان، حضرت حسن، حسین، عقبہ بن عامر، ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ انتھی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ صُوْرَةِ الْحَيَوَانِ وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ صُوْرَةٌ غَيْرَ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفُرْشِ وَنَحْوِهِ وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ اَوْ كَلْبٌ .

باب: جانور کی تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس کا بیان۔

(٥٥١١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ: وَاعَدَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيهَا فَجَاءَ تْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ : ((مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرٍ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟)) فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ ! مَادَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ .

جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلافی کرتے ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ۔“ انہوں نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی مجھ کو خبر نہیں، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔“ انہوں نے کہا: یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویر۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں، البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں۔ اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جائے یا کپڑے میں پہنی جائے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جائے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آئیں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علما صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے یہی قول ہے ثوری، مالک اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔ اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت ﷺ جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی مورت کی تخصیص نہیں ہے، اور بعض کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے، لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ان میں بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے۔ لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی۔ واللہ اعلم۔ انتہیٰ۔

(٥٥١٢) عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٣) عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج میں نے آپ ﷺ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آج رات کو ملیں گے، پھر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاللّٰهِ! مَا اَخْلَفَنِيْ)) قَالَ : فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ: ((قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

[ابو داود:٤١٥٧؛ نسائی:٤٢٩٤]

قسم اللہ کی۔'' میمونہ نے کہا: پھر سارا دن آپ ﷺ اسی طرح رہے۔ بعد اس کے آپ ﷺ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔'' انہوں نے کہا: ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا تصویر۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

فائدہ: کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا: جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا۔ وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ انتھی مختصراً۔

(٥٥١٤) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ)). [بخاری: ٣٢٢٥، ٣٣٢٢، ٤٠٠٢، ٥٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٠٤؛ نسائی: ٤٢٩٣، ٥٣٦٢، ٥٣٦٣؛ ابن ماجه: ٣٦٤٩]

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا تصویر ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥١٥) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاتَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ)). [راجع:٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٧) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ)).

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر تصویر ہو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ [بَعْدُ] فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُوْرَةٌ قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟ [بخاری:٣٢٢٦، ٥٩٥٨؛ ابوداود: ٤١٥٣، ٤١٥٤، ٤١٥٥؛ نسائی: ٤٣٦٥]

بسر نے کہا: زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا، جس پر تصویر تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے تصویر کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے تصویر کا) عبید اللہ نے کہا: تم نے ان سے نہیں سنا، انہوں نے یہ بھی کہا تھا: مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٨) عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ)).

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔“

قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ؟ قَالَ إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ. [راجع:٥٥١٧]

بسر نے کہا: پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے۔ ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا: ہاں! یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا: مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا: میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا: زید رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا۔

(٥٥١٩) عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ)). [راجع: ٥٥١٧]

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔“

(٥٥٢٠) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ)) فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: لَا وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِيْ غَزَاتِهِ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ

زید نے کہا: میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں۔ ایک بار آپ ﷺ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ ﷺ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اور کاٹ ڈالا اس کو۔ بعد اس کے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا۔“ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَطَعَهُ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ)) قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عیب نہیں کیا۔

فائدہ۔ اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا جمانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

(٥٥٢١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ: وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

[ترمذی: ٢٤٦٨؛ نسائی: ٥٣٦٨]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی۔ جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو نکال دے جب میں اندر آ کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٢) عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَزَادَ فِيْهِ ـيُرِيْدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى۔ فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَطْعِهِ. [راجع:٥٥٢١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِيْ فَنَزَعْتُهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا میں نے اسے توڑ ڈالا۔

(٥٥٢٤) عَنْ وَكِيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

[بخاری: ٦١٠٩؛ نسائی: ٥٣٧٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهٖ. [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمَا: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا: ((مِنْ)). [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَقُوْلُ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّي بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ.

[بخاری: ٥٩٥٤؛ نسائی: ٥٣٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ''عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیے بنائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ ((اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ: فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.)) [نسائی: ٧٦٠، ٥٣٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ ﷺ ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا: ''اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٥٥٢٩]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ .

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ ﷺ نے اس کو سرکا دیا۔ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَعَهُ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ: لٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ. يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ. [نسائی: ٥٣٧٠]

نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا: نہیں، لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَمَا ذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)).

[بخاری: ٢١٠٥، ٣٢٢٤، ٥١٨١، ٥٩٥٧، ٥٩٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے، میرا کیا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟'' میں نے کہا: اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٤) عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيْثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُوْنِ قَالَتْ: فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

[راجع: ٥٥٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ ﷺ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ ((الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جلا دو ان کو جن کو تم نے بنایا۔''

(٥٥٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاري: ٧٥٥٨؛ نسائي: ٥٣٧٦]

(٥٥٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ: ((اِنَّ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

[بخاري: ٥٩٥٠؛ نسائي: ٥٣٧٩]

(٥٥٣٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ.

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

[راجع: ٥٥٣٧]

(٥٥٣٩) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: هٰذَا تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى؟ فَقُلْتُ: لَا هٰذَا تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)). [راجع:٥٥٣٧]

مسلم بن صبیح سے روایت ہے' میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا: یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا: نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّيْ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ: اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ)) وَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. [بخاري: ٢٢٢٥]

سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے' ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ۔ وہ آ گیا۔ پھر انہوں نے کہا: پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا: میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جائے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تو نے ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٤١) عَنِ النَّضرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). [بخاری: ٢٢٢٥، ٥٩٦٣؛ نسائی: ٥٣٧٣]

نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا: میں مصور ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ، وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٢) عَنِ النَّضرِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٥٤١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٣) عَنْ اَبِي زُرْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيْهَا تَصَاوِيْرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْلِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)).

[بخاری: ٥٩٥٣، ٧٥٥٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا' وہاں تصویریں تھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ کون قصور وار ہو گا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٤) عَنْ اَبِي زُرْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِيْنَةِ لِسَعِيْدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ: فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)).

[بخاری: ٥٥٠٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا۔ وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا۔ اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَوْ تَصَاوِيْرُ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت۔

(٥٥٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَآئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَ لَا جَرَسٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو۔“ (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)

(٥٥٤٧) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[ترمذی: ١٧٠٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔“

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِيْ رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ .

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی۔ اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوائے تانت کے۔

(٥٥٤٩) عَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ : فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ : اُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں۔ تو آپ ﷺ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

[بخاری: ٣٠٠٥؛ ابوداود: ٢٥٥٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِيْ وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيْهِ .

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔

(٥٥٥٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِي الْوَجْهِ. [ترمذی: ۲۷۱۰]

○ ○ ○ ○

(٥٥٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٥٥٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔''

(٥٥٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: وَرَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ)) فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهٗ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا کہا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے۔'' (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے پٹھوں پر داغ دیا۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْاٰدَمِيِّ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ وَنَدْبِهٖ فِيْ نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ.

باب: سوائے آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے۔

(٥٥٥٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لِيْ: يَا اَنَسُ! انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

[بخاری: ٥٤٧٠، ٥٨٢٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ام سلیم نے بچہ جنا تو مجھ سے کہا: اے انس! اس بچہ کو دیکھا رہ کچھ کھانے نہ پائے جب تک تو اس کو صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تھے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے تھے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں کو اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

(٥٥٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَاِذَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا: اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے تھان میں تھے داغ لگا رہے تھے ان کے کانوں میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَنَّهُ قَالَ: فِيْ اٰذَانِهَا. [بخاری: ٥٥٤٢؛ ابوداود: ٢٥٦٣؛ ابن ماجه: ٣٥٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٦) عَنْ اَنَسٍ ﷺ يَقُوْلُ : دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ: اَحْسِبُهُ قَالَ: فِيْ اٰذَانِهَا. [راجع:٥٥٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں۔ آپ ﷺ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٥٥٥٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَاَيْتُ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ. [بخاری: ١٥٠٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ ﷺ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا نہ منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے۔ اِلّا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعض نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے۔ انتہٰی۔

(٥٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. [بخاری: ٥٩٢٠؛ ابوداود: ٤١٩٣؛ نسائی: ٥٠٦٥، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابن ماجه: ٣٦٣٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قزع سے۔ عبداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيْرَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ. [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦١) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِيْرَ فِي الْحَدِيْثِ . [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ وَاِعْطَاءِ الطَّرِيْقِ حَقَّهٗ.

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور حقوق کی ادائیگی کے بیان میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٦٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالَ: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' لوگوں نے عرض کیا: راہ کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بدنظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔''

[بخاری: ٢٤٦٥، ٦٢٢٩؛ ابوداود: ٤٨١٥؛ وانظر فی مسلم: ٥٦٤٨، ٥٦٤٩]

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٤) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٥٦٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ تَعَالٰی.

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا' گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا' دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے۔

(٥٥٦٥) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اِنَّ لِیَ ابْنَةً عُرَیِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے ہیں۔ کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔''

[بخاری: ٥٩٣٦، ٥٩٤١؛ نسائی: ٥١٠٩، ٥٢٦٥؛ ابن ماجه: ١٩٨٨]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٦٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيْعًا وَّشُعْبَةَ فِي حَدِيْثِهِمَا: فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا.

[راجع: ٥٥٦٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٧) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهَا.

[بخاری: ٥٩٣٥]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منع کیا اس کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوْا أَنْ يَّصِلُوْا فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

[بخاری: ٥٢٠٥، ٥٩٣٤؛ نسائی: ٥١١٢]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا' کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت ہے جوڑ لگانے والوں پر۔''

(٥٥٧٠) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ: ((لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

اس حدیث میں جوڑ لگوانے والیوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [بخاری: ٥٩٣٧؛ ابوداود: ٤١٦٨؛ ترمذی: ٢٧٨٣؛ نسائی: ٥١١١، ٥٢٦٤؛ ابن ماجہ: ١٩٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گدانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٥٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : وَمَالِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ : لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَ تْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : اَمَا لَوْكَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا. [بخاري: ٤٨٨٦، ٤٨٨٧، ٥٩٣١، ٥٩٣٩، ٥٩٤٣، ٥٩٤٤، ٥٩٤٨؛ ابوداود: ٤١٦٩؛ ترمذي: ٢٧٨٢؛ نسائي: ٥١١٤، ٥٢٦٧؛ ابن ماجه: ١٩٨٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کمسن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی وہ آئی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور بولی: مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے بعض بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جا دیکھ۔ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

(٥٥٧٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ : الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ. [راجع: ٥٥٧٣]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٥٧٥) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ. [راجع:٥٥٧٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [نسائی: ٥١١٥، ٥٢٦٨، ٥٢٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

(٥٥٧٨) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ)).

[بخاری: ٣٤٦٨، ٥٩٣٢؛ ابوداود: ٤١٦٧؛ ترمذی: ٢٧٨١؛ نسائی: ٥٢٦٠]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے: ''بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔'' (اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ: ((إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ)). [راجع:٥٥٧٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٨٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ.

[بخاری: ٣٤٨٨؛ نسائی: ٥١٠٧، ٥٢٦١، ٥٢٦٢، ٥٢٦٣]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا: میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوائے یہود کے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زور ہے'' (یعنی مکاری اور دغابازی)

○ ○ ○ ○

(٥٥٨١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ:

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زور ہے۔ قتادہ نے کہا: مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِيْ: مَا تُكَثِّرُبِهِ النِّسَآءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

[راجع: ٥٥٨٠]

بہت کر لیتی ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَآئِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ.

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں۔ آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں۔

(٥٥٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُّمِيلَاتٌ مَّآئِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَآئِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

[انظر فی مسلم: ٧١٩٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں ہیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک ہوتے ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی' خود بہکنے والی' ان کے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهٖ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ.

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کا ذکر کرنے کہنے کی ممانعت۔

(٥٥٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقُوْلُ: اِنَّ زَوْجِيْ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

[بخاری: ٥٢١٩؛ ابوداود: ٤٩٩٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک عورت نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میں (سوت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا جو اس نے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔''

(٥٥٨٤) عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس' اور کہنے لگی: میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

❖ ❖ ❖ ❖

(۵۵۸۵) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ.

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

(٥٥٨٦) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا بقیع میں اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس مسئلے میں علما کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت اس کو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ انتهى مختصراً

(٥٥٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)). [ابوداود: ٤٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٣٤؛ ابن ماجہ: ٣٧٢٨]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر نام تمہارے لیے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔''

فائدہ۔ اسی طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ' جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے' اور برے برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے' جیسے عبدالحسین، عبدالنبی، عبدالحسن، عبدالعلی، پیراں دتہ وغیرہ۔

(٥٥٨٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِيْ قَوْمِيْ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [بخاري: ٣١١٤، ٣١١٥، ٣٥٣٨، ٢١٨٧، ٦١٩٦]

پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کی قوم نے کہا اس سے: ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے'' (غنیمت کا مال یا زکوۃ اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)

(٥٥٨٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَسْتَأْمِرَهُ [قَالَ] فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ قَوْمِيْ أَبَوْا أَنْ يَكْنُوْنِيْ بِهِ حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا: ہم تیری کنیت رسول اللہ ﷺ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابومحمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لے۔ وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں قاسم ہو کر بھیجا گیا ہوں میں تقسیم کرتا ہوں تم میں اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٩٠) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ أَنَا أَبُوالْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ: ((وَلَا تَكْتَنُوْا)). [بخاري: ٥٥٥٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٢) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ:

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: ((اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا' اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا' وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کیا انصار نے' نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَّسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ ﷺ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: ((فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ)). [بخاری: ٦١٨٦، ٦١٨٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے۔''

(٥٥٩٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)) قَالَ عَمْرٌو: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ. [بخاری: ٣٥٣٩، ٦١٨٨؛ ابوداود: ٤٩٦٥؛ ابن ماجه: ٣٧٣٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٨) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِيْ فَقَالُوْا: اِنَّكُمْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم میں) پڑھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تَقْرَؤُونَ ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ [١٩/ مريم:٢٨] وَمُوْسٰى قَبْلَ عِيْسٰى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَآئِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ)). [ترمذی:٣١٥٥]

ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہے) جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' میں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيْحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهٖ.

باب: برے ناموں کے رکھنے کی کراہت کا بیان۔

(٥٥٩٩) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ.

[ابوداود: ٤٩٥٨، ٤٩٥٩؛ ترمذی: ٢٨٣٦؛ ابن ماجه: ٣٧٢٩]

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے افلح' رباح' یسار اور نافع۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسی کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے' کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

(٥٦٠٠) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)).

[راجع: ٥٥٩٩]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٠١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں، سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار' رباح اور نجیح (اس کے وہی معنی ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھو۔ اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے'' سمرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَيَقُوْلُ:لَا)) اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ.

[راجع:٥٥٩٩]

یہی چار نام فرمائے۔ تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

(٥٦٠٢) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهٖ وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ.

[راجع:٥٥٩٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٦٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهٗ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ یعلیٰ' برکت' افلح' یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ اِلٰى حَسَنٍ وَتَغْيِيْرِ اسْمِ بَرَّةَ اِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا.

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے اور برّہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٦٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: ((اَنْتِ جَمِيْلَةُ)) قَالَ ـ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِيْ ـ: عَنْ.

[ابو داود: ٤٩٥٢؛ ترمذی: ٢٨٣٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا عاصیہ تھا اور فرمایا: ''تو جمیلہ ہے۔'' (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوبصورت)۔

(٥٦٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. [ابن ماجه:٣٧٣٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(٥٦٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ ﷺ برا جانتے یہ کہنا کہ وہ برہ کے پاس سے نکل گیا (گویا نیکی کا چھوڑ نا ہے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كُرَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما .

[ابوداود: ۱۵۰۸]

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[بخاری: ٦١٩٢؛ ابن ماجه: ٣٧١٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا: اپنی آپ تعریف کرتی ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٨) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ. قَالَتْ : وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

[ابوداود: ٤٩٥٣]

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ ﷺ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ ﷺ نے زینب رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا : بِمَ نُسَمِّيهَا ؟ قَالَ: ((سَمُّوهَا زَيْنَبَ)). [راجع: ٥٦٠٨]

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے' میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت تعریف کروانی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔" لوگوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "زینب نام رکھو۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ أَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوكِ .

باب: شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان۔

(٥٦١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)) زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: ((لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ])) قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ : مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔" ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا: ملک الملوک کے معنی شہنشاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابْنُ حَنْبَلٍ : سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ ؟ فَقَالَ: أَوْضَعَ . [بخاري: ٦٢٠٥؛ ابوداود: ٤٩٦١؛ ترمذي: ٢٨٣٧]

فائدہ: ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے' باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان' قدوس' مہیمن' خالق الخلق وغیرہ۔ مترجم کہتا ہے: مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے درست نہیں' اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

(٥٦١١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ کے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيْكِ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ إِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَإِبْرَاهِيْمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور دوسری چیزوں کا بیان۔

(٥٦١٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهُ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟)) فَقُلْتُ : نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِيْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ. [ابوداود: ٤٩٥١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے پاس کھجور ہے۔'' میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو چند کھجوریں دیں۔ آپ ﷺ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اس کو چوسنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کو محبت ہے کھجور سے اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ بالا جماع سنت ہے اور بہتر ہے کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنی چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبداللہ نام رکھنا۔ انتهٰی مختصراً

(٥٦١٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ يَشْتَكِیْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِیْ؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: ((اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِیْ: اَبُوْطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم [فَاَتٰى بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم] وَبَعَثَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَمَعَهٗ شَیْءٌ)) قَالُوْا: نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ ثُمَّ حَنَّكَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ. [بخاری: ٥٤٧٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے، تو انہوں نے پوچھا: میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سلیم (ان کی بی بی انس رضی اللہ عنہ کی ماں) نے کہا: اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں۔ انہوں نے کھایا بعد اس کے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ بچہ کو دفن کر دو، پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ''یا اللہ برکت دے ان دونوں کو۔'' پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا: ''اس کے ساتھ کچھ ہے؟'' لوگوں نے کہا: کھجوریں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا، پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، انہوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھائیں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علما اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک لڑکا تھا، اشرف اس کا نام تھا جب میں باردوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا، میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور اللہ سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔ اشرف، احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٥٦١٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ. [راجع:٥٦١٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ یزید کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٦١٥) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ: وُلِدَ لِیْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ. [بخاری: ٥٤٦٧، ٦١٩٨]

اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

(٥٦١٦) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِيْ فِيْهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ. [بخاری: ٣٩٠٩، ٥٤٦٩]

عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے، اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں (جو مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) وہاں عبداللہ کو جنم دیا۔ پھر اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تاکہ آپ ﷺ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) آپ ﷺ نے عبداللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ ﷺ نے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا۔ اسماء نے کہا: پھر آپ ﷺ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کے لیے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کمسن تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٦١٧) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ. [راجع: ٥٦١٦]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا' پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی' تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا، پھر دعا کی ان کے لیے خیر و برکت کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٦١٨) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ.

[راجع: ٥٦١٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

[راجع: ٦٦٢]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے آپ ﷺ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

(٥٦٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

(٥٦٢١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيْنَ الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ: فُلَانٌ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

[بخاری: ٦١٩١]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید رضی اللہ عنہ (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ ﷺ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے حکم دیا' وہ بچہ آپ ﷺ کے ران پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ ﷺ کو خیال آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بچہ کہاں ہے؟" ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا نام کیا ہے۔" ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں اس کا نام منذر ہے۔" پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَكُنْيَةِ الصَّغِيْرِ.

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے۔

(٥٦٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ: اَحْسِبُهٗ قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے' میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کمسن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَطِيمًا قَالَ : فَكَانَ اِذَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ قَالَ : ((اَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ. [راجع: ١٥٠٠؛ وانظر: ٦٠١٧]

سمجھتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے: ''اے ابا عمیر! نغیر کہاں ہے؟'' (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَ اسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ.

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا۔

(٥٦٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بُنَيَّ)). [ابوداود: ٤٩٦٤]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے چھوٹے بیٹے میرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ: ((اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ)) قَالَ : قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَآءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٧١٢٢؛ ابن ماجه: ٤٠٧٣؛ وانظر في مسلم: ٧٣٧٨، ٧٣٧٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے رنج نہ دے گا۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔''

فائدہ: یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز تباہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جائے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

(٥٦٢٥) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيْرَةِ: ((اَيْ بُنَيَّ!)) اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ. [راجع: ٥٦٢٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ ﷺ نے بیٹا کہا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ.

باب: اذن چاہنے کے بیان میں۔

(٥٦٢٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْمَذْعُوْرًا قُلْنَا مَاشَاْنُكَ؟ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں۔ اتنے میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلوا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے

www.kitabosunnat.com

اٰتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَامَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قُلْتُ: اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ: فَاذْهَبْ بِهٖ.

جواب نہ دیا۔ میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا: تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ میں نے کہا: میں آپ کے پاس گیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے، پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کا) تو لوٹ جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لاؤ۔ نہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ شخص جائے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

[بخاري: ٦٢٤٥؛ ابوداود: ٥١٨٠]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے **السلام علیکم ادخل یا یدخل فلاں**۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جائے یا پھر اجازت مانگے۔ (انتهٰى مختصرًا)

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کمسن شخص کو بھی معلوم ہے، اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انتهٰى مختصرًا)

(٥٦٢٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ. [راجع: ٥٦٢٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا: میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَاَتٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ اُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔'' ابی رضی اللہ عنہ کہا: تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا: میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہ ملی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّيْ جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ : قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا.

کل میں آپ کے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔

فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ! فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا. [راجع:٥٦٢٦]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کمسن ہو۔ اٹھ اے ابوسعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتْبَعَهٗ فَرَدَّهٗ فَقَالَ: اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَاِلَّا فَلَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَتَانَا فَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)). قَالَ: فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ: فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ وَتَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دو بار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور واپس لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تجھ کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اجازت مانگنا تین بار ہے۔'' لوگ ہنسنے لگے، میں نے کہا: تمہارے پاس مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ گواہ موجود ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٣٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

[ترمذی:٢٦٩٠]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٦٣١) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : اَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ : اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ : لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْلَا فَعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ : خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.
[بخاري: ٢٠٦٢ ، ٧٣٥٣]

عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت مانگی۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا: ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو پھر وہ بلائے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہ ﷺ کا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں ایسا کروں گا۔ (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کمسن ہے۔ پھر ابوسعید رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بازاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٣٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ. [راجع:٥٦٣١]

ابن جریج اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے میں غافل رہا۔

(٥٦٣٣) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَبُوْمُوْسٰی رضی اللہ عنہ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَآءَ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰى مَارَدَّكَ؟ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ: لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تو کہا: السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے، انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی۔ پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابوموسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے۔ (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو ایسا میں کروں گا اور ضرور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ابوموسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِنْ وَجَدْتُمُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَآءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهُ قَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ؟ اَقَدْ وَجَدْتَ؟ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَدْلٌ قَالَ: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ.

[ابوداود: ٥١٨١]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابوموسیٰ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا۔ انہوں نے کہا: ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابوموسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعب نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے' اے خطاب کے بیٹے! تم عذاب مت بنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا اس کی زیادہ تحقیق کرنا (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں)

(٥٦٣٤) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ. [راجع: ٥٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا.

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے۔ میں ہوں کہنا مکروہ ہے۔

(٥٦٣٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: اَنَا قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَنَا اَنَا)). [بخاري: ٦٢٥٠؛ ابوداود: ٥١٨٧؛ ترمذي: ٢٧١١؛ ابن ماجه: ٣٧٠٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے پکارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہ کہتے ہوئے: ''میں تو میں بھی ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا اَنَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تو میں بھی ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع: ٥٦٣٥]

(٥٦٣٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ. [راجع:٥٦٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے یا تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِيْ بَيْتِ غَيْرِهٖ.

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے۔

(٥٦٣٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). [بخاری: ٥٩٢٤، ٦٢٤١، ٦٩٠١؛ ترمذی: ٢٧٠٩؛ نسائی: ٤٨٧٤]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ ﷺ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے، جب آپ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو نچتا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اذن اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ بچے۔'' (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). [راجع:٥٦٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ. [راجع:٥٦٣٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٤١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوراخ سے۔ آپ ﷺ ایک تیر یا کوئی تیر لے کر اٹھے میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگا دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٦٢٤٢، ٦٩٠٠؛ ابو داود: ٥١٧١]

(٥٦٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔''

فائدہ۔ یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(٥٦٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔''

[بخاری: ٦٩٠٢؛ نسائی: ٤٨٧٦]

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ.

باب: جو نظر دفعتاً پڑ جائے۔

(٥٦٤٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ.

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ ﷺ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

[ابو داود: ٢١٤٨؛ ترمذی: ٢٧٧٦]

فائدہ۔ یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانی چاہیے۔ البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا' علاج یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہی۔

(٥٦٤٥) عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یونس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[راجع: ٥٦٤٤]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ .

باب سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں۔

(٥٦٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

[بخاری: ٦٢٣٢، ٦٢٣٣؛ ابو داود: ٥١٩٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمة الله و بر کاتهٗ، پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمة الله پھر السلام علیکم فقط اور سلامٌ علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمة الله وبر کاتهٗ کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انتهٰى مختصرًا

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّ السَّلَامِ .

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

(٥٦٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: كُنَّا قُعُوْدًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ؟)) فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ:

عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب۔“ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کسی برے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ)).

حق ادا کرو وہ کیا ہے؟ آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی عورتوں کی طرف نظر بد نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔" (جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے)۔

(٥٦٤٨) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ.)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالُوْا: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

[راجع: ٥٥٦٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم بچو راہوں میں بیٹھنے سے۔" لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔" انہوں نے عرض کیا' راہ کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٩) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٥٦٤٨]

زید بن اسلم سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ .

باب: مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا۔

(٥٦٥٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)). قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاَسْنَدَهٗ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ.

[بخاری: ١٢٤٠؛ ابوداود: ٥٠٣٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر۔ سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِیْلَ: مَا هُنَّ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔" لوگوں نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تو مسلمان کو ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)).

کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے جب چھینکے اور الحمدللہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کو جا اور جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہ۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ .

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دے، اس کا بیان۔

(٥٦٥٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٢٥٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا: ((وَعَلَيْكُمْ)). [ابوداود: ٥٢٠٧]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''وعلیکم کہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: عَلَيْكَ)). [ترمذی: ١٦٠٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے: السام علیکم (یعنی تم مرو سام کے معنی موت ہے) تم کہو: علیك (یعنی تم مرو)

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٩٢٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا: قَالَ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی۔ (آپ ﷺ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا: السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا کہ تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا۔'' (بس اتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٦٩٢٧؛ ترمذی: ٢٧٠١]

ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٥٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

[بخاری: ٦٠٢٤، ٦٣٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واؤ کے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٨) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ ﷞: قُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً)) فَقَالَتْ: مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوْا؟ فَقَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ قَالُوْا؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). [ابن ماجه: ٣٦٩٨]

ام المؤمنین حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس چند یہودی آئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیکم'' حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: بل علیکم السام و الذام یعنی تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بدزبان مت ہو۔'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔''

(٥٦٥٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ ﷞ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْ يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)) وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع: ٥٦٥٨]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ ﷞ ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر کر عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ وَإِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ﴾ یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷜ يَقُوْلُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: ((بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا)).

جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت ہے' یہود کے چند لوگوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیکم'' حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا ان کا کہنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔'' (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٦٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ)).

[ترمذی: ١٦٠٢، ٢٦٨٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبادو تنگ راہ کی طرف۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کا بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پائے بلکہ ایک کونے میں تنگ راستہ میں چلے اگر مسلمان اس راہ پہ چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرادے یا دیوار کا دھکا پہنچا دے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداء ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عام علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا درست ہے اور یہ قول منقول ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی امامہ ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٦٦٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ: قَالَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: ((اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

[ابوداود: ٥٢٠٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ.

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے۔

(٥٦٦٣) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[بخاری: ٦٢٤٧؛ ترمذی: ٢٦٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٤) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٥٦٦٣]

سیار سے بھی یہ حدیث اس سند سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٥) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رضي الله عنه اَنَّهُ يَمْشِيْ مَعَ اَنَسٍ رضي الله عنه فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَمَرَّ

سیار سے روایت ہے، میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا ان پر اور انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . [راجع:٥٦٣٣]

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ .

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔

(٥٦٦٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ)).

[ابن ماجه: ١٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھائے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔“

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں کہ کام خدمت میں حرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

(٥٦٦٧) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع:٥٦٦٦]

حسن بن عبیداللہ اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَآءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ .

باب: عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔

(٥٦٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : خَرَجَتْ سَوْدَةُ رضی اللہ عنہا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَآءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! وَاللّٰهِ! مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: فَاُوْحِيَ اللّٰهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں موٹاپے میں۔ اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں۔ (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم! تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا، اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِيْ يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: ((اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ: يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ.

تھی، آپ ﷺ نے اس کو رکھا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔'' ہشام نے کہا: حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے۔

[بخاری: ١٤٧، ٤٧٩٥]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کی اجازت کے جا سکتی ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی ازواج سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تا کہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

(٥٦٦٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ: وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

[بخاری: ٥٢٣٧]

○ ○ ○ ○

(٥٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ: اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ [اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ] الْحِجَابَ. [بخاری: ١٤٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پائخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کہتے: اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیے۔ آپ ﷺ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت، وہ ایک لمبی عورت تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دی اور کہا: ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردے کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر پردے کا حکم اترا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [بخاری: ٦٢٤٠]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٦٧٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا! لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا محرم ہو۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ جیسے باپ' بھائی' چچا' ماموں' دادا وغیرہ۔

(٥٦٧٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)).

[بخاري: ٥٢٣٢، ١١٧١]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔'' ایک شخص انصاری بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر دیور جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے''۔

فائدہ: کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

(٥٦٧٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٦٧٤]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٦) عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ، وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ. [راجع: ٥٦٧٤]

ابن وہب نے کہا: سنا میں نے لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے' کہتے تھے: حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سوائے خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٧٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَدْ دَخَلَ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنه وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا، پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا: میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسماء کو اللہ نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ)).

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رَّاٰى خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ اَوْ مَحْرَمًا لَّهُ اَنْ يَقُوْلَ: هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهٖ.

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تا کہ اس کو بدگمانی نہ ہو۔

(٥٦٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَآءَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! هٰذِهٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ)).

[ابوداود: ٤٧١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا وہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلانے! یہ میری فلاں بی بی ہے۔'' وہ شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ ﷺ پر گمان کرنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے بدن میں ایسے پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے۔'' (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے تھے)۔

(٥٦٧٩) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَیٍّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیَ لِيَقْلِبَنِیْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِیْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِیَّ ﷺ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَیٍّ)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا)) اَوْ قَالَ: ((شَيْئًا)).

[بخاری: ٢٠٣٥، ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٣١٠١، ٣٢٨١، ٦٢١٩، ٧١٧١؛ ابوداود: ٢٤٧٠،

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ ﷺ کی زیارت کو آئی رات کو۔ میں نے آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو۔ آپ ﷺ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو، میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی ملے، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنبھل کر چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔'' (ام المومنین) وہ دونوں بولے: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی گمان کر سکتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٢٤٧١ ، ٤٩٩٤؛ابن ماجه: ١٧٧٩]

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو، لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ انتهى مختصراً۔

(٥٦٨٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((يَجْرِي)).

[راجع: ٥٦٧٩]

علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی ﷺ کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دھاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو، نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے۔'' اور اس میں ''پھرنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيْهَا وَالَّا وَرَآءَ هُمْ .

باب: جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے، نہیں تو پیچھے بیٹھے۔

(٥٦٨١) عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)).

[بخاري: ٦٦ ، ٤٧٤؛ ترمذي: ٢٧٢٤]

ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں، ایک نے تو ٹھکانا لیا اللہ کے پاس، اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٢) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے ہم معنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى. [راجع:٥٦٨١]

روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِيْ سَبَقَ إِلَيْهِ.

باب: کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٦٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے“۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے۔ مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے مستثنیٰ کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ بیٹھنا درست نہیں۔ انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جائے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

(٥٦٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو“۔

(٥٦٨٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِي الْحَدِيْثِ: ((وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

[بخاری: ٩١١؛ ترمذی: ٢٧٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا: جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهٖ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ. [ترمذی:٢٧٥٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ پھر آپ اس جگہ بیٹھے، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگر چہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید دل میں ناراض ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٨٧) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٥٦٨٦]

معمر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٦٨٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: افْسَحُوا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(٥٦٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم سے کھڑا ہو (کسی حاجت کے لیے) اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا پھر لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ.

باب: زنانہ مخنث، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے۔

(٥٦٩٠) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ: فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)).

[بخاري: ٤٣٢٤، ٥٢٣٥، ٥٨٨٧؛ ابوداود: ٤٩٢٩؛ ابن ماجه: ١٩٠٢، ٢٦١٤]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا: اے عبداللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے پاس اندر نہ آیا کرے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس مخنث کا نام ہیت یا ہیب تھا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی ہیں نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بنا دے یہ ملعون ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٦٩١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ: فَدَخَلَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ.)) قَالَتْ: فَحَجَبُوْهُ.

[ابو داود: ٤١٠٥، ٤١٠٦]

جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئے۔'' پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ.

باب: اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے۔

(٥٦٩٢) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَؤُنَتَهُ وَأَسُوْسُهُ وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُلِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ: وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَأْسِي وَهِيَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: ((إِخْ إِخْ)) لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهُ: قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

[بخاري: ٥٢٢٤، ٣١٥١]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا، نہ کوئی غلام تھا، نہ اور کچھ، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی ان کے گھوڑے چراتی اور سارا کام گھوڑے کا سائیسی بھی کرتی، اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اس کو، اور پانی بھی پلاتی، اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی، لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی محبت کی باتیں کرتیں تھیں۔ اسماء نے کہا: میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل دور تھا۔ (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے کئی صحابہ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا، کپڑے دھونا، جانوروں کی خدمت کرنا، آٹا گوندھنا، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں، لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں۔اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے، دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ ﷺ کی۔ کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں گویا آپ ﷺ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔انتھی مختصراً۔

(٥٦٩٣) عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوْسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهُ قَالَ: ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ: كَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّيْ مُؤْنَةً فَجَآءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ: اِنِّيْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبٰى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَآءَ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَالَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِيْ؟ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ: مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِيْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَبِيْعُ؟ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَثَمَنُهَا فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ هَبِيْهَا لِيْ فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

اسماء سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کے کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی، رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے، آپ ﷺ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی، اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا: اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمہاری دیوار کے سایے میں دکان کروں۔ میں نے کہا: تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوائے میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی زبیر کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا۔ وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیر نے کہا: یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٦٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)). [بخاری: ٦٢٨٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو سرگوشی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر''۔

فائدہ: یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعض نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے۔ لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٦٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ)). [بخاری: ٦٢٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو سرگوشی نہ کریں تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا''۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ)). [ابوداود: ٤٨٥١؛ ترمذی: ٢٨٢٥؛ ابن ماجه: ٣٧٧٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٨) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٥٦٩٧]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى.

باب: علاج، بیماری اور منتر کا بیان۔

(٥٦٩٩) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ ﷺ پر پڑھتے: بسم اللہ اخیر تک یعنی ''اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچائے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جائیں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے۔ برا ہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں اور بعض نے کہا کہ منتر کا ترک افضل ہے لیکن بہرحال یہ قول مختار نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٧٠٠) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اشْتَکَیْتَ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ.

[ترمذی: ٩٧٢؛ ابن ماجہ: ٣٥٢٣]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم بیمار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: بسم الله ارقيك اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

(٥٧٠١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْعَیْنُ حَقٌّ)). [بخاری: ٥٧٤٠، ٥٩٤٤؛ ابوداود: ٣٨٧٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٠٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعَیْنُ حَقٌّ وَّلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا)).

[ترمذی: ٢٠٦٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے۔'' (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) ''جب تم سے کہا جائے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔''

فائدہ۔ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: جمہور علما کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بدنظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لائیں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا پہنچا دھوئے، پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھوئے پھر داہنا پاؤں دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوئے یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوئے پھر اپنی تہہ بند کا اندر کا کنارا لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھوئے اور بعض نے کہا: اپنی شرمگاہ دھوئے پھر یہ پانی جس کو نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جائے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جائے۔ کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعض کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتهى مختصراً۔

بَابُ السِّحْرِ. باب: جادو کے بیان میں۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مازری نے کہا: اہل سنت اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعض نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ''وہ سیکھا جاتا ہے اور اس ... مرد اور عورت ... (البقرۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں...... اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو میں لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں اور ولی اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔ اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا انتہٰی مختصراً۔

(٥٧٠٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدِيٌّ مِنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ: حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْئَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ جَآءَ نِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ: فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ قَالَ: ((لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[ابن ماجه: ٣٥٤٥]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: ”عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا۔ اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا، اس نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا: اس پر جادو ہوا ہے؟ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا: لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے۔ وہ بولا، کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا: یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنوئیں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا۔ میں نے جو حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا' اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت ﷺ میرے پاس تھے' اپنی صحت کی اللہ سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا: یا حضرت! اس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ کو صحت دی۔ اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور وغل مچاؤں۔'' حضرت ﷺ پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت ﷺ کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہوا ان کے نزدیک بھی آپ ﷺ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفة الاخيار۔

(٥٧٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْهِ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ : اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[بخاری: ٥٧٦٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ السَّمِّ .

باب: زہر کا بیان۔

(٥٧٠٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ: ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ.)) قَالَ اَوْ قَالَ: ((عَلَيَّ)) قَالَ قَالُوْا : اَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ : فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

[بخاری: ٢٦١٧؛ ابوداؤد: ٤٥٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ ﷺ کے پاس لائی گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی: میں چاہتی تھی آپ ﷺ کا مار ڈالنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں۔'' (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' (یہ آپ ﷺ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آپ ﷺ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا: میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ ﷺ کے کوے میں پاتا۔

فائدہ۔ یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا۔ اس میں آپ ﷺ کے کئی معجزے ہیں، ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمادیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی معجزہ ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا' یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کی لڑائی میں مارا، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کردیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس خبیثہ عورت کو قتل کیا لعنة الله عليها (نووی رحمہ اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٧٠٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ.

[راجع: ٥٧٠٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ.

باب: بیمار پر منتر پڑھنا۔

(٥٧٠٧) عَنْ عَائِشَةَ ﷝ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ لِاَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَاجْعَلْنِيْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى)) قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ.

[بخاری: ٥٦٧٥، ٥٧٤٣، ٥٧٥٠]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب ہم سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے .... اَذْهِبِ الباس اخیر تک۔ یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ ﷺ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا: ''یا اللہ بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر۔'' (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ ﷺ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی۔ آپ ﷺ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلایا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٧٠٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ: مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ: مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ وَقَالَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ﷝ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٥٧٠٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٠٩) عَنْ عَائِشَةَ ﷝ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے: ''اَذْهِبِ الْبَاْسَ اخیر تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). [راجع: ٥٧٠٧]

(٥٧١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَالَهُ وَقَالَ: ((وَأَنْتَ الشَّافِي)). [راجع: ٥٧٠٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧١١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تھے ابی عوانہ اور جریر کی حدیث کی طرح۔

(٥٧١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ وَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ منتر پڑھا کرتے۔اذهب البأس رب الناس۔اخیر تک۔

(٥٧١٣) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ.

باب: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنے کے بیان میں۔

(٥٧١٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ: بِمُعَوِّذَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں وفات پائی تو میں آپ ﷺ پر پھونکتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی کیونکہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: دعا پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعض نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

(٥٧١٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ جب بیمار ہوتے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [بخاري: ٥٠١٦؛ ابوداود: ٣٩٠٢؛ ابن ماجه: ٣٥٢٩]

اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے۔ جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. [بخاري: ٤٤٣٩، ٥٧٣٥، ٥٧٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٧) عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﷺ عَنِ الرُّقْيَةِ؟ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ. [بخاري: ٥٧٤١]

ابن اسود عن ابیہ سے روایت ہے، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کے متعلق۔ انہوں نے کہا: اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٨) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ. [ابن ماجه: ٣٥١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٩) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا ـ وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ـ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى سَقِيمُنَا)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا)). [بخاري: ٥٧٤٥، ٥٧٤٦؛ ابوداود: ٣٨٩٥؛ ابن ماجه: ٣٥٢١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے: "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ — باب: نظر بد اور پھنسی، اور زہر وغیرہ کے دم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ.

کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.
[بخاری: ٥٧٣٨؛ ابن ماجه: ٣٥١٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے دم کرنے کا نظر بد سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٥٧٢٠]

مسعر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.
[راجع: ٥٧٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِي الرُّقٰى قَالَ: رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.
[ترمذی: ٢٠٥٦، ٢٠٥٧؛ ابن ماجه: ٣٥١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دم کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر بد کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَارِثٍ. [راجع: ٥٧٢٣]

رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے دم کی نظر بد اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاٰى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: ((بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوْا لَهَا)) يَعْنِيْ بِوَجْهِهَا صُفْرَةً. [بخاری: ٥٧٣٩]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو نظر لگی ہے اس کو دم کرو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاٰلِ حَزْمٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: ((مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ)) قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ: ((ارْقِيْهِمْ)) قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((ارْقِيْهِمْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی، حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں۔" اسماء نے کہا: نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی دم کر۔" میں نے ایک دم آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کر۔"

(٥٧٢٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِيْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں

www.kitabosunnat.com

عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ : لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَرْقِي؟ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)).

سے بچھو نے کاٹا۔ ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ میں منتر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے''۔

(٥٧٢٨) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَلَمْ يَقُلْ : أَرْقِي .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧٢٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)). [ابن ماجه: ٣٥١٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچائے۔''

(٥٧٣٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٧٢٩]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(٥٧٣١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا أَرٰى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)). [راجع: ٥٧٢٩]

اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ ﷺ کو بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

بَابٌ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.

باب: جس دم کے کلمات میں شرک نہ ہو اس کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٣٢) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ)). [ابوداود: ٣٨٨٦]

ہیں اس میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو''۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ.

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے۔

(٥٧٣٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ؟ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاَعْطٰى قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ: حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: ((وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ)).

[بخاري: ٢٢٧٦، ٥٧٣٦، ٥٧٤٩؛ ابوداود: ٣٤١٨، ٣٩٠٠؛ ترمذي: ٢٠٦٣، ٢٠٦٤؛ ابن ماجه: ٢١٥٦، ٢١٥٧]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے: تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے۔ ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا: ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ بکریوں کا دیا، اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں، پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا اور کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوائے سورۂ فاتحہ کے۔ آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے۔'' پھر فرمایا: ''وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگانا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٣٤) عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ. [راجع: ٥٧٣٣]

ابوبشر سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

(٥٧٣٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے۔ تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے۔ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے۔ پھر اس نے منتر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً؟ فَقَالَ: مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ)).

[بخاری: ۵۰۰۷؛ ابوداود: ۳۴۱۹]

کیا سورۂ فاتحہ کا، وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے، وہ بولا میں نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا: ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جائیں، پھر ہم آپ ﷺ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے، بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے۔ امام شافعی، مالک اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے۔ البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حصہ بھی لگاؤ یہ ان کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ ﷺ نے تبرعاً و مروتاً سب ساتھیوں کا اس میں حصہ کر دیا۔

(۵۷۳۶) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ. [راجع: ۵۷۳۵]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ.

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا۔

(۵۷۳۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)). [ابوداود: ۳۸۹۱؛ ترمذی: ۲۰۸۰؛ ابن ماجه: ۳۵۲۲]

عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو: بسم اللہ تین بار۔ اس کے بعد سات بار یہ کہو: -أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

باب: نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔

(۵۷۳۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ... عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ ... رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي.

رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک۔'' (نماز کے اندر ہی) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٣٩) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يُذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا.

حضرت عثمان بن ابی العاص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے پھر اسی طرح ذکر کیا اور سالم بن نوح کی حدیث میں تین بار کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٠) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي.

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

(٥٧٤١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے''۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہ مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علما کی دلیل یہ ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا، حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ انتہی۔

(٥٧٤٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِيهِ شِفَاءً)).

[بخاری: ٥٦٨٣، ٥٧٠٢، ٥٧٠٤، ٥٦٩٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا: میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ، کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بے شک اس میں شفا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٣) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فِي أَهْلِنَا

عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے، جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا) جابر رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهٖ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ: مَا تَشْتَكِي؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ: يَاغُلَامُ! ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ أَوْلَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ)). قَالَ: فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

[راجع: ٥٧٤٢]

پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا: ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے آ۔ وہ بولا: پچھنے والے کا کیا کام ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا: قسم اللہ کی مکھیاں مجھ کو ستائیں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا لگانا، دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا“ راوی نے کہا: پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو، تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی۔ اگر دموی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٧٤٤) عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ؓ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ.

[ابوداود: ٤١٠٥؛ ابن ماجه: ٣٤٨٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ابوطیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا: ابوطیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٥) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

[ابوداود: ٣٨٦٤؛ ابن ماجه: ٣٤٩٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا. [راجع: ٥٧٤٥]

حضرت اعمش سے روایت ہے اور اس میں رگ کاٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٧٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ أُبَيٌّ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلٰى أَكْحَلِهِ قَالَ: فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. [راجع: ٥٧٤٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابی بن کعب کو احزاب کی جنگ میں ایک تیر لگا تو انکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فِيْ أَكْحَلِهِ قَالَ: فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو الاکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کو تیر کے پھل سے اپنے ہاتھ سے' ان کا ہاتھ سوج گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. [راجع: ٢٨٨٥، ٤٠٤١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

(٥٧٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [بخاری: ٢٢٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مزدوری نہ رکھتے تھے (یعنی دے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

(٥٧٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٣٢٦٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه: ٣٤٧٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٥٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس حدیث میں پانی سے ٹھنڈا کرنے کی بجائے جہنم کی گرمی کو پانی سے بجھانے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه:٣٤٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

[ترمذي:٢٠٧٤]

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٧) عَنْ اَسْمَآءَ رضي الله عنها اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)) وَقَالَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). [بخاري:٥٧٢٤]

اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت بخار والی لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔" اور فرمایا: "بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَآءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.)) قَالَ اَبُو اَحْمَدَ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا [الإِسْنَادِ]. [راجع:٥٧٥٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٩) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاري: ٣٢٦٢، ٥٧٢٦؛ ترمذي: ٢٠٧٣؛ ابن ماجه: ٣٤٧٣]

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٧٦٠) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ. [راجع:٥٧٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث پر بعض ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھونے سے، اور اطبا متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ، فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے۔ کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طب سے ناواقف ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ .

(٥٧٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِي فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: ((لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

[بخاری: ٤٤٥٨، ٥٧٠٩، ٥٧١٠، ٥٧١١، ٦٨٨٦، ٦٨٩٧]

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ ﷺ کی بیماری میں، آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا: ”میرے منہ میں دوامت ڈالو“۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا: آپ ﷺ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔“ (یہ سزا دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ ﷺ کا حکم نہ مانا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ .

(٥٧٦٢) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَاشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ. [راجع: ٦٦٥، ٦٦٧]

(٥٧٦٣) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: ((عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)).

باب: عود ہندی کے ذریعے علاج کرنے کے بیان میں۔

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے، جو عکاشہ کی بہن تھیں۔ انہوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ایک بچے کو آپ ﷺ کے پاس لے گئی، جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) غدرہ کی بیماری میں (غدرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے۔ تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو۔ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجرکی) اور اس کی ناس غدرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے۔“

فائدہ: عود ہندی کو عربی میں قسط ہند کہتے ہیں اور ہندی میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر درد کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے۔ ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا تھا ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا، بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے اور چھائیں کو دور کرتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔ انتهٰى مختصراً۔

(٥٧٦٤) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مہاجرات کی پہلی عورتوں میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِيْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ۔ قَالَ يُوْنُسُ: أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ بِهِ عُذْرَةٌ۔ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)). [بخاري: ٥٦٩٢، ٥٧١٣؛ ابوداود: ٣٨٧٧؛ ابن ماجه: ٣٤٦٢]

تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چرغہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٦٥) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

عبیداللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔

باب: سیاہ دانے (کلونجی) سے علاج کا بیان۔

(٥٧٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ۔ [بخاري: ٥٦٨٨؛ ترمذي: ٢٠٤١؛ ابن ماجه: ٣٤٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوائے موت کے۔'' اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں: رائی مراد ہے اور بعض نے کہا: بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

(٥٧٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ: الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلْ: الشُّوْنِيْزُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس حدیث میں کلونجی کا ذکر نہیں ہے صرف کالے دانے کا بیان ہوا ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٧٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ دَآءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ.

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے۔

(٥٧٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَامَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلتَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ)).

[بخاري: ٥٤١٧، ٥٦٨٩؛ ترمذي: ٢٠٣٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' جب ان کے گھر میں کوئی مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں، پھر چلی جاتیں، صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے، اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ.

باب: شہد کو بطور دوا استعمال کرنے کا بیان۔

(٥٧٧٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ [عَسَلًا] فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

[بخاري: ٥٦٨٤، ٥٧١٦؛ ترمذي: ٢٠٨٤]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا' میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلا دے۔'' اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا: شہد پلانے سے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا: میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔'' پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

فائدہ۔ شہد میں بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید میں اس کو ﴿شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے، یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(❁❁ گزشتہ سے پیوستہ) طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ مع زیادہ)

(٥٧٧١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٧٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا.

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان۔

(٥٧٧٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ [اَوْ عَذَابٌ] اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ)) وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ: ((لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ)). [بخاری: ٣٤٧٣، ٦٩٧٤؛ ترمذی: ١٠٦٥]

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا: تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔“

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم، درد، سوزش، خفقان اور قے لازم ہے۔ خلیل نے کہا: وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے۔ اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون نہ ہو وہاں جانا درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر۔ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا اور یہی مذہب صحیح ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔ مترجم کہتا ہے: طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی، اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ حکمانے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ ''کہہ دو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔'' عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

(۵۷۷۳) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا سَمِعْتُمْ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ.)) هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ. [راجع: ۵۷۷۲]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا۔ پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔''

○ ○ ○ ○

(۵۷۷۴) عَنْ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا)). [راجع: ۵۷۷۲]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۷۷۵) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا)). [راجع: ۵۷۷۲]

عامر بن سعد سے روایت ہے، ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا طاعون کے متعلق اسامہ نے کہا: میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٧٧٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧٧٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ أَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ)). [راجع: ٥٧٧٢]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔''

(٥٧٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

زہری اس سند کے ساتھ یونس کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٥٧٧٩) عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ أَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ لِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)). قَالَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوْا: غَائِبٌ فَقَالَ: فَلَقِيْتُ أَخَاهُ إِبْرٰهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا.)) قَالَ حَبِيْبٌ: فَقُلْتُ لِإِبْرٰهِيْمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [بخاری: ٥٧٦٧]

حبیب سے روایت ہے، ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا۔'' میں نے کہا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی۔ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا: وہ نہیں ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔'' حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم سے پوچھا: تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا: ہاں میں نے سنا۔

(٥٧٨٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ

شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس حدیث میں عطاء بن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ. [راجع: ٥٧٧٩]

یسار کا قصہ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨١) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہم قَالُوا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[راجع: ٥٧٧٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٢) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رضی اللہ عنہما جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٣) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ رضی اللہ عنہم فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے، جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین، اردن، دمشق، حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمودار ہوئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذِهِ الْوَبَاءِ قَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کا وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ: اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! ـ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ ـ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ انْصَرَفَ .

[بخاری: ۵۷۲۹؛ ابوداود: ۳۱۰۳]

نے مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہیں کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا۔ ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا: ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجیے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کروا دی لوگوں میں ۔ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تقدیر سے بھاگتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش یہ بات کوئی اور کہتا۔ (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ برا جانتے تھے ان کے خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا۔ (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں بلکہ اس کا فعل قابل تعریف ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا' توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب بلا آ جائے اس وقت صبر' سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

(۵۷۸۵) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ ... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذًا قَالَ: فَسَارَ حَتَّى أَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: هَذَا الْمَحَلُّ أَوْ قَالَ: هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى. [راجع:٥٧٨٤]

سے کہا: کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرادے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر اللہ چاہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ: عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.

[راجع: ٥٧٨٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) فَرَجَعَ عُمَرُ [بْنُ الْخَطَّابِ] رضي الله عنه مِنْ سَرْغَ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

[بخاری: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وبا سے بھاگ کر۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ وَلَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ.

باب: بیماری لگ جانا اور بدشگونی، ہامہ، صفر اور نوء غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں۔

(٥٧٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ.)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں، تو ایک گنوار بولا: یارسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا ؟ قَالَ: ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟)).

پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایات میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جائیں اور ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کی جس حدیث میں نفی کی ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے اور بعض نے کہا: دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو پیٹ کا ایک کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں۔ یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بیوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ انتہٰی مختصراً مع زیادۃ۔

(٥٧٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاري:٥٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)). [بخاري: ٥٧٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩١) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)).

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری نہیں لگتی“ اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس“۔

قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ: كَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: ((لَا عَدْوٰى)) وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰى مُصِحٍّ)) قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ -وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ- قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَا اَبَا اَبُو هُرَيْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا اٰخَرَقَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى)) فَاَبٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنْ يَّعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)) فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ: اَتَدْرِيْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ: لَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ اِنِّيْ قُلْتُ: اَبَيْتُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ: وَ لَعَمْرِيْ لَقَدْ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْنَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْاٰخَرَ.

چچازاد بھائی تھے ان سے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے، وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری نہیں لگتی'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔'' حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا۔ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابو سلمہ نے کہا: میری عمر کی قسم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر معلوم نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

فائدہ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ نہ لائے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر، لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جائے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سائب بن یزید اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کہ ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔

(٥٧٩٢) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ((لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

[راجع: ٥٧٨٩، ٥٧٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[بخاري: ٥٧٧٣]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَ لَا صَفَرَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیماری لگتی ہے، نہ ہامہ ہے، نہ نوء ہے، نہ صفر۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے جیسے ہند کے لوگ پچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض نے کہا: نوء سے چاند کی منزل مراد ہے۔غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا، بارش کا برسنا اللہ کی رحمت اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ میں گزر چکا۔

(٥٧٩٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔“

فائدہ۔جیسے عوام کہتے ہیں جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں، مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں، مار ڈالتے ہیں، یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔اور جنگل میں جو بعض وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے، اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر دکھائی دیتی ہے۔اور بعض نے کہا: حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آ کر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔واللہ اعلم (نووی مع زیادہ)

(٥٧٩٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوٰی وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔“

(٥٧٩٧) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ: اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ)) وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یَذْکُرُ: اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهٗ: وَلَا صَفَرَ: فَقَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ: الصَّفَرُ الْبَطْنُ وَقِیْلَ لِجَابِرٍ کَیْفَ؟ قَالَ: کَانَ یُقَالُ: [اِنَّهَا] دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ: وَلَمْ یُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ: هٰذِهِ الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغَوَّلُ.

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں“۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا، وہ کہتے تھے جابر نے و لا صفر کی تفسیر کی۔ابوالزبیر نے کہا: صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔جابر سے کہا گیا: کیونکر؟ انہوں نے کہا: لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ابوزبیر نے کہا: غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّیَرَةِ وَالْفَالِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْهِ الشُّؤْمُ.

باب: بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

(٥٧٩٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((الْکَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُکُمْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔“

○ ○ ○ ○

[بخاری: ٥٧٥٤، ٥٧٥٥]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٥٧٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَحَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٧٩٨]

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٠) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِيْ الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِيْ الْفَأْلُ)) قِيْلَ: وَمَا الْفَأْلُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ٥٧٧٦؛ ابن ماجه: ٣٥٣٨]

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ البتہ نیک فال مجھے پسند ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

فائدہ۔ شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سالم کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جائے گا یا کوئی کام ہو واجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

(٥٨٠٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)). [بخاري: ٥٠٩٣، ٥٧٧٢؛ ابوداود: ٣٩٢٢؛ ترمذي: ٢٨٢٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں، البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر میں گھوڑے میں اور عورت میں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٤]

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّوْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ: الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ. [بخاری: ٢٨٥٨؛ نسائی: ٣٥٧٠؛ ابن ماجه:١٩٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنْ يَكُ مِنَ الشُّوْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر شگون بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ: حَقٌّ. [راجع:٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ الشُّوْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ)). [راجع: ٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ)) يَعْنِي الشُّوْمَ. [بخاری: ٥٠٩٥، ٢٨٥٩؛ ابن ماجه: ١٩٩٤]

سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ)). [نسائی: ٣٥٧٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کچھ نحوست ہو تو زمین، غلام اور گھوڑے میں ہوگی“۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں، امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب بنا دیتا ہے ہلاکت کا۔ اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے۔ مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ اور بعض نے کہا: گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جائے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالائق ہو انتہیٰ مختصراً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ .

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

(٥٨١٣) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)).

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بعض کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔'' ہم نے کہا: ہم برا شگون لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی اپنا کام نہ چھوڑو۔''

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: عرب کی کہانت تین قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ کی باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ ﷺ کی نبوت سے موقوف ہوگئی۔ دوسری قسم یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتا دے اور یہ اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسری قسم نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں۔ عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے، اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٨١٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٨١٣]

○ ○ ○ ○

(٥٨١٥) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ)). [راجع:٥٨١٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔''

فائدہ۔ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جائے گی لیکن یہ اتفاقی ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں، اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعض نے کہا: پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی باتیں سب غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کا تھا وہ باقی نہ رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم، رمل، جفر اور ... پر اعتقاد رکھتے ہیں ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

(٥٨١٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ يَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ)).

[بخاري: ٥٧٦٢، ٦٢١٣، ٧٥٦١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨١٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسُوْا بِشَيْءٍ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)). [راجع: ٥٨١٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں۔'' (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨١٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٥٨١٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ معقل عن الزہری کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا۔'' انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے: آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں

www.kitabosunnat.com

وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ' قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [ترمذی: ٣٢٢٤]

تک تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم دیا تمہارے مالک نے' وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں''۔

(٥٨٢٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ: ((وَلٰكِنْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ ط﴾ [٣٤/ سبا: ٢٣] وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [راجع: ٥٨١٩]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٨٢١) عَنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)).

○ ○ ○ ○

صفیہ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے سنا' وہ کہتی تھیں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عراف کے پاس جائے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی''۔

فائدہ: معاذ اللہ نجومی کے پاس جانا اور کاہن اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ہمارے زمانے میں بعض بے وقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں اللہ کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُوْمِ وَنَحْوِهِ.

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان۔

(٥٨٢٢) عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ فِيْ وَفْدِثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)). [نسائی:٤١٩٣]

عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہلا بھیجا: ”تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔“

فائدہ۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا: میرا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جائے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جائے گا۔

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

سانپوں کے مارنے کا بیان

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا.

(٥٨٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.

(٥٨٢٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: الْأَبْتَرَ وَ ذُو الطُّفْيَتَيْنِ.

(٥٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَ الْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)). قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ أَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

[بخاری: ٣٣١٠، ٣٣١١، ٣٣١٣، ٤٠١٦؛ ابوداود: ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٤]

باب: سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں''۔ راوی نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہ جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے۔ ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا: منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَنُرَى ذٰلِكَ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے: ''سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں''۔ زہری نے کہا: شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو جو سانپ دیکھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سُمِّهِمَا واللّٰهُ اَعْلَمُ : قَالَ سَالِمٌ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ : فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِّنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّبِیْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَوْ اَبُوْا لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُهَا فَقَالَ: مَهْلًا يَا عَبْدَاللّٰهِ! فَقُلْتُ۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْنَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں ۔ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔انہوں نے کہا: ٹھہر اے عبداللہ! میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

[راجع: ٥٨٢٥]

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْر اَنَّ صَالِحًا حَتّٰى رَاٰنِیْ اَبُوْلُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ٣٢٩٥، ٣٢٩٧]

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٨) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِیْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَآنٍّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ: اَلْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ: لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُيُوْتِ.

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جائیں' اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کیچلی پائی، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا: مت مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے کا جو گھر میں ہوں۔

[راجع: ٥٨٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٩) عَنْ نَّافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْلُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِیُّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ.

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے، اس دن سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے موقوف کر دیا۔

[راجع: ٥٨٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٠) عَنْ نَّافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَالُبَابَةَ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

نافع رضی اللہ عنہ نے سنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے' وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.kitabosunnat.com

عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ. [راجع:٥٨٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥٨٣١) عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ. [راجع:٥٨٢٧]

ابولبابہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٢) عَنْ نَّافِعٍ ؓ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ ؓ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؓ جَالِسًا مَعَهٗ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَّهٗ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْلُبَابَةَ ؓ اَنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيْلَ: هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ . [راجع:٥٨٢٧]

نافع ؓ سے روایت ہے' ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری ؓ کا گھر قبا میں تھا' وہ مدینہ چلے آئے' ایک بار عبداللہ بن عمران کے سامنے بیٹھے تھے ایک روشن دان کھول رہے تھے، اچانک ایک سانپ نظر آیا۔ گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا۔ ابولبابہ ؓ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ ﷺ نے دم بریدہ اور دولکیروں والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٣) عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؓ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَّهٗ فَرَاٰى وَبِيْصَ جَانٍّ فَقَالَ : اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ ؓ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ. [راجع:٥٨٢٧]

نافع سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر ؓ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کیچلی دیکھی۔ تو لوگوں سے کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہ ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دولکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے)۔

(٥٨٣٤) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ ؓ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ ؓ وَ هُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ . [راجع:٥٨٢٧]

نافع سے روایت ہے' ابولبابہ عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس سے گزرے، وہ حضرت عمر ؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آگے آئے گا مارنا درست نہیں اور سوائے مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھروں کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کو یوں کہے: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا' پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

(٥٨٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً اِذْخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ: ((اقْتُلُوْهَا)) فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)) . [بخاری: ١٨٣٠، ٤٩٣١، ٤٩٣٤؛ نسائی: ٢٨٨٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ اتری تھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے، اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مار ڈالو اس کو۔'' ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٦) عَنِ الْاَعْمَشِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٨٣٥]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى . [راجع:٥٨٣٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ. [راجع:٥٨٣٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٩) عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ فِيْ بَيْتِهِ قَالَ : فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَ قْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ : اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ : كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ

ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابوالسائب نے کہا: میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا۔ منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا، میں دوڑا اس کے مارنے کو' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ : فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ)). فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ أَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ: فَجِئْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ: وَقُلْنَا لَهُ: ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوْا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

[أبوداود: ٥٢٥٦، ٥٢٥٧، ٥٢٥٩؛ ترمذی: ١٤٨٤]

اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنھوں نے دغا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اس شخص نے اپنے ہتھیار لیے جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے، اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو غیرت سے۔ عورت نے کہا: اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا تھا۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔'' پھر فرمایا: ''مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

(٥٨٤٠) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُوْ السَّائِبِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر۔ نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کر دو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثَلٰثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

○ ○ ○ ○

(٥٨٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوْا فَمَنْ رَّأَى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَالَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتائے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ.

باب: گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔

(٥٨٤٢) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. [بخاری:٢٣٠٧، ٣٣٥٩؛ نسائی: ٢٨٨٥؛ ابن ماجه: ٣٢٢٨]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٣) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيْكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيْبٌ مِّنْهُ.

[راجع: ٥٨٤٢]

ام شریک رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے گرگٹوں کو مارنے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٤) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. [ابوداود: ٥٢٦٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

(٥٨٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: ((الْفُوَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. [بخاری:٣٣٠٦؛ نسائی: ٢٨٨٦؛ ابن ماجه: ٣٢٣٠]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو ''فویسق کہا'' حرملہ نے کہا: میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ أَوَّلِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ)).

مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔"

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ)).

[ابو داود: ٥٢٦٣، ٥٢٦٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار اس سے کم۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً)).

[راجع: ٥٨٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں ہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا ذکر ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا۔ یا یوں کہو کہ بعض کو ستر کا ثواب ہوتا ہے، بعض کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے کا ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ.

باب: چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟)). [بخاری: ٣٠١٩؛ ابو داود: ٥٢٦٦؛ نسائی: ٤٣٦٩؛ ابن ماجہ: ٣٢٢٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا۔ انہوں نے حکم کیا چیونٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جائیں تو کیا بعید ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

(٥٨٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّانَمْلَةً وَّاحِدَةً)). [ابوداود:٥٢٦٥]

پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا۔ چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا، تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی، (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

(٥٨٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ علیہم السلام تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ.

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْحَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). [بخاری: ٣٤٨٢؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٧٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے مارنے کی وجہ سے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے اس کی سزا اور بڑھ گئی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[بخاری: ٣٣١٨؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٧٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذٰلِكَ . [انظر:٦٦٧٦]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عورت کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا((رَبَطَتْهَا))وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ((حَشَرَاتِ الْأَرْضِ)).

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس کی روایت میں ''رَبَطَتْهَا'' کے الفاظ اور معاویہ کی روایت میں ''حَشَرَاتِ الْأَرْضِ''

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا.

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا ؟ فَقَالَ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)). [بخاري: ٢٣٦٣، ٢٤٦٦، ٦٠٠٩؛ ابوداود: ٢٥٥٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ وہ شخص بولا: اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا، پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو ان جانوروں کے کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔'' (یعنی ہر حیوان بدلے میں کے جو موذی نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ بِمُوقِهَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ''ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی پیاس کی وجہ سے اس عورت نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَغُفِرَ لَهَا)).

موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔"

(٥٨٦١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَآئِيلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ)). [بخاری: ٣٤٦٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا"۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ.

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔

(٥٨٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)). [بخاري: ٦١٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

[بخاري: ٤٨٢٦، ٧٤٩١، ابوداود: ٥٢٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں۔ (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے: ہائے کم بختی زمانے کی! تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کم بختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کردوں گا۔''

(٥٨٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کم بختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر (زمانہ) ہے یہ مجاز فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے، یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی۔ معاذ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٨٦٦) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے“۔ (یعنی دہر کچھ نہیں کرسکتا کرنے والا اللہ ہی ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا.

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

فائدہ۔عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔کرم کے معنی بزرگی عزت اور مہربانی۔وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے،جب شراب حرام ہوئی تو آپ ﷺ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کردی، اس خیال سے یہ کہ نام شراب یاد نہ دلائے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جائے۔

(٥٨٦٧) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں“۔

(٥٨٦٨) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا:كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). [بخاری: ٦١٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت کہو کرم (انگور) کو اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٩) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ [الرَّجُلُ] الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٠) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٢) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا:الْحَبَلَةُ)) يَعْنِی الْعِنَبَ.

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنی انگور کو)“۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٨٧٣) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ)).

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو۔'' (انگور کو)

○ ○ ○ ○

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ.

باب: عبد یا امة یا مولیٰ یا سید، ان لفظوں کے بولنے کا بیان۔

(٥٨٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَاءِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے: میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امة یعنی میری بندی۔ تم سب لوگ اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت۔''

فائدہ: دوسری روایت میں ہے۔ غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں۔ ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی۔ اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کے اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعض نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا: امام حسن کو یہ میرا بیٹا سید ہے۔ اور فرمایا: اٹھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امة نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی اللہ ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہی مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبدالنبی یا عبدحسن یا عبدمحمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے غلام اور غلام حسن غلام حسین، غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے اس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مترادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں۔ پس یہ بہتر ہے کہ عبداللہ عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا پیغمبروں کے نام رکھے۔ جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم صالح لوط اور ہود وغیرہ۔

(٥٨٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِي)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ۔ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو۔ البتہ یوں کہے: میرا جوان اور نہ غلام یوں کہے: میرا رب یوں کہے میرا سید۔''

(٥٨٧٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا: ((وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ)). وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ]))۔

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے، اور مولیٰ کا اطلاق سوائے اللہ کے اوروں پر آیا ہے۔

(٥٨٧٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ)) وَقَالَ: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: رَبِّيْ وَلْيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ: فَتَايَ، فَتَاتِيْ، غُلَامِيْ))۔

[بخاري: ٢٥٥٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے: بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد، جوان عورت کہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ.

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا، مکروہ ہے۔

(٥٨٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ)) هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَذْكُرْ: ((لٰكِنْ))۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے: میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا۔“ (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا ہے اور ایک حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨٧٩) عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابومعاویہ سے اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

(٥٨٨٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ))۔

[بخاري: ٦١٨٠؛ ابو داود: ٤٩٧٨]

سہل بن حنیف سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس (جی) کاہل اور سست ہو گیا۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَاَنَّهُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيْبِ.

باب: بہتر خوشبو مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٨٨١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَصِیْرَةٌ تَمْشِیْ مَعَ امْرَاَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ فَمَرَّتْ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ فَلَمْ یَعْرِفُوْهَا)) فَقَالَتْ بِیَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ یَدَهُ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ' سو اس نے لکڑی کی دو جوتیاں؟ بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی، اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی، ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا'' شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

[ترمذی: ۹۹۱، ۹۹۲؛ نسائی: ۱۹۰٤، ٥١٣٤]

فائدہ۔ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور باب کا یہی مقصود ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع ناجائز ہے بالا جماع۔ اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جائے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل انڈے بچے اور دودھ کے ہے اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تا کہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو حرام ہے۔

(٥٨٨٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْیَبُ الطِّیْبِ. [راجع: ٥٨٨١]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ کیا جس نے اپنی انگوٹھی کو کستوری سے بھرا ہوا تھا اور کستوری سب عمدہ خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ)).

[ابو داود: ٤١٧٢؛ نسائی: ٥٢٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو خوشبو دار گھاس دی جائے یا خوشبو دار پھول دیا جائے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٤) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ یَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

نافع سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

بَابٌ فِيْ اِنْشَادِ الْأَشْعَارِ وَبَيَانِ أَشْعَرِ الْكَلِمَةِ وَذَمِّ الشِّعْرِ.

باب: شعر پڑھنے' بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٥٨٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ :((هِيْهِ)) فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. [ابن ماجه: ٣٧٥٨]

عمرو بن شرید سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ سے' وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن' آپ ﷺ نے فرمایا: "تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟" میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: "پڑھ۔" میں نے ایک بیت (شعر) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اور پڑھ۔" یہاں تک کہ میں نے سو بیتیں (اشعار) پڑھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٦) عَنِ الشَّرِيْدِ[قَالَ] اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٨٨٥]

شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٨٨٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ: ((اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهِ)). [راجع: ٥٨٨٥]

ترجمہ وہی ہے اور پہلے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعروں کو زیادہ پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

(٥٨٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَبِيْدٍ :أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)).

[بخاري: ٣٨٤١، ٦١٤٦، ٦٤٨٩؛ ترمذي: ٢٨٤٩؛ ابن ماجه: ٣٧٥٧]

تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوائے حق تعالیٰ کے ہر ایک شے لغو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ [أُمَيَّةُ] بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو صلت کا بیٹا امیہ اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا)۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((إِنْ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَّكَادَ [أُمَيَّةُ] ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. مَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: ((يَرِيْهِ)).

[بخاري: ٦١٥٥؛ ابن ماجه: ٣٧٥٩، ٣٧٦٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٤) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)).

سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی: ۲۸۵۲؛ ابن ماجه: ۳۷٦۰]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لئے کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علما نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگر اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا اس کا برا ہے اور آنحضرت ﷺ نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا آپ ﷺ نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپ ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہوگا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

(۵۸۹۵) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے' اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔''

بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ.

باب چوسر کھیلنا حرام ہے۔

(۵۸۹٦) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ)).

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔''

[ابو داود: ٤٩٣٩؛ ابن ماجه: ۳۷٦۳]

فائدہ۔ معاذ اللہ! چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو تب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

بَابٌ فِي كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَاَنَّهَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

باب: خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔

(٥٨٩٧) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا أُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

[بخاري: ٥٧٤٧، ٦٩٨٤، ٦٩٩٥، ٧٠٠٥، ٧٠٤٤؛ ابوداود: ٥٠٢١؛ ترمذي: ٢٢٧٧]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ ابوقتادہ سے ملا‘ ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے‘ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھوتھو کرے (بغیر تھوک کے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٨) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِيْ سَلَمَةَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا أُزَمَّلُ. [راجع:٥٨٩٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ابوسلمہ کی بات کہ میں خواب دیکھا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)). [راجع:٥٨٩٧]

اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے اس میں ابوسلمہ قول ذکر نہیں کیا گیا اور یونس راوی کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ”جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تھوکے تین بار اپنی بائیں جانب۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٠) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ [بِاللّٰهِ] مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ : اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَا اُبَالِيْهَا . [راجع: ٥٨٩٧]

پر بھاری ہوتا۔ جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پروانہ رہی۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٠١) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ : فَإِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِيْ سَلَمَةَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ((وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھوتھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٢) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَإِنْ رَاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ)). [راجع:٥٨٩٧]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا شیطان کی طرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہو اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

فائدہ: تاکہ عمدہ تعبیر بیان کرے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر کرے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

(٥٩٠٣) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: قَالَ : كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ: وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا: میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). [راجع:٥٨٩٧]

ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَّهُ قَالَ:((إِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٥٠٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٠٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا س سے پھر جائے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ)) قَالَ: ((وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ)) فَلَا اَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ.

[ابوداود: ٥٠١٩؛ ترمذی: ٢٢٧٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا قیامت قریب آ جائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سے سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے: ایک تو نیک خواب جو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے، دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے، تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔" ایوب نے کہا: میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے، اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعض نے کہا: مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطابی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا، اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کا پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے۔ انتهٰى مختصراً۔

(٥٩٠٦) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ : قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[ترمذی:۲۲۹۱]

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

[بخاری: ۷۰۱۷]

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۹) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[بخاری: ٦٩٨٨؛ ابوداود: ۵۰۱۸؛ ترمذی: ۲۲۷۱]

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه: ۳۸۹٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرٰى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے۔'' ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ ''نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔''

(۵۹۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۹۱٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا

یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْإِسْنَادِ.

○ ○ ○ ○

(٥٩١٥) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه:٣٨٩٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩١٧) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٥٩١٨) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ''نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ: ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ)).

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا۔

(٥٩١٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھی کو دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: ابو باقلانی نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے۔ لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ ﷺ کی داڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ ﷺ کو ایک ہی وقت دو مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ مازری نے کہا: حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ ﷺ کو مطابق آپ ﷺ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ ﷺ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق و باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(٥٩٢٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ)).

[بخاری: ٦٩٩٣، ٦٩٩٦؛ ابوداود: ٥٠٢٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

(٥٩٢١) وَقَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ:

ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِي فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ)). مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔“

فائدہ۔مراد وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے ملے گا۔یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا۔!ور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ ﷺ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہوگا مجھے دیکھے گا۔

(۵۹۲۲) عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا بِاِسْنَادَيْهِمَا سَوَآءً مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [راجع: ۵۹۲۱]

زہری کے بھتیجے نے بیان کیا اور مذکورہ دونوں حدیثوں کی اسناد کے مطابق یونس کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۳) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَّآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ فِيْ صُوْرَتِيْ)) وَقَالَ: ((اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ)). [ابن ماجه:۳۹۰۲]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کہ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِيْ.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنا لے۔“

بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

باب: شیطانی خواب بیان کرنے کی ممانعت۔

(۵۹۲۵) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِاَعْرَابِيٍّ جَآءَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ)). [ابن ماجه:۳۹۱۳]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔آپ ﷺ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا ”جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔“

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور بے ہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آئے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا' بیمار دیکھے تو شفا ہوگی' قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا' جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا' مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی' خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

(۵۹۲۶) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ: ((لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((لَا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ)). [ابن ماجه: ٣٩١٢]

رہا ہے۔ میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیل کھیلتا ہے خواب میں۔'' جابر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کے بعد آپ ﷺ خطبہ میں فرماتے تھے: ''کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلے خواب میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٢٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ: ((اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ((الشَّيْطَانَ)). [راجع: ٥٩٢٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا.

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان۔

(٥٩٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِاَبِي اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُعْبُرْهَا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ ﷺ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے' پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا' پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا، پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی پھر وہ جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کہہ۔'' ابوبکر نے کہا: وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعض کو بہت قرآن یاد ہے اور بعض کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں پھر اللہ آپ ﷺ کو اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُبِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُبِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَأَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)) قَالَ: فَوَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ أَخْطَأْتُ ؟ قَالَ: ((لَا تُقْسِمْ)).

[بخاری: ٧٠٤٦، ٧٠٠٠؛ ابوداود: ٣٢٦٧، ٣٢٦٩، ٤٦٣٣؛ ابن ماجہ: ٣٩١٨]

دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ ﷺ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح سے چڑھ جائے گا پھر ایک شخص اور تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جائیگا اور وہ بھی چڑھ جائے گا اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ تو نے غلط کہا۔'' ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت کھا۔''

فائدہ۔ اور غلطی بیان نہیں کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ ﷺ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ ﷺ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود آپ ﷺ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جوڑا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی لیکن حضور ﷺ نے اس کو پورا نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری ہے جب اس میں کوئی مفسدت نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدت ہوگی وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا نامناسب تھی۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٩٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّيْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [راجع:٥٩٢٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس، جب آپ ﷺ احد سے لوٹے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُوْلُ : عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا ہے کہ سند کے بیان کرنے میں راوی نے کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا اور کبھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ. [راجع:٥٩٢٨]

○ ○ ○ ○

(٥٩٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ: ((مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ)) قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٥٩٢٨]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے: ”جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا“ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)). [ابوداود:٥٠٢٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے۔ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔“

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(٥٩٣٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دے۔ میں نے بڑے کو دے دی۔“

(٥٩٣٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اِنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اِنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن، پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی، آگے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فَإِذَا هُوَ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَاهُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِىْ آتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ)).

[بخاری: ٣٦٢٢، ٣٩٨٧، ٤٠٨١، ٧٠٣٥، ٧٠٤١؛ابن ماجه:٣٩٢١]

کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔"

فائدہ- یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ ﷺ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء اللہ کے بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کے خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

(٥٩٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ، فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ قَالَ : لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَآ اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:((اِنَّكَ اُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَآ اُرِيْتُ)) فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا: اگر محمد ﷺ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا: "اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں گا اور میں اللہ کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ ﷺ کا صحیح ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔" پھر آپ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت محمد ﷺ نے کیا فرمایا: "تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے سونے کے دو کنگن دیکھے، وہ مجھ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ)) . [بخاری: ٣٦٢٠، ٤٣٧٣، ٧٤٦١؛ ترمذی: ٢٢٩٢]

برے معلوم ہوئے، خواب میں ہی مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار، میں نے پھونکا، وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں عنسی تھا صنعا والا اور دوسرا مسیلمہ تھا یمامہ والا۔"

فائدہ۔ صنعاء یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت محمد ﷺ کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ یعنی ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت محمد ﷺ کے سامنے میروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے۔ وہاں مسیلمہ کذاب حضرت محمد ﷺ کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا، لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فتح اسلام دکھا دی، صرف ان دو مردود سے دعویٰ نبوت ہوا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں تو اس کی تعبیر تنگ دستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے ہوئے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخیار)

(٥٩٣٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوَضَعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

[بخاری: ٧٠٣٦، ٤٣٧٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھاری لگے اور رنج ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا ہے' دوسرا یمامہ کا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا)) . [بخاری: ٨٤٥، ١٣٨٦، ١١٤٣، ٢٠٨٥، ٢٧٩١، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٩٦، ٧٠٤٧؛ ترمذی: ٢٢٩٤]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: "تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔"

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
فضیلتوں کا بیان	425
نبی ﷺ کے نسب مبارک کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنے کا بیان	425
اس بات کے بیان میں کہ ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں	425
نبی ﷺ کے معجزوں کا بیان	426
آپ ﷺ کا ذات باری پر توکل اور اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے بچانے کا بیان	429
رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال کا بیان	430
آپ ﷺ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اور نقصان دہ چیزوں سے ڈرانے کا بیان	431
آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان میں	433
اس بات کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ امت پر رحم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کی ہلاکت سے پہلے نبی کو بلا لیتا ہے	434
حوض کوثر کا بیان	434
نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بیان میں کہ فرشتوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر کفار سے قتال کیا ہے	442
آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان	442
آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان	443
آپ ﷺ کے حسن اخلاق کا بیان	443
آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان	445
نبی کریم ﷺ کی بچوں اور اہل وعیال پر شفقت، آپ ﷺ کی تواضع اور اس کے فضائل کا بیان	447
آپ ﷺ کی شرم وحیا کا بیان	448
آپ ﷺ کے تبسم اور حسن معاشرت کا بیان	449
آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان	449
آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ ﷺ کی تواضع	450
آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے	451
نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور نرمی کا بیان	452
آپ ﷺ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونے کا بیان	453
سردی کے دنوں میں وحی کے دوران آپ ﷺ کو پسینہ آنے کا بیان	454
آپ ﷺ کے بال مبارک، آپ ﷺ کی صفات اور آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان	455
آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے	455
نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان	456
آپ ﷺ کے منہ مبارک، آنکھوں اور ایڑھیوں کا بیان	457
نبی مکرم ﷺ کی سرخی مائل سفید رنگت کا بیان	457
آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان	457
مہر نبوت کا بیان	459
آپ ﷺ کی عمر مبارک اور اقامت مکہ ومدینہ کے بارے میں بیان	460
عمر کے کس حصے میں آپ ﷺ کا وصال ہوا؟	461
آپ ﷺ کی مکہ اور مدینہ میں اقامت کا بیان	461

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
آپ ﷺ کے اسمائے مبارک کا بیان	464
آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اللہ سے بہت ڈرتے تھے	465
رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے	465
بلاضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے	466
آپ ﷺ جو شرع کا حکم دیں اس پر عمل کرنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمائیں اس پر عمل کرنا واجب نہیں	470
آپ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی تمنا کرنے کا بیان	471
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	472
حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	473
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	476
حضرت یونس علیہ السلام کا بیان اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں	481
حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	482
حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان	482
حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان	483
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان	490
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے بیان میں	490
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان	495
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان	501
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان	505
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت	511
حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	515
ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت	517
سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت	518
اہل بیت کے فضائل	519
زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت	520
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی فضیلت	521
ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	522
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	524
ام زرع کی حدیث کا بیان	530
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت	534
ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	538
ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت	539
ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت	539
حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی فضیلت	540
ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت	540
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں	542
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	542
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی فضیلت	546
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	547
ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	548
جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	548
جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت	549
ابوذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	550
جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	556
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت	557
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	558
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت	559
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت	561
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت	564
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	568

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کی فضیلت	571
شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت	573
ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت	573
اشعری لوگوں کی فضیلت	575
ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	576
جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت	577
حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت	579
انصار کی فضیلت	579
انصار کے گھروں کا بیان	581
انصار کی صحبت اختیار کرنے کا بیان	583
نبی ﷺ کا دعا کرنا غفار اور اسلم قبیلے کے لیے	583
قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی کی فضیلت	584
بہتر لوگ کون ہیں	587
قریشی عورتوں کی فضیلت کا بیان	588
رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان	589
رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا	590
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کی فضیلت کا بیان	591
صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان	595
صحابہ کو برا کہنا حرام ہے	596
اویس قرنی کی فضیلت	597
مصر والوں کا بیان	599
عمان والوں کی فضیلت	600
ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان	600
فارس والوں کی فضیلت	602
آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ	603
نیکی، سلوک اور ادب کے مسائل	604
والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان دونوں سے کون زیادہ حقدار ہے	604
نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے	606
بدبخت ہے وہ انسان جو بڑھاپے میں والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے	609
ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت	609
بھلائی اور برائی کے معنی	610
ناتا توڑنا حرام ہے	611
حسد، بغض اور دشمنی کا حرام ہونا	613
بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے	614
بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور دھوکے بازی حرام ہے	614
مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے	615
کینہ رکھنے کی ممانعت	616
اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت	617
بیمار پرسی کا ثواب	617
مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب	619
ظلم کرنا حرام ہے	622
اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے	625

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا	626
گالی دینے کی ممانعت	627
عفو اور عاجزی کی فضیلت	627
غیبت حرام ہے	627
اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا	628
جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا	628
نرمی کی فضیلت	629
جانوروں وغیرہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان	630
جس پر آپ ﷺ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہو گی	632
دومنہ والے منافق کی مذمت	636
جھوٹ حرام ہے لیکن کسی حد تک درست ہے اس کا بیان	636
چغل خوری حرام ہے	637
جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے' سچائی کی فضیلت' جھوٹ کی مذمت	638
غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے	639
انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا	641
منہ پر مارنے کی ممانعت	641
جو شخص لوگوں کو ناحق ستائے اس کا عذاب	643
مجمع یا بازار میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے	644
کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت	645
راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب	646
جو جانور تکلیف نہ دے اس کو عذاب دینا حرام ہے جیسے بلی کو	647
غرور کرنا حرام ہے	647
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے	648
ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت	648
یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے	648
ہمسایہ کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک	649
ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا	650
اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے	650
نیک صحبت کا حکم اور بری مجلس سے بچنے کے بیان میں	650
بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت	651
جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے	652
جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بھی اس سے محبت رکھنے کا حکم کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں	654
روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں	655
آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے	655
نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے	657
تقدیر کے مسائل	659
انسان کا اپنی ماں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت اور اس کے رزق' عمر' عمل' شقاوت وسعادت لکھے جانے کے بیان میں	659
حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ	666
دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں	669
ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔	669
انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا	670
ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کے حکم کے بیان میں	671
عمر' روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے	674

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم	675
علم کے مسائل	677
قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے	677
بڑا جھگڑالو کون؟	678
یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان	678
تشدد کرنے والوں کے ہلاک ہونے کے بیان میں	679
آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا	679
جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے	683
ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل	685
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت	685
اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور اس کو یاد کرنے کی فضیلت	686
یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو	687
موت کی آرزو کرنا منع ہے کسی تکلیف کے آنے پر	688
جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے	689
اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت	691
دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے	692
ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت	693
آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے	694
لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت	695
قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت	698
اللہ سے مغفرت مانگنے کی فضیلت	700
توبہ کا بیان	700
آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے	700
دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان	702
بُری قضا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کا بیان	704
سوتے وقت کی دعا	705
دعاؤں کا بیان	709
دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا	713
مرغ کی آواز سن کر دعا مانگنا	715
سختی کی دعا	715
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کی فضیلت	716
پیٹھ پیچھے مسلمان کے لیے دعا کرنے کی فضیلت	717
کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر کرنا مستحب ہے	718
جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے	718
دل کو نرم کر دینے والی باتوں کا بیان	719
جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان	719
غار والوں کا قصہ	721
توبہ کے مسائل	724
توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں	724
استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں	727
ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان	728
اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کا بیان اور رحمت غصہ سے زیادہ ہے	729
بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی	733
اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان	735
نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان	736
خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی	739
مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے	741
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان	742
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
بیان	752
آپ ﷺ کی لونڈی کی براءت اور عصمت کا بیان	762
منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل	763
منافقوں کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں	763
قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان	770
آدم علیہ السلام اور مخلوقات کی پیدائش کا بیان	773
مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت والے دن زمین کی حالت کا بیان	773
اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں	774
نبی کریم ﷺ سے یہودیوں کا روح کے متعلق سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان روح کے بارے میں	775
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں ان کو عذاب نہیں کروں گا	776
آیت ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى﴾ کا شان نزول	777
دھوئیں کے بیان میں	778
شق القمر کا بیان	780
کافروں کا بیان	782
کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان	782
کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا	783
دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان	784
مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا	784
مومن اور کافر کی مثال	785
مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے	786
شیطان کا فساد مسلمانوں میں	788
کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے	790
عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا	792
وعظ میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان	793
جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان	795
جنت کی صفات کا بیان	795
جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا	796
اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا	797
اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو	797
ان لوگوں کے بیان میں کہ جنہیں اپنے گھر اور مال کے بدلے میں نبی ﷺ کا دیدار پیارا ہوگا	798
جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان	798
اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا ان کے چہرے چودہویں کی رات کے چاند کی طرح ہوں گے	799
جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام کی تسبیحات کا بیان	800
جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی	802
جنتیوں کی بیویوں اور ان کے خیموں کی شان کا بیان	802
جنت کی نہروں کا دنیا میں ہونے کا بیان	803
جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے	803
جہنم کا بیان اللہ ہم کو اس سے بچائے	804

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
اس بات کے بیان میں کے دوزخ میں ظالم ومتکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور ومسکین داخل ہوں گے	806
دنیا کے فنا اور حشر کا بیان	813
قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے	815
دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان	816
مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان	818
حساب کا بیان	824
موت کے وقت اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ نیک گمان رکھنا	825
فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان	826
فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج وماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں	826
بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر دھنسائے جانے کے بیان میں	827
فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں	829
دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں	831
اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا بیان	833
قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں	834
سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں	835
دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں	837
قسطنطنیہ کی فتح، خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے بیان میں	839
قیام قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں	840
خروج دجال کے وقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں	841
خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کی فتوحات ہونے کے بیان میں	843
ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی	844
زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں	846
قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان	846
مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا	846
قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان	848
قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس کی جگہ ہوتا	849
ابن صیاد کا بیان	856
دجال کا بیان	863
دجال کے وصف اور اس پر مدینہ کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں	871
دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں	873
خروج دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے کے بیان میں	873

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مضمون	صفحہ نمبر
دجال کے جاسوس کا بیان	876
دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان	881
فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت	882
قیامت کا قریب ہونا	883
صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا	885
دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان	886
دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں	886
قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے	899
بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان	900
مسجد بنانے کی فضیلت	900
مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب	901
ریا اور نمائش کی حُرمت	902
زبان کو روکنے کا بیان	903
جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب	903
انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے	904
چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت	904
متفرق حدیثوں کا بیان	906
چوہوں کے بیان میں اور وہ مسخ شدہ ہیں	906
اس بات کے بیان میں کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا	907
اس بات کے بیان میں کہ مومن کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے	907
بہت تعریف کرنے کی ممانعت	908
کوئی چیز بڑے کو دینے کے بیان میں	910
حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنا اور علم کو لکھنے کے بیان میں	910
اصحاب الاخدود کا قصہ	911
جابر کی لمبی حدیث اور قصہ ابی الیسر کا بیان	914
رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث	921
قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر	924
متفرق آیات کی تفسیر کے بیان میں	924
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”کیا وقت نہیں آیا ان کے لیے جو ایمان لائیں کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے“ کے بیان میں	931
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت“ کے بیان میں	932
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے۔“	932
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ لوگ جن میں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ۔“	933
سورۂ براءۃ، سورۂ انفال اور سورۂ حشر کے بیان میں	934
شراب کی حرمت کے بیان میں	934
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں۔“	935

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کا بیان

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ.

باب: نبی ﷺ کے نسب مبارک کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنے کا بیان۔

(۵۹۳۸) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَعِيلَ عليه السلام وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)).

[ترمذی: ۳۶۰۵، ۳۶۰۸]

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ فرماتے تھے: ''اللہ جل جلالہ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو (برابر) نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں۔ البتہ مُطّلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔

(۵۹۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلی میری قبر پھٹے گی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)). [ابو داود: ٤٦٧٣]

اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔"

فائدہ۔ اگرچہ آپ ﷺ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ ﷺ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا۔ اور سرداری آپ ﷺ کی بخوبی کھل جائے گی، اور یہ کلمہ آپ ﷺ نے فخر کی وجہ سے نہیں فرمایا، جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحیٰ ۹۳/ ۱۱] دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں، اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے۔ "پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو۔" اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، بعد اس کے آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے، چوتھے یہ کہ اس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو، پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفضیل نہیں ہے، بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی ﷺ کے معجزوں کا بیان۔

(٥٩٤١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. [بخاری: ٢٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹب لایا گیا پھیلا ہوا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ (٦٠) سے اسی (٨٠) آدمی تک نے وضو کیا ہوگا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

[بخاری: ١٦٩، ٣٥٧٣؛ ترمذی: ٣٦٣١؛ نسائی: 76]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا، پانی نہ ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا اس میں سے وضو کرنے کا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ۔ قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّهْ۔ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب زوراء میں تھے، اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا يَااَبَاحَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوْا زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحمزہ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تین سو آدمیوں کے تھے۔ (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

(٥٩٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِيَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهٗ اَوْ قَدْرَمَا يُوَارِيْ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَحَدِيْثِ هِشَامٍ. [بخاری:٣٥٧٢]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَازَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((عَصَرْتِيْهَا؟)) فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَازَالَ قَائِمًا.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام مالک رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر' پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک رضی اللہ عنہا اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک رضی اللہ عنہا نے (حرص کر کے) اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔''

(٥٩٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا مانگتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آدھا وسق جو دیے۔ (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو' پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اس کو نہ ماپتے تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے، اور وہ ایسا ہی رہتا۔'' (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٤٧) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی، اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے، پھر نکلے اس کے بعد تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، بعد اس کے فرمایا: ''تم کل اللہ چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جائے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ)) فَجِئْنَاهَا قَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ: وَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ: غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ- فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: ((يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا)). [راجع:١٦٣١]

اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں۔“ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم اس چشمے پر پہنچے، ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے، اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتے کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا: ”تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا۔“ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ ﷺ نے ان کو سنایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا۔“ (یہ بھی آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا، اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٨) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْرُصُوهَا)) فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ: ((أَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)). فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ

ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے، جو ایک عورت کا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے۔“ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے کہا: ”تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں، اگر اللہ چاہے۔“ پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج کی رات زور کی آندھی چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے۔“ پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا، اس کو ہوا اڑا لے گئی، اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سفید خچر تحفہ لایا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب لکھا اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَآ أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي [عَبْد] النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُوْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُوْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا اٰخِرًا فَقَالَ ((أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ)). [راجع:۳۳۷۱]

چادر تحفہ بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آپ ﷺ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا، کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا: پورا دس وسق نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے، اور جس کا جی چاہے ٹھہر جائے۔ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے۔'' (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں، (کیوں کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔'' پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا، یہ سن کر سعد نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۹۴۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .[راجع:۳۳۷۱]

عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے (اس روایت میں) آپ ﷺ کے اس فرمان تک ہے کہ ''انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے۔'' اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ والے واقعہ کا ذکر نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایلہ والوں کے لیے ان کا ملک لکھ دیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا۔

فائدہ: اس حدیث میں کئی معجزے ہیں۔ آپ ﷺ کے ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا، دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے، تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

بَابُ تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِصْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُ مِنَ النَّاسِ

باب: آپ ﷺ کا ذاتِ باری پر توکل اور اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے بچانے کا بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٥٩٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: غَزَوْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِيْ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِيْ يَدِهِ فَقَالَ لِيْ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ فَمَا هُوَ ذَا جَالِسٌ)) ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جہاد کو گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف۔ ہم نے آپ ﷺ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آپ ﷺ ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا، اس نے تلوار اتار لی، میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آ گئی۔ وہ بولا: اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ'' پھر دوسری بار اس نے یہی کہا، میں نے کہا ''اللہ'' یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ توکل، بہادری، استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے، یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں، پر امتحان کے وقت سٹی گم ہو جاتی ہے، میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعض نے زہر کھا لیا اور جان دی، لا حول ولا قوة، یہ حدیث بھی آپ ﷺ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے۔

(٥٩٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ ﷺ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے۔ ایک روز دوپہر کے وقت۔ پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٥٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع میں پہنچے۔ زہری کی حدیث کے مانند نقل کیا اور اس میں آپ ﷺ کے تعرض نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَابُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ.

ہیں اس کی مثال کا بیان۔

(۵۹۵۳) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهِ)). [بخاری:۷۹]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مثال اس کی جو اللہ نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم، ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر، اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا، اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا، اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا، اس نے اس پانی کو سمیٹ رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے، لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا چرایا (بخاری کی روایت میں زَرَعُوْا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے، نہ گھاس اگائے، (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا۔) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز سے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو قبول نہ کیا جس کو میں دے کر بھیجا گیا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں، اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں۔
قسم اول: جو پانی سے زندہ ہوتی ہے، گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے، لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، آپ بھی عمل کیا، لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔
دوسری قسم: وہ جو خود نہیں اگاتی، لیکن پانی روک رکھتی ہے، اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، لیکن اس کو اتنا فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے، خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔
تیسری قسم: چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے، یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہو، نہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلٰى اُمَّتِهِ وَمُبَالَغَتِهِ فِيْ تَحْذِيْرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ.

باب: آپ ﷺ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اور نقصان دہ چیزوں سے ڈرانے کا بیان۔

(۵۹۵۴) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ: يَاقَوْمِ! اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں واضح ڈرانے والا ہوں، سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے، اور آرام سے چلے گئے، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ)) . [بخاری:٦٤٨٢ ، ٧٢٨٣]

بعض نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی جگہ رہے، اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا، ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا، اور جھٹلایا سچے دین کو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا، اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(٥٩٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ)) . [ترمذی:٢٨٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے، جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گرے پڑتے ہو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں، اور حضور ﷺ کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں، جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے، پر افسوس کہ نادان حرص نہیں رکتے۔

(٥٩٥٦) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ابوالزناد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(٥٩٥٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے، اور وہ شخص ان کو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رکے اس میں گرنے لگے، میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں، اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ، اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٥٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، اور ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ ان کو روکنے لگا، اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں، انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهٖ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.

باب: آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان میں۔

(٥٩٥٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ يَقُوْلُوْنَ: مَارَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت۔ لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے: ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں۔'' (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٦٠) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا هَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَا وَضَعْتَ هٰهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کی زیبائش کی آرائش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے مکان والے سے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اینٹ میں ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٦١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ)) قَالَ: ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے۔ اور ان کی زیبائش کی آرائش کی اور مکمل کیا۔ مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب لوگ اس کے گرد گھومنے لگے۔ ان کو وہ عمارت پسند آئی وہ مکان والے سے کہنے لگے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی تو تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں یہ ہے کہ ''میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیا ہوں۔''

(٥٩٦٢) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور پہلے نبیوں کی مثال۔'' پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٩٦٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ)).

[بخاری:۳۵۳٤؛ ترمذی:۲۸٦٤]

اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اینٹ کی جگہ ہو میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٤) عَنْ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: بَدَلَ۔ اَتَمَّهَا۔ اَحْسَنَهَا.

سلیم سے انہی اسناد کے ساتھ اس کی مثل روایت ہے اور اس میں پو کی بجائے آرائش دیا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا.

باب: اس بات کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ امت پر کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کی ہلاکت پہلے نبی کو بلا لیتا ہے۔

(٥٩٦٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہ جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اور جب کسی امت کو چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس کے نبی کے سامنے' اور نبی ا تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

باب: حوض کوثر کا بیان۔

(٥٩٦٦) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاری:٦٥٨٩]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔'' (یعنی آگے تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا، اور تمہارے پلانے کا سامان در کروں گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں، اور ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے' یہاں تک کہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٩٦٧) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٩٦٦]

جندب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٨) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَهْلًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِّي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ)) قَالَ اَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ.

[بخاري: ٧٠٥٠، ٧٠٥١]

پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں، پھر وہ روک دیئے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٩) قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلَى اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ: ((اِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي)).

میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو جوانہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے، جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو۔ دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔''

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا، اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور بعض نے کہا: اس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی، یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا، بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٩٧٠) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ)).

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ یعقوب نے حدیث بیان کی۔

(٥٩٧١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَآؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَاُ بَعْدَهُ اَبَدًا)). [بخاري: ٦٥٧٩، ٦٥٩٣، ٧٠٤٨]

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (یعنی طول اور عرض یکساں ہے) اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے، اس پر جو آبخورے رکھے ہیں، ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو اس میں سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٢) قَالَ: وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِي فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ: اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ

عبداللہ نے کہا: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر رہوں گا، دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں، اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں' میری امت کے ہیں، جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کیے، اللہ کی قسم تمہارے بعد ذر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَابَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)). قَالَ: فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

نہ ٹھہرے، ایڑیوں پر لوٹ گئے۔'' (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں، جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے الگ ہو گئے، اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل نہ کیا، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو ستایا، اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے: یا اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: [يَقُولُ] وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ: ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ: أَيْ رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَاعَمِلُوا بَعْدَكَ مَازَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے: ''میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں اللہ کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے رب یہ میرے لوگ ہیں، اور میری امت کے لوگ ہیں، پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے''۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا، یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں، اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

(٥٩٧٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ: إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ: إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ: فِيمَ هَذَا؟ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سُحْقًا)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے لوگو!'' یہ سن کر میں نے لڑکی سے کہا: سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آئے پھر ہٹایا جائے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں؟ جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں) میں کہوں گا: تو دور ہو۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۵۹۷۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ- وَهِيَ تَمْتَشِطُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِهَا: كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيْثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کی آواز کو منبر پر، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں، انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا: بس کر۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۷۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِيَ الْآنَ وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا)). [بخاري: ۱۳٤٤، ۳۵۹٦، ٤۰٤۲، ٤۰۸۵، ٦٤۲٦، ٦۵۹۰؛ ابوداود: ۳۲۲۳، ۳۲۲٤؛ نسائي: ۱۹۵۳]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، اور گواہ ہوں گا اور قسم اللہ کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں، اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں یا زمین کی کنجیاں اور اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو، مسلمانوں نے حضرت ﷺ کے چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی، معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے لڑے، اور یزید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے۔ کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے۔ آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

ل خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔

(۵۹۷۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ: ((إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّيْ لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو، پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)).

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ اٰخِرَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع:٥٩٧٦]

عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آخری بار میرا دیکھنا تھا آپ ﷺ کو منبر پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَصْحَابِي اَصْحَابِي فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)). [بخاری:٦٥٧٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا، پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے' انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد''۔

(٥٩٧٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اَصْحَابِي اَصْحَابِي)). [راجع:٥٩٧٨]

اعمش نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں اَصْحَابِي اَصْحَابِي کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ: سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ. [بخاری:٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں عَنْ مُغِيْرَةَ کی جگہ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٨١) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيْرَةَ. [بخاری:٦٥٧٥]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش اور مغیرہ دو کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥٩٨٢) عَنْ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: ((الْاَوَانِي)) قَالَ: لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: ((تُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ)). [بخاری:٦٥٩١]

حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ۔'' (ایک مہینہ کی مسافت) مستورد نے کہا: تم نے آپ ﷺ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا، حارثہ نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ''تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔''

(٥٩٨٣) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَ ذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ. [راجع:٥٩٨٢]

حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ اسی طرح اپنے حوض کے بارے میں بیان فرماتے تھے۔ اور پھر حوض کی روایت مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی اور اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ)). [ابوداود:٤٧٤٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ''تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٥٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم
ـ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ
رُحَ)) وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى ((حَوْضِىْ)).
[بخاری:٦٥٧٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا۔ (جس کا فاصلہ) جرباء اور اذرح کے فاصلہ جتنا ہوگا۔" اور ابن مثنی کی روایت میں ((حَوْضِيْ)) "میرے حوض۔" کے الفاظ ہیں۔

٥٩٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ـادَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ: قَرْيَتَيْنِ
لشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِىْ حَدِيْثِ
ـنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: دو گاؤں ہیں شام میں، ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

○ ○ ○ ○

٥٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم
ـثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔

٥٩٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
ـ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ
ذْرُحَ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَرَدَهٗ
شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح، اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو وہاں آئے گا اور اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

٥٩٨٥) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ
ـلّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ: ((وَالَّذِىْ نَفْسُ
ـحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ
ـسَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا! فِى اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ
لْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ
يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ
الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ عَرْضُهٗ مِثْلُ
طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ)). [ترمذی:٦٤٤٥]

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا' اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے) اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پیئے پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے، جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے۔ (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے"۔

(٥٩٩٠) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ: ((اِنِّىْ لَبِعُقْرِ حَوْضِىْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ
الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَاىَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ
عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ: ((مِنْ مُقَامِىْ اِلٰى عَمَّانَ)).
وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ: ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لیے میں اپنی لکڑی سے ماروں گا۔ یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا"۔ (اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی، انہوں نے دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت میں ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ)).

مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے) پھر پوچھا گیا آپ ﷺ سے اس کا حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے یہاں سے عمان۔'' پھر پوچھا گیا: اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے، ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا''۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٩١) عَنْ قَتَادَةَ ﷺ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ)).

قتادہ نے ہشام سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر ہوں گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٩٢) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيْ عَوَانَةَ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ: انْظُرْلِيْ فِيْهِ فَنَظَرَلِيْ فِيْهِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ.

ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے حدیث حوض بیان کرتے ہیں۔ (محمد بن بشار کہتے ہیں) کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تو نے یہ حدیث ابوعوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے: (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا! وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کردی۔

(٥٩٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں اجنبی اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔''

(٥٩٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [بخاری:٢٣٦٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی۔

(٥٩٩٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَآءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [بخاری:٦٥٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن تعداد میں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٩٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوْا اِلَيَّ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَلَاَقُوْلَنَّ: اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَلَيُقَالَنَّ لِيْ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں ان کو دیکھ لوں گا، اور وہ میرے سامنے کر دیئے جائیں گے تو اٹکائے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[بخاری:٦٥٨٢]

"انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد"۔

(٥٩٩٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ: ((اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٩٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے"۔

(٥٩٩٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا: أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَعَمَّانَ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَوَانَةَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِيْ)). [ابن ماجه:٤٣٠٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ یوں کہا: جتنا مدینہ اور صنعاء ہے یا مدینہ اور عمان میں ہے۔ اور ابوعوانہ کی روایت میں لابتی حوضی کے الفاظ ہیں۔

(٦٠٠٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرٰى فِيْهِ أَبَارِيْقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [ابن ماجه:٤٣٠٥]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهٗ وَزَادَ: ((أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)).

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ زائد ہے کہ "وہ آسمان کے تاروں سے بھی زیادہ ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيْقَ فِيْهِ النُّجُوْمُ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر، اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٣) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ مَعَ غُلَامِيْ نَافِعٍ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)).

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔"

[راجع:٤٧١١]

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

باب: فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

٦٠٠٤ - عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام.

٦٠٠٤-سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ تھے (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

٦٠٠٥- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

٦٠٠٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرئیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فِي شُجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام وَتَقَدُّمِهِ لِلْحَرْبِ

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

٦٠٠٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ (لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا) قَالَ (وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ) قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ.

٦٠٠٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آ رہی تھی ادھر لوگ چلے، راہ میں رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٠٠٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). [بخاری: ٢٦٢٧، ٢٨٦٢، ٢٨٦٢، ٦٢١٢؛ ترمذی: ١٦٨٥، ١٦٨٦، ابو داؤد: ٤٩٨٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، اور فرمایا: ''ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا''۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ: لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا. [راجع: ٦٠٠٧]

شعبہ نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارے لیے ایک گھوڑا تھا' اس میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا ذکر نہیں ہے۔ حدیث خالد میں قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور خالد کی روایت میں عَنْ اَنَس کی جگہ سَمِعْتُ اَنَسًا ہے۔

بَابُ جُودِهِ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ علیہ السلام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [بخاری: ٦، ١٩٠٢، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧؛ نسائی: ٦٠٩٤]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے، اور سب وقتوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی، اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے، اخیر مہینہ تک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن سناتے جب جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال دینے میں۔'' (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٦٠٠٩]

زہری نے انہی اسناد کے تحت اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا بیان۔

(٦٠١١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَ سِنِينَ وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا.

زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ: لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک، اللہ کی قسم کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اف نہ کہا تھا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا، جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَ اللّٰهِ!

○ ○ ○ ○

(٦٠١٢) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه بِمِثْلِهِ. [بخاری:٦٠٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٦٠١٣) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدِمْكَ قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَ هٰكَذَا؟ [بخاری:٢٧٦٨، ٦٩١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس رضی اللہ عنہ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے گا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر اور حضر میں۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا: تو نے کیوں کی اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا: تو نے کیوں نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٤) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِيْ قَطُّ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ وَ لَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک۔ میں نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

(٦٠١٥) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((يَا أُنَيْسُ! أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم!

[ابو داود:٤٧٧٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں، آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آ کر میری گردن تھامی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انیس رضی اللہ عنہ (یہ تصغیر ہے انس رضی اللہ عنہ کی پیار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو وہاں گیا ہے جہاں میں نے حکم دیا تھا۔'' میں نے عرض کیا: جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ۔

(٦٠١٦) قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ أَوْلِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.؟

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نو برس تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو: کیوں نہیں کیا۔

(٦٠١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

[راجع:١٥٠٠]

زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ سَخَائِهٖ ﷺ

باب: آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: ((لَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ ﷺ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

(٦٠١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً.

[بخاری:٦٠٣٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٠) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ: يَا قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِى عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں ایک جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے، اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو، کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض نے سوائے زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انتهى مختصراً۔

(٦٠٢١) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِىْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، آپ ﷺ نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، اللہ کی قسم! محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص کا مسلمان ہونا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

فائدہ: بعض نسخوں میں فَمَا يُسْلِمُ کے بدلے "فَمَا يُمْسِىْ" ہے، یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ علیہ السلام کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا۔

(٦٠٢٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ

ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا، پھر آپ ﷺ سب مسلمانوں سمیت جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْطَانِيْ وَاِنَّهُ لَاَ بْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ. [ترمذی:٦٦٦]

نکلے، وہ حنین میں لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ کو سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے پھر سو دیئے، صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے دیا مجھ کو جو دیا، اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں برے تھے، آپ ﷺ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے، یہاں تک سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قَدْجَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْدَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ قَدْجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. [بخاری: ٢٢٩٦، ٢٥٩٨، ٢٦٨٣، ٣١٣٧، ٤٣٨٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آئے تو میں تجھ کو اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔'' (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ ﷺ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے، وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ ﷺ کے بعد۔ انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کے لیے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کچھ وعدہ کیا ہو۔ یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آئے۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لپ بھرا' پھر مجھ سے کہا: اس کو گن۔ میں نے گنا وہ پانچ سو نکلے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دوگنا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [راجع:٦٠٢٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جب نبی ﷺ وصال فرما گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا نبی اکرم ﷺ پر قرض ہو یا کسی سے آپ ﷺ نے وعدہ کیا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آئے۔ باقی روایت ابن عیینہ کی حدیث کی مانند بیان کی۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعُهُ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

باب: آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

٦٠٢٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ. فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي، إِبْرَاهِيْمَ" ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ، امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَيْفٍ. فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهُ. فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهِ. قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا. فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ! أَمْسِكْ. جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمْسَكَ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ. فَضَمَّهُ إِلَيْهِ. وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ. فَقَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: "تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ. وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا. وَاللّٰهِ! يَا إِبْرَاهِيْمُ! إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ".

٦٠٢٥- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا، پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا۔ آپ ایک روز چلے ابوسیف کے پاس، میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابوسیف کے گھر پر پہنچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابوسیف! ذرا ٹھہر جا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ ٹھہر گیا۔ آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انسؓ نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم اللہ کی اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں۔

٦٠٢٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ. فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ. فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ. وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا. فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ. ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ

٦٠٢٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس)۔ آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا۔ آپ بچے کو

(٦٠٢٥) ☆ معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ)).

میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو دائیاں ملی ہیں، جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی''۔

(٦٠٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا: نَعَمْ فَقَالُوْا: لٰكِنَّا وَاللهِ! لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ)). وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). [ابن ماجه:٣٦٦٥]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو۔ وہ بولے: ہاں۔ پھر بولے: قسم اللہ کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیا کروں اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). [ابوداود:٥٢١٨؛ ترمذی:١٩١١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولا: یا رسول اللہ ﷺ میرے دس بچے ہیں میں نے ان سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہ کرے گا (بچوں' یتیموں' عاجزوں اور ضعیفوں پر) اللہ بھی اس پر رحم نہ کرے گا''۔

(٦٠٢٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٣٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)). [بخاری:٦٠١٣، ٧٣٧٦]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٠٣١) عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ. [ترمذی:١٩٢٢]

جریر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے اعمش کی حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں۔

بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ ﷺ

باب: آپ ﷺ کی شرم وحیا کا بیان۔

(٦٠٣٢) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. [بخاری: ٣٥٦٢، ٦١٠٢، ابن ماجه: ٤١٨٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ ﷺ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: لیکن حیا کی وجہ سے آپ ﷺ زبان سے برا نہ کہتے، یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جزو ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٠٣٣) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا)). قَالَ عُثْمَانُ : حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ [إِلَى] الْكُوْفَةِ . [بخاری:٣٥٥٩، ٣٧٥٩، ٦٠٢٩، ٦٠٣٥؛ ترمذی: ١٩٧٥]

مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا تو کہا آپ ﷺ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں“۔

○ ○ ○ ○

فائدہ:حسن خلقت صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے، محبت رکھے، ان پر شفقت کرے، اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں، کبر اور غرور نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، مؤاخذہ اور غضب کو چھوڑ دے، طبری نے کہا: سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ انتہی۔

(٦٠٣٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٠٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ.

باب: آپ ﷺ کے تبسم اور حسن معاشرت کا بیان۔

(٦٠٣٥) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ [راجع:١٥٢٥]

سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ ﷺ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ ﷺ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ ﷺ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)۔

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ.

باب: آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔

(٦٠٣٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ)). [بخاری: ٦١٤٩، ٦١٦١، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩، ٦٢١٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا وہ حدی خوان خوش الحان (اچھی آواز والا) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! آہستہ آہستہ چل، اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک“۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ یہ غلام خوش آواز تھا، اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں، اور جلد چلتے ہیں اور عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی، اور بعض اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا، حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جائے، اس واسطے منع فرمایا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کی مثل ہے۔ اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا۔ یعنی سرود منتر ہے زنا کا۔

(٦٠٣٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِنَحْوِهِ. [راجع:٦٠٣٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(٦٠٣٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهِ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)). قَالَ: قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ: تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ. [راجع:٦٠٣٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا انکے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو۔“ (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) ابو قلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی۔ اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے ساتھ تھیں، اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو۔“

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ)) يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. [بخاري:٦٢١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”آہستہ چل اے انجشہ! مت توڑ شیشوں کو۔“ یعنی ناتواں عورتوں کو تکلیف مت دے۔

(٦٠٤١) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس میں گانے والے کی خوش آوازی کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ وَ تَبَرُّكِهِمْ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ.

باب: آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ ﷺ کی تواضع۔

(٦٠٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ وَرُبَّمَا جَاءُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ ﷺ کے پاس آتا، آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ﷺ ہاتھ ڈبو دیتے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

(٦٠٤٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ ﷺ کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ ﷺ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین میں سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ ﷺ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہیں، اور ان سے برکت لینا درست ہے، پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(٦٠٤٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ: ((يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. [ابوداود:٤٨١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہ کہہ سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے راہ میں ان سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

فائدہ۔ یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ ﷺ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی۔ اور جواب دے دیا، حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

بَابُ تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔

(٦٠٤٥) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

[بخاري:٣٥٦٠، ٦١٢٦؛ ابوداود:٤٧٨٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ ﷺ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٦) عَنْ مُحَمَّدٍ، فِيْ رِوَايَةِ فُضَيْلٍ، ابْنِ شِهَابٍ، وَفِيْ رِوَايَةِ جَرِيْرٍ: مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن سند میں راوی مختلف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [بخاري:٦٨٥٣]

ابن شہاب نے بھی مالک کی حدیث کے مطابق روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٠٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ ﷺ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

ہشام نے اسی سند کے ساتھ اس قول تک بیان کیا ہے کہ ((اَيْسَرَهُمَا)) آسان کام کو اختیار فرماتے۔ اور اس میں مَا بَعْدَہٗ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٦٠٥٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو نہ خادم کو، البتہ جہاد میں اللہ کی راہ میں مارا اور آپ ﷺ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کے حکم میں خلل ڈالا، تو اللہ کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا)۔

(٦٠٥١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. [ابن ماجه:١٩٨٤]

ہشام نے بھی انہی سندوں کے مطابق روایت کی ہے صرف کچھ کمی بیشی ہے۔

بَابُ طِيْبِ رِيْحِهٖ ﷺ وَلِيْنِ مَسِّهٖ.

باب: نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔

(٦٠٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا، سامنے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ خوشبو آپ ﷺ کے بدن کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ ﷺ خوشبو نہ لگائیں۔ اور اس پر آپ ﷺ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

(٦٠٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَسٌ: مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی، اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ ﷺ کے مبارک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

جسم میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَّ عَرَقَهٗ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَ لَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَ لَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے، جیسے کشتی جھکی جاتی ہے، زہری نے کہا: یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ ﷺ کی ہتھیلی نرم تھی، اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک میں تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ طِيْبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهٖ.

باب: آپ ﷺ کے پسینے کا خوشبو دار اور متبرک ہونے کا بیان۔

(٦٠٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ؟)) قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا، آپ ﷺ کو پسینہ آیا۔ میری ماں ایک شیشی لائی۔ آپ ﷺ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ کیا کر رہی ہے“۔ وہ بولی: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِيْ بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهٗ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے۔ وہ وہاں نہیں ہوتیں تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو رہے۔ وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں، یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعِينَ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: ((أَصَبْتِ)).

بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا: ”کیا کرتی ہے اے ام سلیم رضی اللہ عنہا۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے ٹھیک کیا۔“ (اوپر گزر چکا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٠٥٧) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي.

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں۔ آپ ﷺ اس پر سوتے اور آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا، تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کرتیں، اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ کیا کرتی ہے۔“ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ.

باب: سردی کے دنوں میں وحی کے دوران آپ ﷺ کو پسینہ آنے کا بیان۔

(٦٠٥٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر سردی کے دن میں وحی اترتی، آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُولُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ پر سختی ہوتی اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا۔ (دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تَرَبَّدَ کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے تَرَبَّدَ ہوتا ہے پھر سرخی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

❖ ❖ ❖ ❖

دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)۔

(٦٠٦١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُ وْسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصِفَاتِهِ وَحُلْيَتِهِ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. [بخاري:٣٥٥٨، ٣٩٤٤، ٥٩١٧؛ ابوداود:٤١٨٨؛ نسائي:٥٢٥٣؛ ابن ماجه: ٣٦٣٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے، (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں، تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا: مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا اس کو وحی سے، قاضی رحمہ اللہ نے کہا: لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہے، اب وہ جائز نہیں، اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو، نہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے، اور مانگ نکالنا افضل ہے، اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی، اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا، جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ آتا۔ انتهى مختصراً۔

(٦٠٦٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٠٦٢]

ابن شہاب نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(٦٠٦٤) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سیکیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ. [بخاری:۳۵۵۱، ۵۸٤۸؛ ابوداود:٤٠٧٢ ، ٤١٨٤؛ ترمذی:٢٨٠٠؛ نسائی: ٥٢٤٧، ٥٣٢٩]

کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں) میں نے کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٥) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ. قَالَ: أَبُو كُرَيْبٍ: لَهُ شَعَرٌ. [ابوداود: ٤١٨٣؛ ترمذی: ١٧٢٤، ٢٨٠٠، ٣٦٣٥؛ نسائی:٥٢٤٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے، اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٦) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ. [بخاری:٣٥٤٩]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ ﷺ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے، نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٧) عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. [بخاری:٥٩٠٥، ٥٩٠٦؛ نسائی: ٥٠٦٨؛ ابن ماجه:٣٦٣٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے۔ انہوں نے کہا میانہ تھے، نہ بہت گھونگریالے، نہ بالکل سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٨) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ. [بخاری:٥٩٠٣، ٥٩٠٤؛ نسائی:٥٢٥٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٩) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ. [ابو داود: ٤١٨٦؛ نسائی: ٥٢٤٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْنَيْهِ وَعَقِبَيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے منہ مبارک، آنکھوں اور ایڑھیوں کا بیان۔

(٦٠٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ: قُلْتُ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. [ترمذی:٣٦٤٦، ٣٦٤٧]

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے، ایڑیاں کم گوشت والی، سماک سے کہا شعبہ نے: ضلیع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا: اشکل العینین کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا: منہوس العقبین کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایڑی کم گوشت والی۔

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ.

باب: نبی مکرم ﷺ کی سرخی مائل سفید رنگت کا بیان۔

(٦٠٧١) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [ابوداود:٤٨٦٤]

جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل ؓ سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا انہوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔

امام مسلم ؒ نے کہا: ابوالطفیل ١٠٠ھ فوت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی فوت ہوئے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ وہ آخر تھے اصحاب کے، ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ٦٠٠ ہجری میں ظاہر ہوا یہ محض غلط اور جھوٹ ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے ١٠٠ برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

(٦٠٧٢) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ: فَقُلْتُ [لَهُ:] فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا. [راجع:٦٠٧١]

ابوالطفیل ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوائے میرے آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں کوئی نہیں رہا، جریری نے کہا: میں نے پوچھا تم نے دیکھا، آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے۔

بَابُ شَيْبِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان۔

(٦٠٧٣) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ [ابْنُ مَالِكٍ] هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

ابن سیرین سے روایت ہے، انس ؓ سے پوچھا گیا: کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاى مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ: كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [بخاری:۵۸۹۴]

گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۷۴) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَئَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَضَبَ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ فَقَالَ: كَانَ فِيْ لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَخْضِبُ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [راجع:۶۰۷۳]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا۔ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کے درجے کو نہیں پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے، ابن سیرین نے کہا: کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب کرتے تھے، انہوں نے کہا: ہاں حناء اور وسمہ سے۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۷۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَرَمِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيْلًا.

[راجع:۶۰۷۳]

ابن سیرین سے روایت ہے' میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۷۶) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ: لَمْ يَخْتَضِبْ وَ قَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا.

[بخاری: ۵۸۹۵؛ ابوداود: ۴۲۰۹]

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اگر میں چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے سفید بال گن لیتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا' البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے، اور عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۷۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ وَ فِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ. [نسائی:۵۱۰۲]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: سر اور داڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی داڑھی میں (جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے۔) کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۷۸) عَنِ الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

مثنی نے اس سند کے تحت بیان کیا ہے۔

(۶۰۷۹) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ.

انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال' انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

(۶۰۸۰) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلٰى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.
[بخاری: ۳۵۴۵؛ ابن ماجہ: ۳۶۲۸]

دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی داڑھی پر رکھ کر بتلائیں۔ لوگوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨١) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ [بخاری: ۳۵۴۳، ۳۵۴۴؛ ترمذی: ۲۸۲٦، ۲۸۲۷]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نیچے کا حصہ، غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ ﷺ کی، افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا، انا للہ و انا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٦٠٨٢) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُولُوا: أَبْيَضَ قَدْ شَابَ. [راجع: ٦٠٨١]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں أَبْيَضَ قَدْ شَابَ کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

(٦٠٨٣) عَنْ سِمَاكٍ [بْنِ حَرْبٍ] قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ. [نسائی: ٥١٢٩]

سماک سے روایت ہے، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا: آپ ﷺ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی نہ معلوم ہوتی۔ البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا یا نہیں، تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا، اور بعض کا قول یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور مختار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا، اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَصِفَتِهِ وَمَحَلِّهِ مِنْ جَسَدِهِ ﷺ

باب: مہر نبوت کا بیان۔

(٦٠٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ ﷺ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ ﷺ کی داڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا: آپ ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ ﷺ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

ملتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَماً فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٦) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سماک نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

(٦٠٨٧) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [بخاري:١٩٠، ٣٥٤٠، ٥٦٧٠، ٦٣٥٢؛ ترمذي:٣٦٤٣]

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور برکت کی دعا کی، پھر وضو کیا، میں نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا، میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جیسے گھنڈی مسہری کی، (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْتَغْفَرَلَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم نے کہا: میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ ﷺ نے انہوں نے کہا: ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [٤٧/محمد:١٩] (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چپنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ.

باب: آپ ﷺ کی عمر مبارک اور اقامت مکہ و مدینہ کے بارے میں بیان۔

(٦٠٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی، آپ ﷺ کے بال نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. [بخاری: ٣٥٤٧، ٣٥٤٨، ٥٩٠٠؛ ترمذی: ٣٦٢٣]

بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں' پھر آپ ﷺ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھالیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا، اور مکہ میں (نبوت) کے تیرہ سال تک رہے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعض نے کہا: تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں، آپ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے، پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

(٦٠٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ [بْنِ أَنَسٍ] وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ. [راجع: ٦٠٨٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ.

باب: عمر کے کس حصے میں آپ ﷺ کا وصال ہوا؟

(٦٠٩١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تریسٹھ برس میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تریسٹھ برس میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [بخاری: ٣٥٣٦، ٤٤٦٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی جب آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی، ابن شہاب نے کہا: سعید بن میسب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ.

ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ حدیث عقیل کی مانند روایت کی ہے۔

بَابُ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ.

باب: آپ ﷺ کی مکہ اور مدینہ میں اقامت کا بیان۔

(٦٠٩٤) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ:

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا: دس برس تک رہے میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تیرہ برس کہتے ہیں۔

(٦٠٩٥) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ، كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ: فَغَفَّرَهُ. وَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں کتنی مدت تک رہے۔ انہوں نے کہا: دس برس تک رہے۔ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ وہ شاعر ابوقیس صرمہ بن انس رضی اللہ عنہ ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

ثَوٰی فِیْ قُرَیْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰى خَلِيْلًا مُّوَاتِيًا

یعنی رسول اللہ ﷺ قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

(٦٠٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

[بخاری:٣٩٠٣؛ ترمذی:٣٦٥٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ [سَنَةً] يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ پر وحی اترا کرتی تھی، اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٨) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ أَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

ابواسحاق سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعض نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بڑے تھے، عبداللہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ:

ایک شخص بولا: جس کا نام عامر بن سعد تھا، ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر کیا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ اَبُوبَكْرٍ وَهُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [ترمذی:۳۶۵۳]

میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۹۹) عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:۶۰۹۸]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا' معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں' اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی عمر میں، اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں اور ان کو موافقت نہ مل سکی، اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ۶۰ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۶۱۰۰) عَنْ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ: اَتَحْسِبُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ اِلَيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. [ترمذی:۳۶۵۰، ۳۶۵۱]

عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے، انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے، میں نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)۔

(۶۱۰۱) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ. [راجع:۶۱۰۰]

شعبہ نے یونس سے انہی اسناد کے تحت یزید بن زریع کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(۶۱۰۲) عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:۶۱۰۰]

عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(۶۱۰۳) عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:۶۱۰۰]

خالد سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۱۰۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک۔ آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. [راجع:٦١٠٠]

یا اللہ کی آیات کی) لیکن سات برس تک۔ کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ ﷺ

باب: آپ ﷺ کے اسمائے مبارک کا بیان۔

(٦١٠٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ)) وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

[بخاري:٣٥٣٢، ٤٨٩٦؛ ترمذي:٢٨٤٠]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ﷺ ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ﷺ ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کیے جائیں گے لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور عاقب ہوں۔'' یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان ناموں کے سوا آپ ﷺ کے اور بھی نام ہیں، ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں۔

(٦١٠٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَحِيمًا. [راجع:٦١٠٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، محمد ﷺ، احمد ﷺ، اور ماحی، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ: الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: الْكُفْرَ. [راجع:٦١٠٥]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ اور شعیب و معمر کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حدیث میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا: عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ذات جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور حدیث معمر و عقیل میں الفاظ کا اختلاف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٨) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبة اور نبی الرحمة۔'' (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ عِلْمِهٖ ﷺ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهٖ.

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اللہ سے بہت ڈرتے تھے۔

(٦١٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[بخاری: ٦١٠١، ٧٣٠١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ ﷺ کے بعض صحابہ کو پہنچی، انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: ”کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، اللہ کی قسم میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں، اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔“ (تو میری پیروی کرنا، اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١١٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ. [راجع: ٦١٠٩]

اعمش سے جریر کی سند کے موافق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[راجع: ٦١٠٩]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں رخصت عطا فرمائی۔ تو لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کچھ لوگ اس سے بچنے لگے۔ جب یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں اجازت دیتا ہوں وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ ﷺ..

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔

(٦١١٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے (جو آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو۔ انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دے بہتا رہے، زبیر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا، آخر سب نے جھگڑا کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾. [٤/ النساء:٦٥]

[بخاری: ٢٣٥٩، ٢٣٦٠؛ ابوداود: ٣٦٣٧؛ ترمذی: ١٣٦٣، ٣٠٢٧؛ نسائی: ٥٤٣١؛ ابن ماجه: ١٥]

رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زبیر رضی اللہ عنہ سے ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف۔ یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے تھے، (اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔‘‘ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں قسم اللہ کی یہ آیت اسی باب میں اتری ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [۴/النساء:۶۵] اخیر تک۔

فائدہ۔ یعنی اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنادیں گے اپنے جھگڑوں میں، پھر جو تو فیصلہ کردے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں، پہلے آپ ﷺ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے، یہ حکم زبیر رضی اللہ عنہ کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا، بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی، اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جائیں گے، لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ ﷺ نے قاعدہ کا حکم دے دیا، وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ منڈیروں تک آجائے، پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے، اس لیے کہ نشیب کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔

علما نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ ﷺ کی نسبت تو کافر ہو جائے گا اور اس کا قتل واجب ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے اس انصاری کو سزا نہ دی۔ اس لئے کہ شروع زمانہ تھا، اور آپ ﷺ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر، اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور داؤدی نے کہا: یہ شخص منافق تھا۔ بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہوا اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، معاذ اللہ! ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بلاضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے۔

(٦١١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں جس کام سے تم کو منع کردوں اس سے باز رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔‘‘

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: بےضرورت سوال کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے، ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیز حرام ہو جاتی ہے، اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا، تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦١١٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت ملتی جلتی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَ فِي حَدِيْثِ هَمَّامٍ ((مَا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوْا نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں، یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٦) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ)).

[بخاری:٧٢٨٩؛ ابو داود:٤٦١٠]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٧) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَّمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ)). [راجع:٦١١٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کسی کام کے متعلق سوال کیا اور وہ حرام نہ تھا لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ: ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ)) وَقَالَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ: عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا. [راجع:٦١١٦]

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور حدیث معمر میں ہے کہ ''وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی۔'' اور حدیث یونس میں عامر بن سعد سے مروی ہے کہ اس نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)) قَالَ: فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا فرمایا: ''سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ، تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا، انہوں نے اپنے سروں کو چھپا لیا، اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: راضی ہوئے ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) فَنَزَلَتْ: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾. [٥/ المائدة:١٠١]

[بخاری:٤٦٢١، ٦٤٨٦، ٧٢٩٥]

اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر، ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتا دیا۔“ تب یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٢٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبِيْ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) وَنَزَلَتْ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمَامَ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١١٩]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ فلاں شخص تھا، تب یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا)).

قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؓ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا: ”جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لے قسم اللہ کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں۔“ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ وحی سے بتلاتے، کیوں کہ غیب کا علم آپ ﷺ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے)۔

انس ؓ نے کہا: یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا، اور آپ ﷺ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے، آخر عبداللہ بن حذافہ ؓ کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ حذافہ ؓ تھا۔“ جب آپ ﷺ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ ﷺ کو غصہ آ گیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر ؓ بیٹھ کر بولے: راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمر ؓ سے آپ ﷺ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ: لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ؟ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَآءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ: وَاللّٰهِ! لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ.

برائی دیکھی، ابن شہاب نے کہا: مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے ان سے کہا: میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاری: ٩٣، ٥٤٠، ٧٢٩٤]

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں اور زہری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ مجھے اہل علم میں سے ایک آدمی نے بیان کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((سَلُوْنِيْ وَلَا تَسَاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فِيْ ثَوْبِهِ يَبْكِيْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا: ”پوچھو مجھ سے، جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔“ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جائیں) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا، اس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ حذافہ ہے۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرأت کی اور عرض کیا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ)).

"میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی، میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔"

[بخاري:٧٠٨٩]

○ ○ ○ ○

(٦١٢٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[بخاري:٦٣٦٢، ٧٠٨٩]

○ ○ ○ ○

(٦١٢٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ)) مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: قَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بری لگیں، جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے پھر فرمایا: "پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔" ایک شخص بولا: میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیرا باپ حذافہ ہے۔" پھر ایک دوسرا شخص اٹھا، اور کہنے لگا: میرا باپ کون ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ۔" جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

[بخاري:٩٢، ٧٢٩١]

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا عَلٰى سَبِيْلِ الرَّاْيِ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو شرع کا حکم دیں اس پر عمل کرنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمائیں اس پر عمل کرنا واجب نہیں۔

(٦١٢٦) عَنْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟)) فَقَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَهُ يَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِي الْاُنْثٰى فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَظُنُّ يُغْنِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) قَالَ: فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ

طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا: "یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔" لوگوں نے عرض کیا: پیوند لگاتے ہیں، یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابھہ ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔" یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مؤاخذہ کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ فَإِنِّيْ إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهِ فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [ابن ماجه:۲۴۷۰]

میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں، اس لیے کہ آپ ﷺ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی، اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ ﷺ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، اور باقی جتنے اوامر و نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع واجب ہے۔

(۶۱۲۷) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) قَالَ: فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ: فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)). قَالَ عِكْرِمَةُ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا. قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کیا کرتے ہو؟" انہوں نے کہا: ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا۔" انہوں نے گابہ کرنا چھوڑ دیا۔ کھجور کم ہوگئی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں۔" (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۶۱۲۸) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ)) قَالَ: فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: ((مَا لِنَخْلِكُمْ؟)) قَالُوْا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ)). [ابن ماجه:۲۴۷۱]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گابہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا۔" (انہوں نے نہ کیا) آخر کھجور خراب نکلی آپ ﷺ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا، تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گابہ نہ کرو ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: جس بات کا فائدہ ہو وہ کرو، بشرطیکہ شرع کی رو سے منع نہ ہو۔

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی تمنا کرنے کا بیان۔

(۶۱۲۹) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَاحَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِیْ يَدِهٖ! لَيَاْتِيَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ)).

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: اَلْمَعْنٰی فِيْهِ عِنْدِیْ لَاَنْ يَّرَانِیْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِیْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ.

جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے، اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔'' (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں، اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضَائِلِ عِيْسٰی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْاَنْبِيَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ نَبِیٌّ)). [ابوداود:٤٦٧٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِيْسٰی، الْاَنْبِيَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عِيْسٰی نَبِیٌّ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِيْسَی بْنِ مَرْيَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِیٌّ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں''۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٣٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهٗ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچانہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾. [٣/ ١ ال عمران: ٣٦] [بخاری: ٤٥٤٨]

کا بچہ اور اس کی ماں مریم علیہا السلام (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ ان کو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم علیہا السلام کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [٣/ال عمران: ٣٦] میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٣٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَا: ((يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَفِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ: ((مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ)).

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ "جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

[بخاری: ٣٤٣١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے، مگر مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٣٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسَى علیہ السلام: سَرَقْتَ قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيْسَى علیہ السلام: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي)).

[بخاری: ٣٤٤٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا: تو نے چوری کی وہ بولا: ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں۔" (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

باب: حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[ابوداود:٤٦٧٢؛ ترمذی:٣٣٥٢]

کہنے لگا: اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ آپ ﷺ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کے آباء واجداد میں تھے، ورنہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام خلق میں افضل ہیں، اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(٦١٣٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ)).

[بخاری:٣٣٥٦، ٣٣٥٧، ٦٢٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی ٨٠ برس کی تھی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قدوم کے معنی بسولہ ہیں، اور بعض نے کہا: قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا۔

(٦١٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ)).

[راجع:٣٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے۔ جب انہوں نے کہا: اے پروردگار! مجھ کو دکھلائے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو، پروردگار نے فرمایا: کیا تجھ کو یقین نہیں ہے، ابراہیم علیہ السلام بولے: کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے، مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

(٦١٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع:٣٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں جیسا زہری سے یونس نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخشے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عليه السلام اِنَّهُ اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)).

لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط تخت کی پناہ چاہی''۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ: اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ وَوَاحِدَةً فِيْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِيْ وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِيْ جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِيْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ. قَالَ: فَاَقْبَلَتْ تَمْشِيْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار' ان میں سے دو جھوٹ اللہ کے لیے تھے ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا' تیسرا جھوٹ حضرت سارہ علیہا السلام کے باب میں تھا، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ علیہا السلام بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا' اس لیے اگر وہ پوچھے تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں، اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے۔ (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایسی عورت آئی ہے جو سوائے تیرے کسی کے لائق نہیں ہے، اس نے حضرت سارہ علیہا السلام کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ علیہا السلام اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا، وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نہیں ستاؤں گا، انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا، اس نے دعا کے لیے کہا، انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا، تب وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے، اللہ کی قسم میں اب نہ تجھے ستاؤں گا۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ علیہا السلام کو لے کر آیا تھا، اور اس سے بولا: تو میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا تھا، یہ آدمی نہیں ہے، اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ علیہا السلام ایک لونڈی اس کو حوالے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [بخاري:٣٣٥٧، ٥٠٨٤]

کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ علیہا السلام کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو لوٹے، اور ان سے پوچھا: کیا گزرا؟ انہوں نے کہا: سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا، اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ علیہا السلام تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی، اور بت پرست تھی، تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے، حضرت علیہ السلام نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، مگر درحقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے، کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے، یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں، اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب بتوں کو توڑا، اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا، وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا، یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ﴿إِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾ [٢١/ الانبياء:٦٣] اور بعض نے کہا: ﴿بَلْ فَعَلَهُ﴾ پر وقف ہے، یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا، بڑا بت موجود ہے، اس سے پوچھو، اگر وہ بات کریں، یہ دونوں جھوٹ اللہ کے لیے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں، اور بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں، اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعض نے کہا: یہ خطاب خاص انصار کو ہے، اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا، نووی نے کہا: انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں، یعنی دنیاوی امور اور بعض کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں، اور دو باتیں تو اللہ ہی کے لیے تھیں، اور تیسری بات بھی صحیح تھی، اس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کو روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے، یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے، اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم، اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی اللہ ہی کے واسطے کہا گیا اس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا اللہ ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی فائدہ تھا، اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو اللہ کے واسطے قرار دیا، انتہیٰ۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ. باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٤٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَانَتْ بَنُوْا إِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى علیہ السلام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا اللہ کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے، ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے، وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ اٰدَرُ: قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ: فَجَمَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ: فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)).

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ.

[راجع: ٧٧٠]

بھاگا، اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے: او پتھر میرے کپڑے دے، او پتھر میرے کپڑے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، اور کہا: اللہ کی قسم ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس وقت وہ پتھر تھم گیا، جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ہیں ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے، پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے ہو کر کرنا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

(٦١٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ: فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا قَالَ: فَقَالَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّهُ اٰدَرُ قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَنَزَلَتْ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾.

[٣٣/ الأحزاب: ٦٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا، آخر بنی اسرائیل کہنے لگے: ان کو فتق (باد خائے) کی بیماری ہے، ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لیے ہوئے اس کے پیچھے چلے، اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا، اور یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

(٦١٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَآءَهُ صَكَّهُ فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک طمانچہ مارا، اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا، اور عرض کیا' تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا، جو موت کو نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی، اور فرمایا: جا اور اس بندے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ)).

[بخاري:١٣٣٩، ٣٤٠٧؛ نسائي:٢٠٨٨]

سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے پروردگار! اس کے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی، انہوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھاردار ریتی کے پاس۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے، خصوصاً صالحین کے مدفن میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو، اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں، تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو، دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں، یعنی دلیل میں مغلوب کرنا، پر یہ تاویل ضعیف ہے، اس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے، کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیاری میں دھوکا ہوا، وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی، نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا، اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔ علیہ السلام۔

(٦١٤٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسٰى علیہ السلام فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ: فَلَطَمَ مُوسٰى علیہ السلام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ، رَبِّ! أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا' اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا، جس سے آنکھ پھوٹ گئی، وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا' اے مالک! تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا' اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا: پھر جا میرے بندے کے پاس، کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اس کے بعد پھر مرے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلے پر مار''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((وَاللّٰهِ! لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)).

[بخاری:٣٤٠٧]

○ ○ ○ ○

(٦١٥٠) عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

معمر سے بھی اسی حدیث کی مانند مروی ہے۔

(٦١٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا يَهُوْدِیٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهٗ اُعْطِیَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ اَوْلَمْ يَرْضَهٗ۔ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ۔ قَالَ: لَا وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ قَالَ: فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ: تَقُوْلُ: وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا؟ قَالَ: فَذَهَبَ الْيَهُوْدِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا وَقَالَ: فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ)) قَالَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰی فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْفِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی علیہ السلام اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی علیہ السلام))

[بخاری:٣٤١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا: نہیں، قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا: تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کہنے لگا: قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ﷺ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ ﷺ کا رتبہ زیادہ ہے، اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ ﷺ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا: ''مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جائے گا، تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے، (اور اس بار وہ بے ہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے، اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا، اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے، اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے، ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جائے گا، بعض جاہل شاعر ایسے شعر مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے، توبہ توبہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں، اگرچہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، پر آپ ﷺ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا، اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، یا اس وقت تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

(٦١٥٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَآءً.

عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہی اسناد کے موافق روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ: وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى علیہ السلام عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِیِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُوْنِیْ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى علیہ السلام بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ)).

[بخاری: ٢٤١١، ٦٥١٧، ٧٤٧٢؛ ابوداود: ٤٦٧١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو چن لیا سارے جہان میں، اور یہودی نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان میں، اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا، اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، اور سب حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، کیونکہ لوگ بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

[بخاری: ٣٤٠٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ابراہیم بن سعد کی حدیث کی مانند۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٥) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: جَآءَ يَهُودِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوِاكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ)). [بخاری:۲٤۱۲، ۳۳۹۸، ٤٦۳۸، ٦٥۱۸، ٦۹۱۷، ۷٤۷۲؛ ابوداود:٤٦٦۸]

پاس آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا۔ حدیث زہری کے موافق حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کو کوہ طور کی بے ہوشی کفایت کر گئی۔“

○ ○ ○ ○

(٦۱٥٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُوْنِيْ بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ. [راجع:٦۱٥٥]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں میں۔“

○ ○ ○ ○

(٦۱٥۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَيْتُ)) وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ: ((مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ)). [نسائی: ۱٦۳۱، ۱٦۳۲، ۱٦۳۳، ۱٦۳٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا، لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حالانکہ آخرت دارالعمل نہیں ہے، مگر شاید انبیا کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

(٦۱٥۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ)). [راجع:٦۱٥۷]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام پر میرا گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔“ اور عیسیٰ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”معراج کی رات میرا گزر ہوا۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ يُوْنُسَ علیہ السلام وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

باب: حضرت یونس علیہ السلام کا بیان اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦١٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِّي)) وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى: ((لِعَبْدِي أَنْ يَّقُوْلَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى علیہ السلام)) قَالَ: ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[بخاری: ٣٤١٦، ٤٦٣١، ٤٦٣٣]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے، میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى)) وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ.

[بخاری: ٣٣٩٥، ٣٤١٣، ٤٦٣١، ٤٦٣٣، ٧٥٣٩؛ ابوداود: ٤٦٦٩]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔'' متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا)). [بخاری: ٣٣٥٣، ٣٤٩٠، ٤٦٨٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو سب میں بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو تو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جہالت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔''

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا)).

[ابن ماجہ: ٢١٥٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمه الله قَالَ: قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوْسَى عليه السلام صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسَى عليه السلام صَاحِبَ الْخَضِرِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسَى عليه السلام خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ قَالَ: فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسَى عليه السلام: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ لِيْ بِهِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسَى عليه السلام حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسَى عليه السلام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ: وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسَى أَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوْسَى عليه السلام قَالَ: لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا: جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے' ان سے پوچھا: سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا: مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں۔ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں' جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لے کر، اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے، اور ان کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی، یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا، اور مچھلی کے لیے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دونوں چلے، دن بھر اور رات بھر، اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا آپ کو معلوم نہیں، جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان نے ہم کو بھلایا۔ اس مچھلی پر تعجب ہے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهٖ قَالَ: اَرَأَيْتَ إِذْ اَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَباً قَالَ مُوْسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصاً قَالَ: يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ: قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ: سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ: اَلَمْ اَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ

کہا: ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا: تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا، اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلا دو وہ علم جو تم کو دیا گیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے، اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات مت پوچھنا، جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بہت اچھا' اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے کہ ایک کشتی سامنے سے نکلی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا: ہم کو سوار کر لو۔ انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، اور دونوں کو بن کرایہ (نول) سوار کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا، تا کہ کشتی ڈبو دو، یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو۔ پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا، اور مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اب میں تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عُسْرًا، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ عليه السلام بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: وَهٰذِهٖ أَشَدُّ مِنَ الْأُوْلَى قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ: مَائِلٌ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى لَوَدِدْتُّ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا. قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَتِ الْأُوْلَى مِنْ مُّوسَى نِسْيَانًا قَالَ: وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ.

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا، پھر ایک دیوار ملی، جو گرنے کے قریب تھی، جھک گئی تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا، (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضروری تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے درمیان، اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کی، پھر ایک چڑیا آئی، اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے اور تم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کو کم کیا ہے“۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر صحیح وسالم کشتی کو جبر سے چھین لیتا اور وہ لڑکا کافر تھا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں، جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے، اور وہ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے، اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے، اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں، لیکن آدمی ہیں، اور بعض نے کہا: فرشتے ہیں، اور یہ باطل ہے، ثعلبی نے کہا: خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے، لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے، لوگوں نے کہا: وہ آخر زمانے میں مریں گے، جب قرآن اٹھ جائے گا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھے، یا اس کے بعد، انکی کنیت ابوالعباس ہے، اور ان کا نام بلیا بن ملکان ہے، یا کلیان، وہب بن منبہ نے کہا: ان کا نام ونسب یہ ہے کہ بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شانخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے، ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہوگئی۔ انتھٰی ما قال النووی۔

اس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا، غرض حضرت خضر علیہ السلام نے سب کام بحکم الٰہی کیے نہ اپنی رائے سے، اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے۔

اگر خون بفتوی بریزی رواست

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعتراض ظاہر شرع کی رو سے تھا اور وہ بھی درست تھا۔

(٦١٦٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسَى الَّذِيْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسَى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ: اَسَمِعْتَهُ؟ يَا سَعِيْدُ! قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ. [راجع: ٦١٦٣]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید رضی اللہ عنہ! میں نے کہا: ہاں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نوف جھوٹا ہے۔

(٦١٦٥) حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ بَيْنَمَا مُوْسٰى عليه السلام فِيْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ: وَ اَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ اِذْ قَالَ: مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّاَعْلَمَ مِنِّيْ قَالَ: فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: يَا رَبِّ! فَدُلَّنِيْ عَلَيْهِ قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ: تَزَوَّدْ حُوْتًا مَالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمَآءِ فَجَعَلَ لَايَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ: فَقَالَ فَتَاهُ: اَلَا اَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَاُخْبِرُهٗ قَالَ: فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا))

حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے اچانک یہ کہا: میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی، میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے، اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے مالک میرے! مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ شخص ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہ ملا، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے چلے گئے، اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، اچانک مچھلی تڑپی پانی میں، اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا: میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ: فَتَذَكَّرَ قَالَ: (اَرَأَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ: (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَاَرَاهُ مَكَانَ الْحُوْتِ قَالَ: هٰهُنَا وُصِفَ لِيْ قَالَ: فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ عليه السلام مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا اَوْ قَالَ: عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى قَالَ: وَمَنْ مُوْسٰى؟ قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ: مَجِيْءٌ مَّا جَاءَ بِكَ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ: (اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا) شَيْءٌ اُمِرْتُ بِهٖ اَنْ اَفْعَلَهٗ اِذَا رَاَيْتَهٗ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ: (سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا) قَالَ: (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ: انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عليه السلام: (خَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا) قَالَ: (اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟) قَالَ: (لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُوْنَ قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهٗ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوْسٰى عليه السلام ذَعْرَةً مُّنْكَرَةً

نے ان سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، راوی نے کہا: ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے، پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا، اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا، اس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے۔ پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل کر بھاگی تھی، وہ جگہ بتادی وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈھونڈنے لگے، ناگاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے، چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم، انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا، اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں موسیٰ ہوں، انہوں نے کہا: کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ، انہوں نے کہا: تم کیوں آئے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ، انہوں نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں' پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جو اللہ چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے، اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا، جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں، پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا تختہ توڑ ڈالا، یا توڑ ڈالنا چاہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے کشتی کو توڑ ڈالا، اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جائیں، یہ تم نے بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر، پھر دونوں چلے۔ ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے: تم نے ایک بے گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ: ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام لَوْ لَا اَنَّهُ عَجَّلَ لَرَاَى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ: اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا . وَلَوْ صَبَرَ لَرَاَى الْعَجَبَ)) قَالَ: وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَخِيْ كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا)) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا بِالْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ: لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ: سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا. اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَآءَ الَّذِيْ يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْ هَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١٦٣]

کا ناحق خون کیا، یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے، لیکن ان کو حضرت خضر علیہ السلام سے شرم آ گئی“۔ اور انہوں نے کہا: اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر واجبی ہے، اور جو موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے، اور آپ ﷺ کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو ہم پر۔“ خیر پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے، یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا، کسی نے ضیافت نہ کی، پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کپڑا پکڑا اور کہا: میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا، اور لڑکا کافر بنایا گیا تھا، اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا لڑکا بدل دے، جو اس سے بہتر ہو، اور اس سے زیادہ مہربان ہو، اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی شہر میں آخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦١٦٦) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ.

ابواسحاق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[راجع:٦١٦٣]

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦١٦٧) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَرَأَ: لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. [راجع:٦١١٣]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قرآن میں لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

(٦١٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى عليه السلام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ! هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى عليه السلام الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: بَيْنَمَا مُوسٰى عليه السلام فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ إِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى عليه السلام: لَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوسٰى عليه السلام بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَسَأَلَ مُوسٰى عليه السلام السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسٰى عليه السلام مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَآءَنَا فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَآءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ: فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ. [راجع:٦١٦٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا: حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا، اور کہا اے ابوالطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا: تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ حضرت خضر علیہ السلام تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھووے تو لوٹ، اس بندے سے ملے گا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملے پھر جو حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم — صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ۔ — باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے بیان میں۔

فائدہ۔ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر۔ بعض نے کہا: ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے، اور جمہور علما تفضیل کے قائل ہیں، پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' لیکن اہلسنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر علی رضی اللہ عنہ اور بعض اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم رکھا ہے، اور صحیح مشہور عثمان رضی اللہ عنہ کی تقدیم ہے، ابومنصور بغدادی نے کہا: بعد ان چاروں خلفا کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعض کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ ﷺ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں، جو آپ ﷺ کے بعد زندہ رہے، لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے، اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے اس میں اختلاف ہے' اس میں بھی اختلاف ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا میں کون افضل ہیں اور عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما میں، اور خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے بالا جماع، اور وہ مظلوم شہید ہوئے ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے، اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے، ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا، اور معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے ہیں، اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے اسی وجہ سے بعض لڑے، اور بعض الگ رہے، بہرحال سب صحابہ عدول اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے (نووی مختصراً)

(٦١٦٩) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ: ((یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.)) [بخاری: ٣٦٥٣، ٣٩٢٢، ٤٦٦٣؛ ترمذی: ٣٠٩٦]

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کے بارے میں جن کے میں ساتھ تیسرا اللہ بھی ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ ﷺ کے توکل عظیم کا، اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا، اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا۔ خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جانثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(٦١٧٠) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((عَبْدٌ خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهُ زَهْرَةَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَبَکٰی فَقَالَ: فَدَیْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے، اور فرمایا: اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا کی دولت لے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے، (سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کی وفات قریب ہے) اور بہت روئے پھر کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ.

ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ)). [بخاری:٤٦٦، ٣٩٠٤؛ ترمذی:٣٦٦٠]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا احسان ہے مال کا بھی ہے اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت ﷺ کو سوائے اللہ کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی، خدیجہ، عائشہ، ابوبکر، اسامہ، زید اور فاطمہ رضی اللہ عنہم سے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ایک حدیث میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا، بعض نے کہا: دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا: حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کہ صفت ہمارے پیغمبر ﷺ کی ہے اور بعض نے کہا: خلت کا ایک مرتبہ زیادہ ہے، اور آپ ﷺ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

(٦١٧١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [راجع:٦١٧٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا۔ جیسا کہ حدیث مالک میں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِاتَّخَذَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ اَحَدًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ)). [ترمذی:٣٦٥٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا)). [راجع:٦١٧٣]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”اگر میں اپنی امت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا۔ زمین والوں میں سے۔ اور لیکن تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٧٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

[ترمذی:٣٦٥٥؛ ابن ماجہ:٩٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا، (یعنی وہی دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرتا، اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں۔" (صاحب سے مراد حضرت ﷺ نے اپنے تئیں کہا)۔

(٦١٧٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)) فَعَدَّ رِجَالًا.

[بخاری:٣٦٦٢، ٤٣٥٨، ٣٨٨٥]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الثانیہ ٨ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ ﷺ کے پاس' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ صدیقہ سے۔" انہوں نے کہا: مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے باپ سے۔" انہوں نے کہا: پھر ان کے بعد کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر رضی اللہ عنہ سے۔" یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی، اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔

(٦١٧٨) عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ؟ قَالَتْ: اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ ثُمَّ قِيْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا' ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی، اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آپ ﷺ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے، اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تکذیب کی۔ نووی رحمہ اللہ) انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کرتے، پھر پوچھا گیا: ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو، پھر خاموش ہو رہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦١٧٩) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ؟۔ قَالَ اَبِىْ: كَاَنَّهَا تَعْنِى الْمَوْتَ۔ قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِىْ فَأْتِىْ اَبَا بَكْرٍ)). [بخاري: ٣٦٥٩، ٧٢٢٠، ٧٣٦٠؛ ترمذي: ٣٦٧٦]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر آنا وہ بولی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٨٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَأَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَتْهُ فِىْ شَىْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰى. [راجع: ٦١٧٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا ہی حکم دیا جیسا کہ حدیث عباد بن موسیٰ میں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ مَرَضِهِ: ((اُدْعِىْ لِىْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''بلا تو اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے: میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کی خلافت سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٨٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا. قَالَ: ((فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِىْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [راجع: ٢٤٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٨٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے، بیل نے اس کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

دیکھا اور کہنے لگا: میں اس لیے نہیں پیدا ہوا، میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں، اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔''

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ؟)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا، اور ایک بکری لے گیا چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور بکری کو اس سے چھڑا لیا بھیڑیئے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: اس دن کون بکری کو بچائے گا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے، اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی، کہ آپ ﷺ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ ﷺ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٨٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

[بخاري: ٣٦٩٠]

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت بکری اور بھیڑیے کا ذکر ہے لیکن اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔

(٦١٨٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)) وَمَا هُمَا ثَمَّ. [بخاري: ٣٤٧١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ یونس اور زہری نے بیان کیا اور ان دونوں کی روایتوں میں گائے اور بکری کا اکٹھا ذکر ہے۔ اسی طرح ان دونوں کی روایتوں میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ میں اس کو سچا جانتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس کو سچ جانتے ہیں۔'' اور وہ دونوں وہاں نہ تھے۔

(٦١٨٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

[بخاري: ٢٣٢٤، ٣٤٧١؛ ترمذي: ٣٦٧٧]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْلَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا.

[بخاري:٣٦٧٧، ٣٦٨٥؛ ابن ماجه: ٩٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے، میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے' میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے کہا: رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر، پھر کہا (ان کو خطاب کر کے) اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ، اللہ کی قسم میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا۔ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''میں آیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میں داخل ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے' اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نکلے، اس لیے مجھ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نکلی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو اللہ کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اختلاف بیان کرتے ہیں، تمام سیر' تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شریک رکھتے تھے، اور بہت سے مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلاح لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا، باوجود یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے۔

(٦١٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٨٧]

عمر بن سعید سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس حالت میں میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الدِّيْنَ)). [بخاری:۲۳، ۳۶۹۱، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹؛ ترمذی: ۲۲۸۵، ۲۲۸۶؛ نسائی: ۵۰۲۶]

کے اس کے نیچے' پھر عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔'' لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے' کفر اور گناہ سے بچاتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦١٩٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيْتُ بِهِ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ فِيْ أَظْفَارِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الْعِلْمَ)). [بخاری: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲؛ ترمذی: ۲۲۸۴]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا، سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، جس میں دودھ تھا، میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی، پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' لوگوں نے عرض کیا' اس کی تعبیر کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا، اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا، جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا، خصوصاً حالت طفولیت میں، اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ ﷺ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی، انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت' عظمت' حکومت اور شوکت حاصل ہوئی، چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح، اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

(٦١٩١) عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٦١٩٠]

صالح یونس کی اسناد کے تحت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا، پھر اس کو ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لیا، اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی، اللہ ان کو بخشے پھر وہ ڈول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)). [بخاری:٣٦٦٤]

بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار اور شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔"

فائدہ۔ علما نے کہا: اس خواب میں تمثیل ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اثر تھا، تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا، اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، انہوں نے دو سال تک خلافت کی، اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے، اور یہ راوی کا شک ہے، اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، اور اسلام خوب پھیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ان سے بڑھانا، بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا، اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں، اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔ راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٦١٩٣) عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ . [بخاری:٧٠٢١]

صالح سے اسناد یونس کے موافق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٤) عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُهٗ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ .

صالح سے مروی ہے کہ اعرج وغیرہ نے کہا کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے دیکھا ابو قحافہ کے بیٹے کو وہ ڈول کھینچ رہے تھے۔" جیسا کہ زہری نے حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِيْ اَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِيْ لِيُرَوِّحَنِيْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰى حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَجَّرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں، اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے' انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا، مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ' اللہ ان کو بخشے' پھر خطاب کے بیٹے آئے' انہوں نے ڈول ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا، تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہو کر بہنے لگا۔"

(٦١٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے، وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے' پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ)).

گیا، تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔"

[بخاری:٣٦٨٢]

○ ○ ○ ○

(٦١٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷠ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا خواب جو ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے ان کی حدیث کے موافق مروی ہے۔

[بخاری: ٣٦٣٣، ٧٠٢٠؛ ترمذی: ٢٢٨٩]

○ ○ ○ ○

(٦١٩٨) عَنْ جَابِرٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا، میں نے اندر جانا چاہا، پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔"

فائدہ: آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ ﷺ کا ہوں، اور بہشت بھی آپ ﷺ ہی کے طفیل[1] ہے، اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے، اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

[1] اس سے مراد آپ ﷺ کی تابعداری و اطاعت ہے ۱۲ مصحح۔

(٦١٩٩) عَنْ جَابِرٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ نمیر و زہیر نے بیان کیا۔

(٦٢٠٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی، ایک محل کے کونے میں، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، یہ سن کر مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔"

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷛ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟ [بخاری:٥٢٢٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا۔

(٦٢٠١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ابن شہاب سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٦٢٠٢) عَنْ سَعْدٍ ﷛ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)). قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)).

[بخاري:٣٢٩٤، ٣٦٨٣تعليقاً، ٦٠٨٥]

اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ ﷺ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ سے باتیں کر رہی تھیں، وہ بہت باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ ﷺ کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا، پھر ان عورتوں سے کہا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا؟ ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت کانپتا تھا، اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرے۔ ان کا جواب یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے۔ اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

(٦٢٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس عورتیں تھیں اور ان کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو ان عورتوں نے جلدی کی پردے میں جانے کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی مثل۔

(٦٢٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)).
قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ: مُلْهَمُوْنَ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن کی رائے ٹھیک ہوتی، (گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی:٣٦٩٣]

(٦٢٠٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٢٠٤]

سعد بن ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٦٢٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِي ثَلَاثٍ: فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مصلے بنائیے ویسا ہی قرآن میں اترا۔ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى﴾ دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ جَآءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ اَنْ يُّكَفِّنَ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ [٩/ التوبه:٨٠] وَسَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ)) قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾. [٩/ التوبه:٨٤]

[بخاری:٤٦٧٠، وانظر فی مسلم:٦٩٥٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا، پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اس پر نماز پڑھنے کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا تھاما اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اختیار دیا تو فرمایا: "ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا، تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ منافق تھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری، مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

(٦٢٠٨) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. [بخاری:١٢٦٩، ٥٧٩٦، وانظر فی مسلم:٦٩٥٩؛ ترمذی:٣٠٩٨؛ نسائی: ١٨٩٩؛

عبیداللہ سے انہی اسناد کے ساتھ اسامہ کی حدیث کے موافق مروی ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں پر نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابن ماجه: ۱۵۲۳]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢٠٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِيْ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ ـ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)).

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ اپنے گھر لیٹے ہوئے تھے، رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عثمان آئے آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور آپ ﷺ نے کپڑے درست کیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شرم کی کس لیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ، اس لیے آپ ﷺ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصابیح میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اور مُلّا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں۔ نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں، اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السراج الوہاج)

(٦٢١٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اِسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے' پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا

www.kitabosunnat.com

عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ)). فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِيْ لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَإِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَّا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ)).

سے فرمایا: ”اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں۔“ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! کیا سبب ہے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے سے نہ گھبرائے، نہ عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے جیسا عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے سے گھبرائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عثمان رضی اللہ عنہ حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں۔“ (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جائیں)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١١) عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عثمان اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ پھر حدیث عقیل جو زہری سے ہے اس کی مانند بیان کیا۔

(٦٢١٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ)).

قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِيْ قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

[بخاری: ٣٦٩٣، ٣٦٩٥، ٦٢١٦، ٧٢٦٢؛ ترمذی: ٣٧١٠]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔“ اور میں جو کھولنے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔“ میں گیا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھول دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے اور اس پر ایک بلوی ہوگا۔“ میں گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: یااللہ! مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ ﷺ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا ابلوئی ہوا، آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٢١٣) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ. [راجع:٦٢١٢]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا: ''تو دروازہ پر پہرہ دے۔'' پھر بیان کی حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْیَوْمَ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ: عَلٰی رِسْلِكَ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ: اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهٗ فِی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِیْ یَتَوَضَّأُ وَیَلْحَقُنِیْ فَقُلْتُ: اِنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ. یُرِیْدُ اَخَاهُ. خَیْرًا یَاْتِ بِهٖ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں، پھر نکلے اور کہنے لگے: میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا۔ آپ ﷺ کے، وہ مسجد میں آئے اور پوچھا: آپ ﷺ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس طرف گئے ہیں، ابوموسیٰ بھی آپ ﷺ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے، یہاں تک کہ بئر اریس پر پہنچے (بئر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے، میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج میں بنوں گا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اور دروازہ پر دستک دی' میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ' میں نے کہا ٹھہرو، پھر میں گیا، اور میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے، اور جنت کی خوشخبری دے۔'' میں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اندر آؤ' رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی منڈیر پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیے کنویں میں جس طرح رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر اللہ کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لائے گا۔ اچانک ایک آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، میں نے کہا: ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس' سلام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا۔ يَعْنِيْ أَخَاهُ۔ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهُ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

قَالَ شَرِيْكٌ: فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔ [بخاری:٣٦٧٤، ٧٠٩٧]

کیا اور عرض کیا، عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی بشارت دے۔'' میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اندر آؤ رسول اللہ ﷺ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ ﷺ کے بائیں طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے، میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا: اگر اللہ کو فلاں کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آئے گا، ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا' میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں نے کہا: ٹھہرو، اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے۔'' میں آیا اور میں نے کہا: اندر آؤ اور رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ۔ وہ آئے' انہوں نے دیکھا منڈیر پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے۔ شریک نے کہا: سعید بن مسیب نے کہا: میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ ﷺ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢١٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ خَرَجْتُ أُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَ دَلّٰهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔ [راجع:٦٢١٤]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ باغوں کی طرف گئے ہیں، پھر میں نے آپ ﷺ کو ایک باغ میں پایا۔ آپ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں، اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں، اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری، اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. [راجع:٦٢١٤]

اپنی کسی حاجت کے لیے مدینہ کے ایک باغ کی طرف' میں بھی نکلا آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر۔ اور حدیث بیان کی سلیمان بن بلال کی حدیث کے موافق ابن مسیب نے کہا: اس حدیث سے میں نے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اکٹھی ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر علیحدہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢١٧) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا. [ترمذی:٣٧٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ''تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''
سعید نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد رضی اللہ عنہ سے سن لوں تو میں سعد رضی اللہ عنہ سے ملا اور جو عامر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی وہ ان کو سنائی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا: تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا، جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا، مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون علیہ السلام پیغمبر بھی تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیا تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، انہوں نے کہا آپ ﷺ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون علیہ السلام کا سا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد تم ہی خلیفہ ہو گے، کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں ہی انتقال کر چکے تھے، اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں، ایک قرابت جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، دوسری خلافت اپنی قوم پر، اب ساری باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مثل ہونا ضروری نہیں، مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مماثلت موجود ہے، اور ہارون علیہ السلام کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے، اور اس لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نکلتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا، اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کی درست ہے، خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی۔ سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے، کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں، اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون علیہ السلام کی موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ہارون علیہ السلام ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں، پھر ایسا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے، اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے۔انتہیٰ مختصراً۔

(٦٢١٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى علیہ السلام؟ غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)).

[بخاری:٤٤١٦]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس' پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٩) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع:٦٢١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَلَّفْتَنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((ادْعُوْلِيْ عَلِيًّا)) فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو امیر کیا تو کہا: تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تین باتوں کی وجہ سے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا تھا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے۔'' یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔'' وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں تھوک ڈالا اور نشان (علم) ان کے حوالہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی، ان کے ہاتھ پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي)).

[ترمذی: ۳۷۲۴]

اور جب یہ آیت اتری: ''بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو۔'' (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ ﷺ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا: ''اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔''

فائدہ۔ ابوتراب کنیت ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی، اس روایت سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا، نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے، اور اس کی تاویل ضروری ہے، اس طرح سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے، اور شاید سعد رضی اللہ عنہ اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوں، اور سعد رضی اللہ عنہ نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں بیان نہیں کرتے۔

(۶۲۲۱)-عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى)).

[بخاری: ۳۷۰۶؛ ابن ماجہ: ۱۱۵]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ''تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس۔''

○ ○ ○ ○

(۶۲۲۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَقَالَ: ((امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ: ((قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن: ''البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو' فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن' پھر میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ ﷺ بلائیں مجھ کو اس کام کے لیے' لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا ان کو دیا اور فرمایا: ''چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا۔'' پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا۔ پھر چلا کر بولے: یارسول اللہ ﷺ! کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑ ان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوائے اللہ کے اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچا لیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۶۲۲۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے

www.kitabosunnat.com

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟)) فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). [بخاری:٢٩٤٢، ٣٠٠٩، ٣٧٠١، ٤٢١٠، ٤٧١٣]

دن: ''البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں'' ۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ ﷺ کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان اس کو ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ پھر ان کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے خیبر کے دن' ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ ﷺ سے' جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا۔ پھر یکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ جھنڈا ان کو ملے گا۔ لوگوں نے کہا: یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ . [بخاری: ۲۹۷۵، ۳۷۰۲، ۴۲۰۹، ۴۵۴۳]

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا لَا ، فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

یزید بن حیان سے روایت ہے، میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا: اے زید رضی اللہ عنہ! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کی حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا، ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے، زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا: ''بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آئے اور میں قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔'' غرض آپ ﷺ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف۔ پھر فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں۔'' تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل بیت آپ ﷺ کے کون ہیں؟ اے زید رضی اللہ عنہ! کیا آپ ﷺ کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ کون ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ علی، عقیل، جعفر، عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ: نَعَمْ.

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث حضرت ﷺ نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ ''قرآن پر جمے رہنا، اس سے ہدایت لینا، اس پر عمل کرنا۔ دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا' ان سے محبت کرنا' ان کو ایذا نہ دینا۔'' اس نصیحت پر سوائے اہل سنت والجماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے۔ خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' ان کے دشمن ہو گئے۔ روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

(٦٢٢٦) عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٧) عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: ((كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)).

ابوحیان سے اسماعیل کی حدیث کی مانند مروی ہے اور حدیث جریر میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا' وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٨) عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَلَا وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتٰبُ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)) وَفِيهِ: فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ! إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

یزید بن حیان سے روایت ہے' انہوں نے کہا: ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے بہت ثواب کمایا' تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ ﷺ کی' آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب' وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا: اہل بیت کون لوگ ہیں بیبیاں آپ ﷺ کی؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ اہل بیت آپ کے ددھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ ﷺ کے بعد۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں' اور بعض نے کہا: بنو قصی اور بعض نے کہا: قریش۔ اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ ﷺ کی کئی بیبیاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قریشی تھیں۔ اور ایک روایت میں زید رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج۔ ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے۔ اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت ﷺ کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے۔ اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہوا اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم۔ (نووی رحمہ اللہ مع زیادہ)

(٦٢٢٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبُو تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: ((انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!)).

[بخاری: ٤٤١، ٣٧٠٣، ٦٢٨٠]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا۔ اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا۔ سہل نے انکار کیا۔ وہ شخص بولا: اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابوتراب پر۔ سہل نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے۔ وہ شخص بولا: اس کا قصہ بیان کرو ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟'' وہ بولیں: مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔'' وہ آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! علی رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ علی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے ''اٹھ اے ابوتراب! اٹھ اے ابوتراب!۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

باب: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٣٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَرِقَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ: وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ أَحْرُسُكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ. [بخاری: ۲۸۸۵، ۷۲۳۱؛ ترمذی: ۳۷۵٦]

آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے۔؟ آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا' یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ ﷺ کے پاس پہرہ دینے کے لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا جَاءَ بِكَ)) فَقَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ. [راجع: ٦٢٣٠]

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آپ ﷺ جاگتے رہے (یعنی آپ ﷺ کو نیند نہیں آئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایسا نیک بخت آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' عرض کیا: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ وہ بولے: مجھے ڈر ہوا رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر' تو میں آیا آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور سو گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا: مَنْ هٰذَا؟

اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

(٦٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ. [راجع: ٦٢٣٠]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند جاتی رہی۔ سلیمان بن بلال کی حدیث کی مانند ذکر کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٣) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ)). [بخاری: ۲۹۰۵، ٤٠٥٨، ٤٠٥٩، ٦١٨٤؛ ترمذی: ۳۷۵٤؛ ابن ماجہ: ۱۲۹]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (یعنی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) کے لیے' آپ ﷺ نے احد کے دن ان سے فرمایا ''تیر چلا اے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''

(٦٢٣٤) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع:٦٢٣٣]

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ. [بخاری: ٣٧٢٥، ٤٠٥٥، ٤٠٥٦؛ ٤٠٥٧، ترمذی: ٢٨٣٠، ٣٧٥٣؛ ابن ماجه: ١٣٠]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٦) عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٢٣٥]

یحییٰ بن سعید سے ان اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٧) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ لَهٗ اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ)) قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهٗ بِسَهْمٍ لَیْسَ فِیْهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهٗ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهٗ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی نَوَاجِذِهٖ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیر مارا ے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے''۔ میں نے اس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا۔ وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلیوں کو دیکھا۔

(٦٢٣٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ نَزَلَتْ فِیْهِ اٰیَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ: حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَّا تُكَلِّمَهٗ اَبَدًا حَتّٰی یَكْفُرَ بِدِیْنِهٖ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ: زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَیْكَ فَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِهٰذَا. قَالَ: مَكَثَتْ ثَلٰثًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَّهَا یُقَالُ لَهٗ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰی سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِی الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ [٣١/ لقمان: ٣٢] قَالَ: وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَنِیْمَةً عَظِیْمَةً فَاِذَا فِیْهَا سَیْفٌ فَاَخَذْتُهٗ فَاَتَیْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں۔ ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پیے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی، کچھ کھایا نہ پیا، یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا، آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بددعا کرنے لگی سعد رضی اللہ عنہ کے لیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق۔'' اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے عرض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقُلْتُ: نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ: ((رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى إِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَا مَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَعْطِنِيْهِ قَالَ: فَشَدَّلِيْ صَوْتَهُ ((رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾. [٨/ الانفال:١]

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِيْ فَقُلْتُ: دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالنِّصْفَ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالثُّلُثُ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

قَالَ: وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيْكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ: فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ- وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ- فَاِذَا رَاْسُ جَزُوْرٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ: فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ: قَالَ: فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ: اَلْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ يَعْنِيْ نَفْسَهُ شَاْنَ الْخَمْرِ: ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾.[٥/ المائدة:٩٠]

[ابو داود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩؛ وراجع: ٤٥٥٦، ٤٥٥٧]

کیا' یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجیے اور میرا حال آپ ﷺ جانتے ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تونے اٹھائی ہے۔'' میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے سختی سے فرمایا: ''رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تونے اٹھائی ہے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: مجھ کو اجازت دیجیے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا میں نے کہا: اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: اچھا آدھا مال بانٹ دوں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا: آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے، اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی۔ میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ' وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا۔ میں نے کہا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''شراب' جوا' تھان اور پانسے یہ سب نجس اور شیطان کے کام ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٩) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ: اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِيْ

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باب میں چار آیتیں اتریں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ: فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا: فَضَرَبَ بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا.

[راجع:٦٢٣٨]

سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی۔ پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٠) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ فِيَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ [٦الانعام: ٥٢] قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ: اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا: لَا تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ.

[ابن ماجه:٤١٢٨]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ آیت: ''مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اتری۔ ان میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرک کہتے تھے آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا. قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾. [الانعام: ٥٢]

[راجع: ٦٢٤٠]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا: آپ ﷺ ان لوگوں کو پاس سے بھیج دیجیے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر، ان لوگوں میں میں تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال رضی اللہ عنہ اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ ﷺ نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''مت ہٹا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضا مندی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٢) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہما عَنْ حَدِيْثِهِمَا. [بخاري:٣٧٢٢، ٣٧٢٣، ٤٠٦٠، ٤٠٦١]

ابو عثمان سے روایت ہے، ان دنوں میں جب رسول اللہ ﷺ لڑتے تھے (کافروں سے) بعض دن کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نہ رہا سوائے طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٤٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ)).

[بخاري: ٢٨٤٧، ٢٩٩٧، ٧٢٦١]

ہوں' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

(٦٢٤٤) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [بخاري: ٢٨٤٦، ٤١١٣؛ ترمذي: ٣٧٤٥؛ ابن ماجه: ١٢٢]

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی حدیث کے مانند روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِيْ أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِيْ مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِيْ إِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ فَقَالَ: وَرَأَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ)). [بخاري: ٣٧٢٠؛ ترمذي: ٣٧٤٣؛ ابن ماجه: ١٢٣]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں اور عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا۔ میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف۔ پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انہوں نے کہا: بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا۔ میں نے کہا: ہاں انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا ''فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِيْ فِيْهِ النِّسْوَةُ يَعْنِيْ نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. [راجع: ٦٢٤٥]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خندق والے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اس قلعہ میں تھے جس میں عورتیں تھیں۔ نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتیں اور حدیث کو بیان کیا ابن مسہر کی حدیث کے مطابق اور اس میں عبداللہ بن عروہ کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)).

[ترمذی:٣٦٩٦]

آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر اور عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تھم جا اے حرا! تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید“۔ (نبی حضرت محمد ﷺ تھے اور صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی)۔

(٦٢٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُسْكُنْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)) وَّعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اس نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا، نہیں ہے تجھ پر مگر نبی ﷺ صدیق اور شہید۔“ اور اس پر نبی ﷺ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٩) عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ ﷺ اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ! ﴿مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ ”یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“ (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے۔ نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٥٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ: تَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ.

ہشام سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما۔

(٦٢٥١) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ ﷺ: كَانَ اَبَوَاكَ ﴿مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی ”جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٥٢) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ! اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔“ (اگرچہ صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اوروں سے ممتاز تھے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری:۳۷۴٤، ٤٣٨٦، ٧٢٥٥]

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ: ((هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھائے تو آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ''یہ اس امت کا امانت دار ہے''۔

(٦٢٥٤) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ: ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ)) قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ: فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ [بخاری:۳۷٤٥، ٤٣٨٠، ٤٣٨١، ٧٢٥٤؛ ترمذی:٣٧٩٦؛ ابن ماجه:١٣٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے' بیشک امانت دار ہے''۔ راوی نے کہا: لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٥) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٢٥٤]

ابواسحاق سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٥٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ)). [بخاری:٢١٢٢، ٥٨٨٤؛ ابن ماجه:١٤٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے: ''یا اللہ! میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔ سبحان اللہ! اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ! تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت پر اور وفات دے ان کی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر، ہر چند مومن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے۔ پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہل بیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

(٦٢٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَآءَ سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَآءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((اَثَمَّ لُكَعُ؟ اَثَمَّ لُكَعُ؟)) يَعْنِيْ حَسَنًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ ﷺ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے اور پوچھا: ''بچہ ہے، بچہ ہے۔'' یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)). [راجع:٦٢٥٦]

ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ) پھر فرمایا: ''یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے''۔

(٦٢٥٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

[بخاري: ٣٧٤٩؛ ترمذي: ٣٧٨٢، ٣٧٨٣]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

[راجع:٦٢٥٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٠) عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ. [ترمذي:٦٧٧٥]

ایاس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا' انہوں نے کہا: میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو لے گیا حجرۂ نبوی تک۔ ایک صاحبزادے آپ ﷺ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَابٌ فَضَائِلُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اہل بیت کے فضائل۔

(٦٢٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الأحزاب: ٣٣] [راجع:٥٤٤٥]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ بعد اس کے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [٣٣/الاحزاب:٣٣] یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!''

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد یہ ہے ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مطہرات مراد تھے۔ پر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہما۔

باب زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾. [الأحزاب: ٥]
[بخاري:٤٧٨٢؛ ترمذي:٣٢٠٩، ٣٨١٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا: ”پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔“

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٢٦٢]

عبداللہ سے اسی کی مانند مروی ہے۔

(٦٢٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمْرَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [بخاري: ٦٦٢٧؛ ترمذي:٣٨١٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو بنایا۔ لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ ﷺ نے افسر کیا) تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں اور اللہ کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

فائدہ۔ پہلے آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت ﷺ نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تا کہ ان کو باپ کا رنج کم ہو، دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت بڑا امر لیاقت ہے۔ اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

(٦٢٦٥) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ يُرِيْدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: ”اگر تم طعنہ کرتے ہو اس کی امارت میں۔ مراد اسامہ بن زید تھے۔ البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں بھی، اللہ کی قسم! وہ اس سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَا حَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ)).

اور اللہ کی قسم! اور اب اس کے بعد اسامہ سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔ اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رحمہ اللہ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

[بخاری:٣٠٨٢]

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ ﷺ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا۔ (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٧) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهٖ. [راجع:٦٢٦٦]

حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث کی مانند روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ: وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

[ابوداود: ٢٥٦٦؛ ابن ماجه: ٣٧٧٣]

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ ﷺ سے جا کر ملتے۔ ایک بار آپ ﷺ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ ﷺ سے ملنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے آئے آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِيْ وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ: فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ. [راجع:٦٢٦٨]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے' ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سے تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهٗ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ. [راجع:٦٢٧٤]

کروں گا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

باب: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٧١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)).

قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [بخاری: ٣٨١٥، ٣٤٣٢؛ ترمذی: ٣٨٧٧]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''آسمان وزمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران علیہا السلام افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

(٦٢٧٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ٣٤١١، ٣٤٣٣، ٣٧٦٩، ٥٤١٨؛ ترمذی: ١٨٣٤؛ نسائی: ٣٩٥٧؛ ابن ماجه: ٣٢٨٠]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہا سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہو)۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

(٦٢٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ پھر جب وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سلام کہیے ان کے پروردگار کی طرف سے، اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجیے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ رِوَایَتِهٖ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ یَقُلْ فِی الْحَدِیْثِ: وَمِنِّیْ. [بخاری: ۳۸۲۰، ۷۴۹۷]

اس میں شور وغل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۲۷۴) عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِیْجَةَ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ. [بخاری: ۱۷۹۲، ۳۸۱۹]

اسمٰعیل نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انہوں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شور وغل ہے نہ تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۲۷۵) عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۶۲۷۴]

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۶۲۷۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَدِیْجَةَ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک گھر کی جنت میں۔

(۶۲۷۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَی امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَنِیْ بِثَلٰثِ سِنِیْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ یَذْكُرُهَا اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ یُّبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِی الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ یُهْدِیْهَا اِلٰی خَلَائِلِهَا.

[بخاری: ۶۰۰۴، ۷۴۸۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا۔ حالانکہ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مرچکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ ﷺ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

(۶۲۷۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰی نِسَآءِ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا عَلٰی خَدِیْجَةَ وَاِنِّیْ لَمْ اُدْرِكْهَا.

قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ یَقُوْلُ: اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰی اَصْدِقَآءِ خَدِیْجَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَتْ: فَاَغْضَبْتُهٗ یَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِیْجَةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا)).

[بخاری: ۳۸۱۸؛ ترمذی: ۲۰۱۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: "اس کا گوشت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عزیزوں کو بھیجو۔" ایک دن میں نے آپ ﷺ کو غصہ کیا اور کہا: خدیجہ رضی اللہ عنہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ان کی محبت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی۔"

○ ○ ○ ○

(۶۲۷۹) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ

ہشام سے انہی اسناد کے تحت ابی اسامہ کی حدیث کی مانند روایت ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

بکری کے قصہ تک اور بعد والے اضافے کو ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ مِّنْ نِسَآءِهٖ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میں نے اتنا رشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

(٦٢٨١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مرگئیں۔

(٦٢٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَآءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا. [بخاری:٣٨٢١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا: ''یا اللہ! ہالہ بیٹی خویلد کی۔'' مجھے رشک آیا میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو۔ نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مرگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قاضی نے کہا: عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی فطرت میں ہے اور اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خفا نہ ہوئے۔

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

باب: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَآءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ: هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ؟ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ: اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ)). [بخاری:٥١٢٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورت ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے پردہ ہٹایا تو وہ تو نکلی۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا۔'' (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہوئی)۔

(٦٢٨٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بخاری:٥٠٧٨، ٧٠١١]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. [بخاری:٥٢٢٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیونکر آپ جان لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے: نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ابراہیم کے رب کی۔'' میں نے عرض کیا: بے شک اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ ﷺ سے ناراض ہوتی ہوں) (یہ غصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے۔ دل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٨٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ: وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ کے قول تک مروی ہے اور بعد والے جملے کا ذکر نہیں ہے۔

[بخاری:٦٠٧٨]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ انہوں نے کہا: میری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے' کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی۔ اور علما نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شرا کو، اور امام مالک رحمہ اللہ سے اس کی کراہیت منقول ہے اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٢٨٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور جریر کی روایت میں ہے' انہوں نے کہا: میں اپنے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اور وہی کھیل ہوتے تھے۔

(٦٢٨٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے۔ جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تا کہ آپ ﷺ خوش ہوں۔

[بخاری:٢٥٧٤]

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٢٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْ بُنَيَّةُ! أَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ.)) فَقَالَتْ: بَلَى قَالَ: ((فَأَحِبِّي هٰذِهِ)) قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللّٰهِ! لَا أُكَلِّمُهُ فِيْهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ حَدِيْثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ ﷺ نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ ﷺ انصاف کریں ان کے ساتھ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں۔ (یعنی جتنی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ ﷺ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟'' وہ بولیں: یارسول اللہ ﷺ! میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ ﷺ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو محبت رکھ عائشہ سے۔'' یہ سنتے ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور بیبیوں کے پاس گئیں۔ ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں: ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہو: آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابوقحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باپ تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا ہوئے۔ دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہ کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آخر آپ ﷺ کی بیبیوں نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ ﷺ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار' اللہ سے ڈرنے والی' سچی بات کہنے والی' ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں' فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو جاتیں۔ انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ ﷺ میری چادر میں تھے جس حال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْئَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِيْ فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِيْ فِيْهَا قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حِيْنَ اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ: ((اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ)).

[بخاری: ٢٥٨١ تعليقاً؛ نسائی: ٣٩٥٤، ٣٩٥٥]

میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے مقدمہ میں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں جو تم سے دب جائے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً. [بخاری:٦٢٤٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٢) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ: ((اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا؟)) اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّاكَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ. [بخاری:٣٧٧٤]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے: ''کل میں کہاں ہوں گا۔ کل میں کہاں ہوں گا؟'' یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں۔ (یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

(٦٢٩٣) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلٰى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ)).

[بخاری: ٤٤٤٩، ٥٦٧٤؛ ترمذی: ٣٤٩٦]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیک لگائے تھے میرے سینہ پر' میں نے کان لگایا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٦٢٩٣]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٥) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَمُوْتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْآخِرَةِ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾. [النساء: ٦٩]
قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ. [بخاري: ٤٤٣٥، ٤٤٣٦، ٤٥٨٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٠]

رہنے اور آخرت میں جانے کا۔ پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی بیماری میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی اس وقت آپ ﷺ کی آواز بھاری تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔
اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٦) عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٢٩٥]

سعد سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)).
قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا.
قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)).
قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلَهُ: ((اللَّهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)). [بخاري: ٤٤٦٣، ٦٣٤٨، ٦٥٠٩]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں: "کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ کا سر میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا: "یا اللہ! بلند رفیقوں کے ساتھ کر۔" (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس وقت میں نے کہا اب آپ ﷺ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں: "کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اللَّهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)).

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ: بَلَى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَارَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي هُوَ رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

[بخاری: ٥٢١١]

حفصہ رضی اللہ عنہا پر آیا' ہم دونوں آپ ﷺ کے ساتھ نکلیں اور آپ ﷺ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے، حفصہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں۔تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا اور وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا ان کے اونٹ پر۔رات کو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ ﷺ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو نہ پایا۔(رات بھر) ان کو غیرت آئی۔جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں: یا اللہ! مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا: اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا۔مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ ﷺ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ رضی اللہ عنہا ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں' اس لیے کہ اگر باری آپ ﷺ پر واجب بھی ہوتب بھی سفر میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جاسکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کرسکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگائے (نووی رحمہ اللہ)

(٦٢٩٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَآئِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ٣٧٧٠، ٥٤١٩، ٥٤٢٨؛ ترمذی: ٣٨٨٧؛ ابن ماجه: ٣٢٨١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ. [راجع: ٦٢٩٩]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔اور ان کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔اسماعیل کی روایت میں ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَهَا: ((إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

[بخاری: ٦٢٥٣؛ ابوداود: ٥٢٣٢؛ ترمذی: ٢٦٩٣، ٣٨٨٢؛ ابن ماجہ: ٣٦٩٦]

ان سے (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے): "جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں۔" انہوں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. [راجع:٦٣٠١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی روایتوں کی مانند بیان فرمایا ہے۔

(٦٣٠٣) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٣٠١]

زکریا سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) فَقَالَتْ: فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَالَا أَرٰى. [بخاری: ٣٢١٧، ٣٧٦٨، ٦٢٠١، ٦٢٤٩؛ ترمذی: ٣٨٨١؛ نسائی: ٣٩٦٤]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ جبریل علیہ السلام ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔" میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ أُمِّ زَرْعٍ.

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان۔

(٦٣٠٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان تمام نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی۔

قَالَتِ الْأُولٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقٰى.

(۱) پہلی عورت نے کہا: میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے۔

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

(۲) دوسری عورت نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی۔ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی، اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑیگا)۔

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ. قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ

(۳) تیسری عورت نے کہا: میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خَرِجَ اَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو اوہڑ رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی)۔

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِى اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

(۴) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)۔

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِى غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ.

(۵) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِى الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ.

(٦) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوائے کھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِى رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النَّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

(۷) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِى مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ. قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِى اَبُوْ زَرْعٍ وَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِىْ فَبَجَحَتْ اِلَىَّ نَفْسِىْ وَجَدَنِىْ فِىْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِىْ فِىْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ: فَلَا اُقَبَّحُ وَ اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ.

(۸) آٹھویں عورت نے کہا: میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

(۹) نویں عورت نے کہا: میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے۔ اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

اُمُّ اَبِىْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِىْ زَرْعٍ؟ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ

(۱۰) دسویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام مالک ہے مالک افضل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَبِيْتُهَا فَسَاحٌ.

ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کر اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

اِبْنُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِیْ زَرْعٍ مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ؟ طَوْعُ اَبِيْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

جَارِيَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ زَرْعٍ لَّا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَّلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِیْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ: كُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ وَمِيْرِیْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِیْ زَرْعٍ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ)).

[بخاری:٥١٨٩]

(۱۱) گیارویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سوواہ! کیا خوب ابوزرع ہے۔ اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین میں رہی۔ مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ، کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل، محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اور پیتی ہوں سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا! سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے) اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے۔ لونڈی ابوزرع کی! کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے، جس کے ساتھ اس کے دولڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دواناروں سے کھیلتے تھے۔ سو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز۔ اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع! اور کھلا اپنے لوگوں کو سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسی تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو۔ اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا۔ اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لے نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کرے گی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ تک پہنچے ہیں پھر کہا: دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تھا اور تیسری کا حی بنت کعب، چوتھی کا مہدد بنت ابی مزرمہ، پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حی بنت علقمہ، آٹھویں کا بنت اوس بن عبد، دسویں کا کبشہ بنت ارقم، گیارہویں جس کا ام زرع بنت اکیمل بن ساعد۔ انتہی۔ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعض نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر، مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بدخلق بھی ہے۔ پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ بھی تعریف ہے اور مراد چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں۔ ابن ابی اویس نے کہا: چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

(٦٣٠٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ: قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ: وَصِفْرُ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں معمولی لفظوں کا ردوبدل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ: وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ: وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا. [راجع:٦٣٠٥]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

باب: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣٠٧) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)).

[بخاري:٣٧١٤، ٣٧٦٧، ٥٢٣٠، ٥٢٧٨؛ ابوداود:٢٠٧١؛ ترمذي:٣٨٦٧]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا' نہ دوں گا' نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لئے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا۔ شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے۔'' (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگر چہ ایذا کا سبب امر مباح ہو۔ دوسرا نکاح اگر چہ جائز تھا لیکن جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا تو آپ ﷺ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا' اس لیے آپ ﷺ نے منع کر دیا' بوجہ کمال شفقت کے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پر۔ دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے' جو عورتوں کا طبعی امر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٠٨) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)). [راجع:٦٣٠٧]

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے' اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ

حضرت زین العابدین علی بن حسین سے روایت ہے' وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا: آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمایئے۔ حضرت زین العابدین نے فرمایا: کچھ نہیں۔ مسور نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں اللہ کی قسم! اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں

www.kitabosunnat.com

اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ! لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: ((اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا)).

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ: ((حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَاَوْفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا)). [بخاری: ۹۲۶ تعلیقاً، ۳۱۱۰، ۳۷۱٤؛ ابوداود: ۲۰٦۹، ۲۰۷۰؛ ابن ماجه: ۱۹۹۹]

گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا۔ جب تک میری جان میں جان ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آئے۔“ پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبدشمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا: ”انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٣١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّفْتِنُوْهَا وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا)).

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا، آپ ﷺ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: ”میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا۔ اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لائیں (یعنی جب علی رضی اللہ عنہ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رضی اللہ عنہا رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گناہ گار ہوں) اور اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی۔“ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ. [راجع:٦٣٠٩]

نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

(٦٣١١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٣٠٨]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَاهٰذَا الَّذِيْ سَارَّكِ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ بِمَوْتِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهٗ مِنْ اَهْلِهٖ فَضَحِكْتُ.

[بخاري: ٣٧١٥، ٣٧١٦، ٣٦٢٥، ٣٦٢٦، ٤٤٣٣، ٤٤٣٤؛ ترمذي: ٣٨٩٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں، پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے ان سے پوچھا: پہلے تم سے آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں، یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا: پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی۔ پھر فرمایا: تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سبحان اللہ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے ایسا پیار تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ ﷺ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

(٦٣١٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَآئِهٖ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ اُفْشِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهٗ قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی سب بی بیاں آپ ﷺ کے پاس تھیں (آپ ﷺ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ چلتے تھے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا: ''مرحبا میری بیٹی۔'' پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا: وہ بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا: وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا: کیا فرمایا تم سے رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کو جو میرا ان پر تھا اور کہا: بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: اب البتہ میں بیان کردوں گی۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَالَتْ: اَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ: ((اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّيْ لَآ اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَأَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزْعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟)) قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِيْ رَأَيْتِ.

[بخاری: ٣٦٢٣، ٦٢٨٥، ٦١٨٦؛ ابن ماجه. ١٦٢١]

کان میں یہ فرمایا: ''حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں۔'' یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ''اے فاطمہ! تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مؤمنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعض نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں۔ راضی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٦٣١٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهٗ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ: اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثِهٖ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کی چال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرحبا میری بیٹی۔'' اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں۔ میں نے کہا: میں نے تو آج طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ تمام بیویوں سے زیادہ رازدار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا: رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي: ((أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَّإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟)) فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ. [راجع:٦٣١٣]

اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے، اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔'' یہ سن کر میں روئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا اس امت کی سردار ہو۔'' تو یہ سن کر میں ہنسی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٥) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ وَقَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيْمُ اللّٰهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[بخاري:٣٦٣٤، ٤٩٨٠]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے: تجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کون شخص تھے؟'' انہوں نے کہا: دحیہ کلبی ہے۔ ام سلمہ نے کہا: اللہ کی قسم ہم تو ان کو دحیہ کلبی سمجھے۔ یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ﷺ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی آپ ﷺ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ۔

باب: ام المومنين حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)). قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا. قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا: "تم میں سے سب سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔" تو سب بی بیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم سب میں زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

فائدہ- تو لمبے ہاتھ سے حضرت ﷺ کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سب سے زیادہ تھی' انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی بیس (۲۰) ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں۔ اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے وفات پاؤں گا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسرے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیوں سے پہلے وفات پائیں گی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

فائدہ- یہ حضرت ﷺ کی کھلائی تھیں۔ ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔

(٦٣١٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْلَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ ﷺ روزے سے تھے یا کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا۔ وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ ﷺ پر۔

فائدہ- کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ ﷺ کی (یعنی آپ ﷺ کو کھلایا پلایا تھا اور تربیت کی تھی)۔ ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ

(٦٣١٨) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ چلو ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو؟ اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب: حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣١٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى اَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا عَلَى اَزْوَاجِهِ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ)). [بخاری:٢٨٤٤]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوائے اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم رضی اللہ عنہا کے (جو انس کی والدہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں) آپ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ ﷺ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(٦٣٢٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالُوْا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا: کون ہے؟ لوگوں نے کہا: غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم رضی اللہ عنہا کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ۔“

(٦٣٢١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)). [بخاری:٣٦٨٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٢٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهُ قَالَ: فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَ قَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ! اَرَأَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ: فَغَضِبَ فَقَالَ: تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ: تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَبَا طَلْحَةَ! مَا اَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: يَا اَنَسُ! لَا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ: لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ: وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا

اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انہوں نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں روک سکتے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی، یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور کہنے لگے: تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا کتنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جائیں لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اب میرے ویسا درد نہیں جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے۔ جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں۔ میری ماں نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ اس کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جائے جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا نے یہ لڑکا جنا۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچہ کو لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی۔ جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈالی۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيْ فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا إِلٰى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ)) قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ.

انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے۔" پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ۔ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ رضي الله عنه .

باب: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں۔

(٦٣٢٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ: ((يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: قَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّيْ لَا أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ.

[بخاري:١١٤٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز پڑھ کر۔ "اے بلال رضی اللہ عنہ! بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیرے جوتوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں۔" بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُمِّهِ رضي الله عنهما .

باب: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ قَالَ: لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِيْ: أَنْتَ مِنْهُمْ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجا لائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے۔ آخر تک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو ان لوگوں میں سے ہے۔" (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی:۳۰۵۳]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٦) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَکُنَّا حِیْنًا وَمَا نُرٰی ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ کَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ ﷺ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ ﷺ کے۔

[بخاری:۳۷۶۳، ٤٣٨٤؛ ترمذی:۳۸۰۶]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٧) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَقُوْلُ: لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَذَکَرَ بِمِثْلِهٖ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے پھر اسی طرح ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰی اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ اَوْمَا ذَکَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اہل بیت میں سے سمجھتا تھا۔ یا اسی طرح کا ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٩) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: شَهِدْتُّ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِیْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ: اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ کَانَ لَیُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَیَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا.

ابوالاحوص نے روایت ہے جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مثل اب کوئی ہے؟ دوسرے نے کہا: تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

فائدہ: یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ ﷺ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

(٦٣٣٠) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: کُنَّا فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ کَانَ یَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَیُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا.

ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

(٦٣٣١) عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَیْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَلْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَ اَكْثَرُ.

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [ال عمران: ١٦١] ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِيْ اَنْ اَقْرَاَ؟ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ. قَالَ شَقِيْقٌ: فَجَلَسْتُ فِيْ حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ. [بخاری:٥٠٠٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا (اپنے قرآن کو چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لائے گا اس کو قیامت کے دن۔ پھر کہا: تم مجھے کس شخص کی قراءت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس۔ شقیق نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

فائدہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں بعض مقامات میں جمہور کے مخالف قراءت تھی۔ ان کے ساتھیوں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہہ دیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لے کر آؤ گے۔ اس سے زیادہ کون سا شرف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

(٦٣٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ. [راجع:٥٠٠٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری۔ اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ! دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

(٦٣٣٤) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا نَاْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ۔ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عِنْدَهٗ۔ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خُذُوا

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے، ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ فَبَدَاَبِهٖ۔ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ))۔

معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم کا۔"

[بخاري:٣٧٥٨، ٣٧٥٩، ٣٧٦٠، ٣٨٠٦، ٣٨٠٨، ٤٩٩٩]

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَقُوْلُهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِّنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) وَحَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَوْلَهُ: يَقُوْلُهُ. [راجع:٦٣٣٤]

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس تھے۔ اور ابن مسعود کی حدیث بیان کی، کہا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس وقت سے میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: "تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے، ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور ابی بن کعب سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اور معاذ بن جبل سے۔" زہیر بن حرب نے یقولہ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَوَكِيْعٍ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ اُبَيٍّ وَّفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ. [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٧) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ. [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٨) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اسْتَقْرِؤُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)). [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: بَدَاَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِيْ بِاَيِّهِمَا بَدَاَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع: ٦٣٣٤]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم۔

باب: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی فضیلت۔

(٦٣٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے، اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. [بخاري: ٣٨١٠؛ ترمذي: ٣٧٩٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں، حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوائے ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے۔ اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ ﷺ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں۔ اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یہ کہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے تب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ قرآن کے اجزا ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا۔ انتہی۔

(٦٣٤١) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ. [بخاري: ٥٠٠٣]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ)) قَالَ: فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ. [راجع: ١٨٦٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو۔“ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ ﷺ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تیرا نام لیا۔“ یہ سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور رب کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٣٤٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾)) قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ فَبَكٰى . [راجع:١٨٦٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ سناؤں'' انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' ۔یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رو دیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ. [راجع:١٨٦٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند بیان کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضي الله عنه

باب: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)). [ترمذی:٣٨٤٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا: ''ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو۔اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعض نے کہا: مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا۔انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ کے آنے کی خوشی کی۔(انتھی مختصراً من النووی رحمہ اللہ)

(٦٣٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ.)) [بخاری: ٣٨٠٣؛ ابن ماجه: ١٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجِنَازَتُهُ مَوْضُوْعَةٌ يَعْنِيْ سَعْدًا: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٨) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ)). [بخاری:٣٨٠٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا۔آپ ﷺ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو۔البتہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا تو ال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہے۔''

(٦٣٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ابن عبدہ نے کہا: ہمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٦٣٤٨]

ابو داؤد نے خبر دی شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔قتادہ نے عن انس عن النبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٠) عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا كَرِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ. [راجع:٦٣٤٩]

شعبہ نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح بیان کیا جیسا ابوداؤد نے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَّكَانَ یَنْهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ فَقَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! اِنَّ مَنَادِیْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)).

[بخاری:٢٦١٥، ٣٢٤٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا۔ آپ ﷺ منع کرتے تھے حریر سے۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُكَیْدِرَ دُوْمَةِ الْجَنْدَلِ اَهْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ: وَكَانَ یَنْهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپ ﷺ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ رضی اللہ عنہ.

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ سَیْفًا یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: ((مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ هٰذَا)) فَبَسَطُوْا اَیْدِیَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ یَقُوْلُ: اَنَا اَنَا. قَالَ: ((فَمَنْ یَّاْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ؟)) فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُوْ دُجَانَةَ اَنَا اٰخُذُهٗ بِحَقِّهٖ قَالَ: فَاَخَذَهٗ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِیْنَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا: ''یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟'' لوگوں نے ہاتھ پھیلائے' ہر ایک کہتا تھا: میں لوں گا۔ میں لوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا حق ادا کر کے کون لے گا۔'' یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا۔ پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما.

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَوْمَ أُحُدٍ جِيْءَ بِأَبِيْ مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِيْ قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: ((وَلِمَ تَبْكِيْ؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ)).

[بخاری: ۱۲۹۳، ۲۸۱٦؛ نسائی: ۱۸٤۱]

گیا۔ اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھا دیا یا آپ ﷺ کے حکم سے اٹھایا گیا۔ آپ ﷺ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا: ''یہ کس کی آواز ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا' عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُصِيْبَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِيْ وَجَعَلُوْا يَنْهَوْنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِيْ قَالَ: وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْكِيْهِ أَوْلَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ)).

[بخاری: ۱۲٤٤، ٤۰۸۰؛ نسائی: ۱۸٤٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا' لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ. [بخاری: ۱۲٤٤ تعلیقًا]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٨) عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ مَغْزًى لَّهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مال دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں سے فرمایا: ''تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِأَصْحَابِهِ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ)) فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ)) قَالَ: فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا' ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گم تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلیبیب رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتا۔'' لوگوں نے ان مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیبیب رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں۔'' (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ﷺ ہی نے اٹھایا۔ بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور راوی نے غسل کا بیان نہیں کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِيْ اُنَيْسٌ وَّاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ فَقُلْتُ: اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا.

قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ! قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے' تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے۔ اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی۔ اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی: (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا: تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا' اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا۔ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے۔ انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے۔ کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے۔ انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹے میرے بھائی کے! میں نے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے۔ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ قُلْتُ: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ قُلْتُ: فَاَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ اُصَلِّيْ عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ.

فَقَالَ اُنَيْسٌ: اِنَّ لِيْ حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِيْ فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ: فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ: اَحَدَ الشُّعَرَاءِ.

قَالَ اُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهٗ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَذِبُوْنَ.

قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ: الصَّابِئُ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ: فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ: فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّيَ الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَّآئِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ! ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءَ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوْعٍ.

نے کہا: کس کے لیے پڑھتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لیے۔ میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: منہ ادھر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا۔ اس نے دیر کی۔ پھر آیا۔ میں نے کہا: تو نے کیا کیا۔ وہ بولا: میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا: لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: لوگ اس کو شاعر' کاہن' جادوگر کہتے ہیں۔ اور انیس خود بھی شاعر تھا۔ اس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح۔ اللہ کی قسم وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں رہو۔ میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ آیا۔ میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدل لنے والا۔ عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت ﷺ کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جس صابی کا تو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا' تو اے بھتیجے میرے! میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوائے زمزم کے پانی کے (جب مجھے بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں' اساف مرد تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذَا ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ: اَنْكِحَا اَحَدُهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَلٰى قَوْلِهِمَا قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُوْلَانِ: لَوْ كَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ: ((مَا لَكُمَا؟)) قَالَتَا: الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ: ((مَا قَالَ لَكُمَا؟)) قَالَتَا: اِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَنْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ قَالَ: فَاَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ اٰخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِيْ صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِهِ مِنِّيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ: ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَآءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَآ اَجِدُ عَلٰى

اور نائلہ عورت تھی، کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں۔ میں نے کہا: ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ فحش اساف اور نائلہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی' اساف اور نائلہ کو۔ ان مردوں اور عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں: کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے۔ انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا: کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ صابی کیا بولا: وہ بولیں: ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ' پھر نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعليك ورحمة الله۔'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: شاید آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں' میں لپکا آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ ﷺ کے صاحب نے (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کو جانتے تھے مجھے روکا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ''تو یہاں کب آیا؟'' میں نے عرض کیا' میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کھانا کون کھلاتا ہے؟'' میں نے کہا: کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ: ((فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ)).

وغیرہ کچھ نہیں سوائے زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح۔''

فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُوْبَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ؟ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ)) فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: صَنَعْتُ أَنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ: مَابِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ: مَابِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ.

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اس کو کھلانے کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی' میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے۔ یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں۔ پھر رہا میں جب تک رہا۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی' میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوائے یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دے۔'' میں انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی۔ وہ بولا: تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے' میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے۔ وہ بولی: مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا' وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔

وَقَالَ نِصْفُهُمْ: إِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِيْ أَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گی۔ اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھی اپنے بھائیوں غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا۔'' (قتل اور قید سے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ انیس رضی اللہ عنہ نے ایک شرط لگائی۔ وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے‘ ہر ایک یہ کہتا: میں بہتر ہوں۔ پھر جس کو کاہن کہہ دے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتے۔ ایسی ہی شرط انیس رضی اللہ عنہ نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جائیں اور اتنے ہی اور۔

(٦٣٦٠) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَانْظُرَ قَالَ: نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ وَتَجَهَّمُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْذَرٍّ: يَا ابْنَ اَخِيْ! صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ: فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيْثِهٖ: قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ: قُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ؟)) وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا: فَقَالَ: ((مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيْهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے۔ انیس رضی اللہ عنہ نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے۔ اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانی کا سلام کیا۔ اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے عزت دیجیے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ: اِرْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے‘ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھے آسمان سے خبر آتی ہے۔ ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا‘ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ گیا اور بولا: میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْآخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِىْ ذَرٍّ فَقَالَ: رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِىْ فِيْمَا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِىَّ ﷺ لَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ يَعْنِى اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِىٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِىَّ ﷺ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِىٌّ فَقَالَ مَا اٰنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ؟ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِىٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَلَا تُحَدِّثُنِىْ؟ مَا الَّذِىْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ: اِنْ اَعْطَيْتَنِىْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّىْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: فَاِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَصْبَحْتُ فَاتَّبِعْنِىْ فَاِنِّىْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّىْ اُرِيْقُ الْمَآءَ فَاِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِىْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِىْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: ((ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِىْ)) فَقَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ

اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے مجھ کو تسکین نہیں ہوئی پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ وہ لیٹ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ ﷺ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے۔ وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے اور کہا: ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو؟ پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی، یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا۔ اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا: تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس کے لیے تم اس شہر میں آئے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے سب حال بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ابوذر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ پہنچے۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نکلے اور مسجد میں آئے اور اونچی آواز میں بولے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهٗ.

[بخاری:۳۵۲۲، ۳۸۶۱]

اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھکے اور لوگوں سے کہا: خرابی ہو تمہاری، تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ.

باب: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(۶۳۶۳) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا ضَحِكَ. [بخاری: ۳۰۳۵، ۳۸۲۲، ۶۰۸۹؛ ترمذی: ۳۸۲۰، ۳۸۲۱؛ ابن ماجه: ۱۵۹]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۶۴) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

[راجع:۶۳۶۳]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی، میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ''یا اللہ! جما دے اس کو، اور راہ بتانے والا، ہدایت پانے والا بنا دے۔''

○ ○ ○ ○

(۶۳۶۵) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے۔'' (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے باز آئیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ.

[بخاري: ٣٠٢٠، ٣٠٧٦، ٣٨٢٣، ٤٣٥٥، ٤٣٥٦، ٤٣٥١، ٦٣٣٣؛ ابوداود: ٢٧٧٢]

وہاں پایا قتل کیا۔ پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٦) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَرِيْرُ! اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)). بَيْتٍ لِّخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے۔'' جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا: میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ''اللہ! جمادے اس کو، اور راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔''

قَالَ: فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُّبَشِّرُهُ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٦٣٦٥]

پھر جریر رضی اللہ عنہ گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلا دیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوش خبری کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٧) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ: فَجَاءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ اَبُوْ اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٦٣٦٥]

اسماعیل سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور مروان کی روایت میں ہے کہ جریر کی طرف سے ایک آدمی ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ خوشخبری لے کر آیا اور نبی ﷺ کو بشارت سنائی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣٦٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَّضَعَ هٰذَا؟)) فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: قَالُوْا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' لوگوں نے کہا: یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). [بخاري:١٤٣]

میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! اس کو سمجھدار کر دے دین میں۔''

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِيْ يَدِيْ قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَّلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِيْ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَرٰى عَبْدَاللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا)).

[بخاري:١١٥٦، ١١٥٧، ٧٠١٥، ٧٠١٦؛ ترمذي:٣٨٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے خواب میں دیکھا' میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَأٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَّكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِيْ: لَمْ تُرَعْ. فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد۔ میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ میں نے خواب دیکھا' جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے' دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا۔ میں نے کہنا شروع کیا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے' اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے' اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا: تجھے کچھ خوف نہیں۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔'' سالم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُاللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا . [بخاری:۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷٤۰، ۳۷٤۱، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱؛ ابن ماجه:۳۹۱۹]

○ ○ ○ ○

(٦٣٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِّي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِيْ إِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ. [راجع:٦٣٧٠]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں مسجد میں سوتا تھا اور میرا کوئی گھر نہیں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں پر لایا گیا۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ.

باب: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٧٢) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! خَادِمُكَ أَنَسٌ أُدْعُ اللهَ لَهُ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ)).

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو دے اس کو برکت دے اس میں۔''

[بخاری:٦٣٧٨، ٦٣٧٩؛ ترمذی:٣٨٢٩]

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کا خادم انس ہے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

[بخاری:٦٣٣٤، ٦٣٤٤، ٦٣٨٠، ٦٣٨١]

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع:٦٣٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّيْ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَتْ أُمِّيْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ: فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِيْ آخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهِ أَنْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ)). [راجع:١٥٠١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوائے میرے اور میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا اور میری خالہ ام حرام کے، میری ماں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھوٹا خادم (انس رضی اللہ عنہ) دعا کیجیے اس کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی: ''یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٣٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ تْ بِيْ اُمِّيْ اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَزَّرَتْنِيْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِيْ بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِيْ اَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) وَقَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میری ماں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) کو پھاڑ کر اس میں سے آدھی کی ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو دی تو کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ آپ ﷺ اس کے لیے دعا کیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ: بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُنَيْسٌ فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ. [ترمذی:٣٨٢٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی آواز سنی اور کہنے لگی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِيْ اِلٰى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّيْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا.

قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا۔ جب گیا تو میری ماں نے کہا: تو نے کیوں دیر کی؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔ وہ بولی: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: وہ بھید ہے۔ میری ماں بولی: رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدُ وَ لَقَدْ سَاَلَتْنِيْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهِ. [بخاری:٦٢٨٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی۔ میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ میں نے اس سے بھی بیان نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

باب: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٨٠) عَنْ سَعْدٍ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَّمْشِيْ اِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. [بخاری:٣٨١٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے۔

(٦٣٨١) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ: اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ: وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ: ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهٗ: لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَاءَنِيْ مِنْصَفٌ۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ۔ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَوَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ.

فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر اللہ کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے: یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں۔ جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا: تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا: سبحان اللہ! کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ ﷺ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے۔ اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا: میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا: اس کو تھامے رہو۔ پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔'' قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَذَاكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ)) قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ.

[بخاری:٣٨١٣، ٧٠١٠، ٧٠١٤]

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٢) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَاَنَّ عَمُوْدًا وُضِعَ فِيْ وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيْهَا وَفِيْ رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِيْ اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ لِيْ: ارْقَهْ فَرَقِيْتُهُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمُوْتُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى)).

[راجع:٦٣٨١]

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکلے۔ لوگوں نے کہا: یہ جنت والوں میں سے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا: تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! ان کو وہ بات نہ کہنی چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا۔ اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پائے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے۔'' (یعنی دین اسلام پر)۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٣) عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَفِيْهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَنًا قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ: فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِيْ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا ابْنَ اَخِيْ! قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ

خرشہ بن حر سے روایت ہے' میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں۔ وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت' معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے ہوا۔ وہ چلے یہاں تک کہ قریب تھا کہ شہر سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے مکان میں گئے۔ میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی' انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا: اے بھتیجے میرے! کیا کام ہے تیرا۔ میں نے کہا: لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے: جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے۔ تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ جانتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ: قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِيْ قَالَ: فَأَخَذْتُ لِآخُذَفِيْهَا فَقَالَ لِيْ: لَاتَأْخُذْ فِيْهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِيْنِيْ فَقَالَ لِيْ: خُذْهٰهُنَا قَالَ: فَأَتَى بِيْ جَبَلًا فَقَالَ لِيْ: اصْعَدْ قَالَ: فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اِسْتِيْ قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى أَتَى بِيْ عَمُوْدًا رَأْسُهُ فِي السَّمَآءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِيْ أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيْ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَآءِ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَلَ بِيْ فَقَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ: وَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَأَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ)). [ابن ماجه: ٣٩٢٠]

ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی، میں ایک بار سو رہا تھا' خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا: ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں۔ وہ شخص بولا: ان راہوں میں جا۔ پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا: اس پر چڑھ۔ میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرین (چوتڑ) کے بل گرا۔ کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا۔ مجھ سے کہا: اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا: میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا' میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ. باب: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

فائدہ۔ (یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ ﷺ کی)

(٦٣٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)). قَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. [بخاری: ٤٥٣، ٣٢١٢، ٦١٥٢؛ ابوداود: ٥٠١٣، ٥٠١٤؛ نسائی: ٧١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا جائز ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ! مدد کر اس کی روح القدس سے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ! تو جانتا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٨٥) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٦٣٨٤]

ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں کہا جس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح سنا ہے۔ پھر اس کی مثل بیان کی۔

(٦٣٨٦) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ. [راجع:٦٣٨٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے حسان رضی اللہ عنہ! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے۔ یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ: ((اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)). [بخاری: ٦١٥٣، ٣٢١٣، ٤١٢٣، ٤١٢٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے: ''کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٣٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع:٦٣٨٧]

شعبہ سے اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے ان کو برا کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جانے دے اے بھانجے میرے! کیونکہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

(٦٣٩٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[بخاری:٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩١) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَاكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ ؟ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾[٢٤/ النور:١١] فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْيُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [بخاری:٤١٤٦، ٤٧٥٥، ٤٧٥٦]

مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انہوں نے کہی تھی: وہ شعر یہ ہے!۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا: ﴿وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی پھر آپ ﷺ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیا کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٩٢) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَزَانٌ. [راجع:٦٣٩١]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے' وہ کہتی ہیں کہ وہ (حسان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ سے کافروں کی ہجو کو دور کرتا تھا۔ بعد اس میں حصان' رزان کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٣٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِّي فِي اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: ((كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟)) قَالَ: وَالَّذِي اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ ﷺ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے ناتے والا ہے۔'' حسان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے' پھر حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ۔ آپ ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دادا ایک ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا۔ حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ہجو میں حسان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ اس کے بعد یہ شعر ہے:

وَمَنْ وَّلَدَتْ اَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ كِرَامٌ وَّلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ!

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث رضی اللہ عنہ کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بوڑھیوں کے پاس شرافت پھٹکی بھی نہیں۔

(٦٣٩٤) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ: اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ: الْعَجِيْنِ.

[بخاری: ٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام بن عروہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا اور خمیر کی بجائے عجین کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٥) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ)) فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: ((اهْجُهُمْ)) فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا: ''ہجو کر قریش کی۔'' اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَ فْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِيْ فَرْيَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ)). فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ لَخَّصَ لِيْ نَسَبَكَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحَسَّانَ: ((اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَا فَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)).

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)). قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَآءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

آ گیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا، قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔“ پھر حسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حسان رضی اللہ عنہ سے: ”روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔“ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور برباد کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔“ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: (ان شعروں کو جو اوپر گزرے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

(۲) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی جو نیک ہیں، پرہیزگار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے۔

(۳) میری ماں اور باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔

(۴) میں اپنی جان کو کھووں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے (کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر)۔

(۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقُّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَآءُ
وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَاءُ

چڑھتی ہوئیں' ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔
(۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سربندھن سے۔
(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔
(۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔
(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔
(۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔
(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں۔ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔
(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔
(۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّي اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف' وہ مشرکہ تھی' ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا۔ وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِيْ أَنَا وَأُمِّيْ إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِيْ وَلَا يَرَانِيْ إِلَّا أَحَبَّنِيْ.

ہدایت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کر۔'' میں خوش ہو کر نکلا حضرت ﷺ کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی ذرا ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل سے دعا کیجیے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔'' پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِيْ حَتّٰى قَضٰى حَدِيْثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِلَیَّ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[بخاری: ۱۱۸، ۲۳۵۰، ۷۳۵٤؛ ابن ماجه: ۲٦۲]

آپ ﷺ سے سنی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَالِکًا انْتَهٰی حَدِیْثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الرِّوَایَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((مَنْ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ)) اِلٰی آخِرِهٖ.

[راجع: ٦٣٩٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اَلَا یُعْجِبُكَ اَبُوْهُرَیْرَةَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَانِبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یُسْمِعُنِیْ ذٰلِكَ وَکُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ وَلَوْ اَدْرَکْتُهٗ لَرَدَدْتُ عَلَیْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ: قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَدْ اَکْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَیَقُوْلُوْنَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا یَتَحَدَّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِیْثِهٖ؟ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرْضِیْهِمْ وَاَمَّا اِخْوَانِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَکُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَلَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا: ((اَیُّکُمْ یَبْسُطُ ثَوْبَهٗ فَیَاْخُذُ مِنْ حَدِیْثِیْ هٰذَا ثُمَّ یَجْمَعُهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَاِنَّهٗ لَمْ یَنْسَ شَیْئًا سَمِعَهٗ)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَیَّ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ حَدِیْثِهٖ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِیْ فَمَا نَسِیْتُ

عروہ بن الزبیر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: کیا تعجب نہیں کرتے تم ابوہریرہ ؓ پر، آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے، میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابوہریرہ ؓ نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ ؓ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ ؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن: ''کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگائے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث سے فارغ ہوئے، پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگایا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ ﷺ نے بیان کی نہیں بھولا۔ اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے: ''جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے۔'' آخر تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ. [بخاری:٣٥٦٨؛ ابوداود:٣٦٥٥؛ وانظر فی مسلم:٧٥٠٩]

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاری:٢٠٤٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تم کہتے ہو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں ان کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤٠١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ وَ هُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: ((اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا)). فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَلِيْفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ

عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے، وہ منشی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا: ''شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شترسوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔'' ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا: خط نکال۔ وہ بولی: میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: خط نکال یا اپنے کپڑے اتار۔ پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ اس میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ ﷺ کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولا: آپ جلدی نہ فرمایئے یارسول اللہ ﷺ (یعنی فوراً بولا: مجھے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ [٦٠/ الممتحنة:١] وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ. [بخاری: ٣٠٠٧، ٤٢٧٤، ٤٨٩٠؛ ابوداود: ٢٦٥٠؛ ترمذی: ٣٣٠٥]

کے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کر دوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے۔ اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ چھوڑ دیجئے یا رسول اللہ ﷺ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا اور فرمایا: تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ ﷺ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگر چہ توبہ کر لے۔ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں۔ اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری نہ تھا۔ انتہی ملخصاً۔

(٦٤٠٢) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ. [بخاری: ٣٩٨٣، ٣٠٨١، ٦٢٥٩، ٦٩٣٩؛ ابوداود: ٢٦٥١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور زبیر بن عوام کو بھیجا اور ہم تمام گھوڑ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلو اور جب روضۂ خاخ کے مقام پر پہنچو گے تو تم کو ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے مشرکین کی طرف حاطب کی جانب سے۔'' اسی طرح حدیث بیان کی عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ رضی اللہ عنہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْ خُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)). [ترمذی:۳۸٦٤]

ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جھوٹا ہے حاطب رضی اللہ عنہ دوزخ میں نہ جائے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رضی اللہ عنہم.

باب: شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت۔

(٦٤٠٤) عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ مِّنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)) قَالَتْ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾[١٩/ مريم:٧١] فَقَالَ النَّبِيُّﷺ: ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾. [١٩/ مريم:٧٢]

ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس: ''اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے نیچے۔'' انہوں نے کہا: کیوں نہ جائیں گے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)) [١٩/مریم:٧١] یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد یہ ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [١٩/مریم:٧٢] یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیز گاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے۔ پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما.

باب: ابوموسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٤٠٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلَا تُنْجِزُلِيْ يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَّنِيْ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اَبْشِرْ)) فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ ((اَبْشِرْ))

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں' آپ ﷺ کیساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جا۔'' وہ بولا آپ ﷺ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا۔ پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا: ''اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَیْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا)) فَقَالَا: قَبِلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِیْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَوَجْهَهٗ فِیْهِ وَمَجَّ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا)) فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِیْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو۔" دونوں نے کہا: ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ۔ انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

[بخاری:۱۸۸، ۱۹۶، ۴۳۲۸]

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٦) عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ ؓ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَیْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَیْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَبَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ: فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِیْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ: یَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ اِلٰى اَبِیْ مُوْسٰى فَقَالَ: اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِیْ تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِیْ رَمَانِیْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَقَصَدْتُ لَهٗ فَاعْتَمَدْتُهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰى عَنِّیْ ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهٗ: اَلَا تَسْتَحْیِیْ؟ اَلَسْتَ عَرَبِیًّا؟ اَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ فَالْتَقَیْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَیْنِ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِیْ عَامِرٍ فَقُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ فَقَالَ: یَا ابْنَ اَخِیْ!

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ کو تیر لگا گھٹنے میں۔ وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا' ان کے گھٹنے میں جم گیا' میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا؟ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا۔ پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب یہ تیر نکال لے۔ میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انْطَلِقْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّى السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ اَبُوْ عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْلِى قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِى اَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى بَيْتٍ عَلَى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِىْ عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرْلِى فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِىْ عَامِرٍ)) حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْمِنَ النَّاسِ)) فَقُلْتُ وَلِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا)).

قَالَ: اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدٰهُمَا لِاَبِىْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ.

[بخاری: ۲۸۸۴، ۴۳۲۳، ۶۳۸۳]

ابو عامر رضی اللہ عنہ کی بخشش کی دعا کیجیے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر وفات پا گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ ﷺ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''یا اللہ! بخش دے عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کو۔'' (عبید بن سلیم رضی اللہ عنہ ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا: ''یا اللہ! ابو عامر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کرنا۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخش دے یا اللہ! عبداللہ بن قیس کے (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔'' ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور ایک ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ رضی اللہ عنہم.

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت۔

(۶۴۰۷) عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَمَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِىَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ: اِنَّ اَصْحَابِىْ يَاْمُرُوْنَكُمْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اشعریوں کی آواز قرآن پاک پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں

www.kitabosunnat.com

اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ)). [بخاری:٤٢٣٢]

دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٠٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْقَلَّ طَعَامُ عِیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَیْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ)). [بخاری:٢٤٨٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں'' (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْیَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٤٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ وَ لَا یُقَاعِدُوْنَهٗ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! ثَلَاثٌ اَعْطِنِیْهِنَّ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: عِنْدِیْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهٗ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: تُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْکُفَّارَ کَمَا کُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ: ((نَعَمْ)).

قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ: وَلَوْ لَا اَنَّهٗ طَلَبَ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یُسْاَلُ شَیْئًا اِلَّا قَالَ: ((نَعَمْ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے بولا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں مجھے عطا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولا: میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ اپنا کاتب بنایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' تیسرے مجھ کو حکم دیجیے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' ابوزمیل نے کہا: اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ ﷺ سے نہ کرتا تو آپ ﷺ نہ دیتے اس لیے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جس جس بات کا سوال آپ ﷺ سے کرتا آپ ﷺ ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ آپ ﷺ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیوں کہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی۔ ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہل پہلے جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا۔ اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا۔ اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی ﷺ کا ہمیشہ دشمن رہا۔ ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) جناب امیر المومنین خلیفۂ برحق علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا۔ ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوایا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حالات لکھنے سے قلم کانپتا ہے۔ پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنوامیہ سوائے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ در پے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے۔ لاحول ولا قوۃ۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن ۸ ہجری میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ یا ۷ ہجری میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے۔ ابن حزم نے کہا: مسلم کی روایت میں وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے۔ ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے۔ اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا: یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ وَاَهْلِ سَفِیْنَتِهِمْ رضی اللہ عنہم.

باب: جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

(٦٤١٠) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّ خَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ: فَرَكِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا قَالَ: فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا قَالَ: فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے ہجرت کر کے، میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک کا نام ابوبردہ تھا اور دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے: یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوائے ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ لگایا۔ بعض لوگ کہنے لگے: ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

○ ○ ○ ○

(٦٤١١) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاَى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ: اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ اَلْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً: كَذَبْتَ يَا عُمَرُ! كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْفِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِهِ ﷺ وَايْمُ اللّٰهِ! لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنَخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسْاَلُهُ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنَنِي اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ

پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کو۔ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔ نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں، حضرت عمر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہاں اسماء رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہیں؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حبش والی' دریا والی یہی عورت ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف تم سے۔ یہ سن کر اسماء رضی اللہ عنہا غصہ ہوئیں اور بولیں: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے یہ غلط کہا۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ۔ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوائے نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول ﷺ کے لیے۔ اور قسم اللہ کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی' ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ ﷺ سے کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی' اللہ کی قسم میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے نبی اللہ تعالیٰ کے! عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ اور مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو)۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا کی کسی چیز کے ملنے کی ان کو اتنی خوشی نہ ہوتی تھی جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے۔ ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلَا أَعْظَمَ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ أَبُوْبُرْدَةَ: فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّي.

[بخاري: ٣١٣٦، ٣٨٧٦، ٤٢٣٠]

بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا' وہ مجھ سے دہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤١٢) عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا: مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَاأَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ)).

فَأَتَاهُمْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَاإِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَاأُخَيَّ!.

عائذ بن عمرو سے روایت ہے، ابوسفیان، سلمان' صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا! آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

یہ سن کر ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے: بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا۔ وہ بولے: نہیں' اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھے اور صلح کر کے مسلمانوں میں آئے تھے اور اس میں فضیلت ہے سلمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: انصار کی فضیلت۔

(٦٤١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِيْنَا نَزَلَتْ: ﴿إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢] بَنُوْ سَلِمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

[بخاري: ٤٠٥١، ٤٥٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت ''جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔'' ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنوسلمہ خزرج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ ﷺ بدر کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

(٦٤١٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)). [ترمذی:٣٩٠٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٤١٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

(٦٤١٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)). لَا أَشُكُّ فِيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ ﷺ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" یعنی انصار کو فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [بخاری:٣٧٨٦، ٥٢٣٤، ٦٦٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے مراد یہ ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ ﷺ سے پوچھی) اور فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" تین بار یہ فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤١٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٦٤١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بخاری: ۳۸۰۱؛ ترمذی: ۳۹۰۷]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي خَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: انصار کے گھروں کا بیان۔

(٦٤٢١) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِالْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيْرٍ.

ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت ﷺ کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی رفاقت کی) پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

[بخاری: ۳۷۸۹، ۳۸۰۷؛ ترمذی: ۳۹۱۱]

(٦٤٢٢) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٦٤٢١]

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن اس میں سعد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

[بخاری: ۵۳۰۰؛ ترمذی: ۳۹۱۰]

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٤) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِالْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ! لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِي)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبدالاشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا۔'' اللہ کی قسم اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

(٦٤٢٥) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ: أَتَّهَمُ أَنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ قَالَ: خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے: ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَسْرِجُوْا لِيْ حِمَارِيْ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ: اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَلَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ.

[بخاری:٦٠٥٣؛ ترمذی:٣٩١٠]

جاؤں گا۔ سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ ﷺ کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو۔ یہ سن کر سعد رضی اللہ عنہ لوٹے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٦) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ فِيْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ.

اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرمایا: ''انصار بہتر ہیں یا انصار کے گھر بہتر ہیں۔'' اسی حدیث کی مانند جس میں گھروں کا ذکر ہے۔ اور اس میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قصے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٦٤٢٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: ((اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ اٰخِرُ الْاَرْبَعِ؟ حِيْنَ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ: اجْلِسْ اَلَا تَرْضٰى اَنْ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِيْ سَمّٰى؟ فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو انصار کا بہترین گھر بتاؤں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنو عبد الاشہل۔'' لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی نجار۔'' لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی ساعدہ لوگوں نے کہا: ''پھر کون؟ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' یہ سن کر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا: کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ ﷺ کی بات پر اعتراض کرنا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ۔ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا۔ اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

باب: انصار کی صحبت اختیار کرنے کا بیان۔

(٦٤٢٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ يَخْدُمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ.

زَادَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَكَانَ جَرِيْرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ. [بخاری:٢٨٨٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا: تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارَ وَأَسْلَمَ.

باب: نبی ﷺ کا دعا کرنا غفار اور اسلم قبیلے کے لیے۔

(٦٤٢٩) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)).

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٠) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتِ قَوْمَكَ)) فَقُلْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا)).

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ بخشے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣١) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ نے گزشتہ اسناد کے مطابق روایت کی ہے۔

(٦٤٣٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا)). [بخاری:٣٥١٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور غفار کو اللہ نے بخشا۔ یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔“

(٦٤٣٤) عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ: ((اللّٰهُمَّ!

خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی: ”یا اللہ! لعنت کر بنی لحیان پر اور رعل پر ذکوان پر اور عصیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))۔ [راجع:۱۵۵۸]

پر جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ))۔

[ترمذی:۳۹٤۱]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَاُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

[بخاری:۳۵۱۳]

ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيْمٍ وَدَوْسٍ وَطَيٍّ۔

باب: قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم دوس اور طی کی فضیلت۔

(٦٤٣٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ))۔

[ترمذی:۳۹٤۰]

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع، جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوائے اور لوگوں کے اور اللہ اور اس کے رسول ان کے دوست ہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔ عبداللہ کی اولاد سے عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں بنو غطفان کی آپ ﷺ نے ان کا نام بنی عبداللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کہ باپ کا نام بدل گیا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٤٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالٍ لَيْسَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه)).

[بخاری: ۳۵۰٤، ۳۵۱۲]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِيْ بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ. [راجع:٦٤٣٩]

سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم اور غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے، اسد اور غطفان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد طئی اور غطفان سے۔''

[ترمذی: ۳۹۵۰]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ: يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيْمٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ۔ وَاَحْسِبُ۔ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا؟)) فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ ﷺ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے' اسلم' غفار' مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اسلم' غفار، مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم' بنی عامر اور اسد و غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) نقصان میں رہے اور نامراد ہوئے۔'' وہ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے۔'' (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِيَدِهٖ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِّنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ. [بخاری: ٣٥١٥، ٣٥١٦، ٦٦٣٥؛ ترمذی: ٣٩٥٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((وَجُهَيْنَةُ)) وَلَمْ يَقُلْ: أَحْسِبُ. [راجع:٦٤٤٤]

محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور جهینه۔'' اور لفظ اَحْسِبُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٦) عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ بَنِيْ أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٧) عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٦٤٤٤]

ابی بشر سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٨) عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)).

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ كُرَيْبٍ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ، اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے۔'' اور بلند آواز سے فرمایا: لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ گھاٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بہتر ہیں ان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِيْ: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهَ أَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلا صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے منہ کو یعنی خوش کر دیا ان کو طئی کا صدقہ تھا، (طئی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ)).

تو بددعا کیجیے دوس کے لیے۔ کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥١) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ ؓ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ)). [بخاري:٢٥٤٣]

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ ؓ نے کہا: میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے، میں نے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر۔'' اور ان کے صدقے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔'' اور ایک عورت ان کی قیدی تھی حضرت عائشہ ؓ کے پاس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دے۔ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[بخاري: ٢٥٤٣، ٤٣٦٦]

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کے بعد جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے جو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائیں پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' تین باتیں جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں اس کے بعد میں ہمیشہ ان سے محبت کرتا ہوں اور اسی مذکورہ حدیث کے معنی کی حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ.

باب: بہتر لوگ کون ہیں۔

(٦٤٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهَهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے۔ (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے۔) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِوَجْهٍ)).

ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہو ان کے پاس ایک منہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جائے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسا نہیں کرسکتا۔

(٦٤٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ: ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِیَةً حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ٣٤٩٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٣٢]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ نِسَآءِ قُرَیْشٍ.

باب: قریشی عورتوں کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٥٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَیْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَآءِ قُرَیْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ: نِسَآءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی یَتِیْمٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی۔ سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ حضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا: جب ام ہانی سے آپ ﷺ نے نکاح کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ ﷺ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں۔ ایک اولاد پر مہربان ہونا۔ دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

(٦٤٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَرْعَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ)) وَلَمْ یَقُلْ: یَتِیْمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((نِسَآءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریشی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ)).
قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ.
[بخاری:٣٤٣٤]

بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔‘‘ اس روایت کے بیان کرنے کے بعد۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ اُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيْ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی سے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ)). [راجع:٦٤٥٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رضی اللہ عنہم.

باب: رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان۔

(٦٤٦٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اٰخٰى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٣) عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ؟)) فَقَالَ اَنَسٌ: قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ. [بخاری:٢٢٩٤، ٦٠٨٣]

عاصم احول سے روایت ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اسلام میں حلف نہیں ہے۔‘‘ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حلف کرایا قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۰ ۷۳۴؛ ابو داود: ۲۹۲۶]

فائدہ: پہلے حلف اس طرح ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا۔ یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا۔ قرآن میں اترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے لیکن وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٤٦٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِي الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ. [راجع:٦٤٦٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حلف کرایا قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

(٦٤٦٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً)). [ابو داود:٢٩٢٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔“

بَابُ بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ اَمَانٌ لِاَصْحَابِهِ وَبَقَاءُ اَصْحَابِهِ اَمَانٌ لِلْاُمَّةِ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا۔

(٦٤٦٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَازِلْتُمْ هٰهُنَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ: ((اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ)) قَالَ: فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا: اگر ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہیں بیٹھے رہے۔“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا: اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ ﷺ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا: ”تارے بچاؤ ہیں آسمان کے، جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آ جائے گی (یعنی قیامت آ جائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آ جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں، دین میں نئی باتیں نکلیں گی، فتنے ہوں گے' شیطان کا سینگ نمودار ہو گا' نصاریٰ کا غلبہ ہو گا' مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہو گی' یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٦٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

[بخاری: ٢٨٩٧، ٣٥٩٤، ٣٦٤٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں! تو فتح ہو جائے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے: ہاں! پھر ان کی فتح ہو جائے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے: ہاں! تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہو گی۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٤٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَأَى مَن رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ)).

[راجع:٦٤٦٧]

(٦٤٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: ((ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ)).[بخاري: ٢٦٥٢، ٣٦٥١، ٦٤٢٩، ٦٦٥٨؛ ترمذي:٣٨٥٩؛ ابن ماجه:٢٣٦٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جوان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جوان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔''

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: صحیح قول جس پر جمہور علما ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفصیل سے مجموع قرن کی تفصیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر۔ اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ علیہما السلام پر قاضی ؒ نے کہا: قرن سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ مغیرہ نے کہا: آپ ﷺ کا قرن آپ ﷺ کے اصحاب ہیں ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے۔ اور شہر نے کہا: آپ ﷺ کا قرن تب تک ہے جب تک کوئی آپ ﷺ کا دیکھنے والا باقی رہا' پھر دوسرا قرن تب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ پھر تیسرا قرن تب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سو برس کا' غرض پہلا قرن یعنی صحابہ ؓ کا ایک سو برس تک رہا' سب سے آخری صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ ہجری میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سوستر میں ختم ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دوسو بیس ہجری تک رہا۔ اس کے بعد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھائیں گے۔ بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے' اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی ؒ مع زیادہ)۔

(٦٤٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

[راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جوان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی۔'' ابراہیم نے کہا: ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٤٧١) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِی الْاَحْوَصِ وَجَرِیْرٍ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمَا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:٦٤٦٩]

منصور نے ابوالاحوص اور جریر دونوں سے اسی معنی کی حدیثوں کو بیان کیا ہے لیکن ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

(٦٤٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ)) فَلَا اَدْرِیْ فِی الثَّالِثَةِ اَوْفِی الرَّابِعَةِ قَالَ: ((ثُمَّ یَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ)). [راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں۔" میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں۔ "پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَیْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ)) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ: ((ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ یَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ یُّسْتَشْهَدُوْا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اس کے بعد ہے۔ معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ ﷺ نے ذکر کیا یا نہیں۔ پھر فرمایا: "وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اس کی جو خلقتاً موٹا ہو۔ اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پیئے تا کہ موٹا ہو۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گے یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لیے۔ اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہی مختصراً)

(٦٤٧٤) عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ قَالَ: اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَلَا اَدْرِیْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ خَیْرَکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا اَدْرِیْ اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کیے گواہی دیں گے' چور ہوں گے' امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان میں موٹاپا پھیلے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُتَّمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ)).

[بخاری: ٢٦٥١، ٣٦٥٠، ٦٤٢٨، ٦٦٩٥؛ نسائی: ٣٨١٨]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ قَالَ: فَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِيْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَآءَ نِيْ فِيْ حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ: ((يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ بَهْزٍ ((يُوْفُوْنَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٦٤٧٥]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: ((خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) زَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ: ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے ''کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔''

[ابوداود: ٤٦٥٧؛ ترمذی: ٢٢٢٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((الْقَرْنُ الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثُ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔''

فائدہ: ان ہی تینوں قرنوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو۔ اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اوپر مجموع کے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو۔ تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے بھی یہ غرض نہیں ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ برے ہوں گے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا و آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ.

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان۔

(٦٤٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ))قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ. [ابو داود: ٤٣٤٨؛ ترمذي: ٢٢٥١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخری عمر میں۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ''آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا۔'' یعنی یہ قرن تمام ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آ جائے گی۔ یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل رضی اللہ عنہ تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں وفات پا گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیں گے۔ اور اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا۔ البتہ جنوں میں آنحضرت ﷺ کے دیکھنے والے باقی ہوں گے۔ برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٤٨٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ. [بخاري: ١١٦، ٦٠١]

زہری سے بھی معمر کی اسناد کے مطابق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ وفات سے ایک مہینہ پہلے فرماتے تھے: ''تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو اللہ کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عِنْدَاللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)).

تعالیٰ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں سے) جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

(٦٤٨٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ نَحْوَ ذٰلِكَ: ((مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے یا کچھ ایسا ہی فرمایا: ”جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائیں گے۔“

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

فَسَّرَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: نَقْصُ الْعُمُرِ.

عبدالرحمٰن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمریں کم ہو جائیں گی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٤) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهُ.

سلیمان التیمی سے دونوں سندوں کے تحت اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوْكَ سَأَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ)).

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے تو آپ ﷺ سے پوچھا: قیامت کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جائے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گویا قیامت کبریٰ نہیں۔ اور قیامت کبریٰ کب آئے گی اس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

(٦٤٨٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)).

فَقَالَ سَالِمٌ: تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوْقَةٍ يَوْمَئِذٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا۔“ سالم نے کہا: ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے، مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ.

باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتہٰی مختصراً)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٤٨٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب کو، مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔

فائدہ۔ کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر خرچ کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی۔ ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(٦٤٨٨) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَبَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِىْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)). [بخاری: ٣٦٧٣؛ ابوداود: ٤٦٥٨؛ ترمذی: ٣٨٦١؛ ابن ماجه: ١٦١]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَاَبِىْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَوَكِيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. [راجع: ٦٤٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ.

باب: اویس قرنی کی فضیلت۔

فائدہ۔ ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن ما کو یا اویس بن عمرو۔ کنیت ان کی ابو عمرو تھی، صفین کی جنگ میں مارے گئے۔ اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف۔ بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے لیکن آپ ﷺ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

(٦٤٩٠) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَآءَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ: اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویس رضی اللہ عنہ سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوائے اپنی ماں کے اس کو (برص) سفیدی ہو گئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کروائے اس سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٩١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔''

(٦٤٩٢) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ: اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ قَالَ: اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ.

قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ' قَالَ: تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ' قَالَ:

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا: کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے' اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے اس سے تو دعا کرا اپنے لیے۔'' تو دعا کر میرے لیے۔ اویس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی بخشش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام۔ انہوں نے کہا: مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں حج کیا۔ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)). فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: لَقِيتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ.

قَالَ أُسَيْرٌ: وَكِسْوَتُهُ بُرْدَةٌ فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ وہ بولا: میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اویس بن عامر تمہارے پاس آئے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درہم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں تھی جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے' اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اس سے۔'' وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لیے دعا کرو۔ اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر اس کے لیے دعا کی پھر کہا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ہو فرمایا ہاں پھر ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس رضی اللہ عنہ کا درجہ سمجھے' وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا: ان کا لباس ایک چادر تھی جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا: اویس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ.

باب: مصر والوں کا بیان۔

(٦٤٩٣) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)).

قَالَ: فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہو گا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درہم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو۔'' پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل گئے۔

(٦٤٩٤) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا

وہی مضمون ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ کی ماں ماریہ رضی اللہ عنہا مصر کی تھیں)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَأَحْسِنُوْا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا)) أَوْ قَالَ: ((ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ.

باب: عمان والوں کی فضیلت۔

فائدہ۔عمان ایک شہر ہے بحرین کا۔

(٦٤٩٥) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ)).

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

بَابُ ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيْرِهَا.

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان۔

فائدہ۔ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہوگا۔ یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے۔ پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر ابن سعد اور قاتلین حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بدلہ لیا۔ آخر میں خراب ہوگیا۔ آخر مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا۔ اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ لوگوں کو ناحق قتل کیا، مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

(٦٤٩٦) عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ! أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا

ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیك ابا خبیب (ابوخبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے اور ابوبکر اور ابوبکیر بھی ان کی کنیت ہے) السلام علیك ابا خبیب' السلام علیك ابا خبیب (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) اللہ کی قسم میں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَمَا وَاللّٰهِ! إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ! لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ.

ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّيْ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ: فَقَالَ: أَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا وَاللّٰهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((أَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا)) فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

تم کو منع کیا کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ اللہ کی قسم وہ گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے)۔

یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی۔ اسنے انکو سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینکوادیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہیں) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لائے (اللہ سمجھے اس مردود سے جس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہوں نے تب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لائے۔ آخر حجاج نے کہا میرے جوتے لاؤ اور جوتے پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: تم نے دیکھا اللہ کی قسم میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کہا ورنہ وہ مردود خود اس کا دشمن تھا) اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔ میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا۔ بے شک اللہ کی قسم میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو کھا نہ لیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے۔ ایک سے تو اپنے کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار! رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے ہم سے بیان کیا تھا: ”ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو۔“ تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوائے تیرے کسی کو۔ یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ جواب نہ دیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا نتیجہ ہوا کہ مارے گئے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔ میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا۔ اس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ.

باب: فارس والوں کی فضیلت۔

(٦٤٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہوسکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). [بخاری: ٤٨٩٧، ٤٨٩٨؛ ترمذی: ٣٣١٠، ٣٩٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورۂ جمعہ اتری جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ [٦٢/الجمعۃ:٣] یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا: ”اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمہ اللہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغۂ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ائمہ حدیث کی جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما رحمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں، مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی گویا دین کو انہوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہا اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی۔ پس اس حدیث کا مصداق اگر اللہ چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے۔ انتہٰی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ۔

(٦٤٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)). [ترمذی: ٢٨٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا۔“ (اس طرح عمدہ مہذب، عاقل نیک، نیک بخت، خوش اخلاق یا صالح پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَاَيُّهُمَا اَحَقُّ بِهِ.

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان دونوں سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(٦٥٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اَبُوْكَ)).

وَفِیْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

[بخاری:٥٩٧١؛ ابن ماجه:٢٧٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ وہ بولا پھر کون؟ فرمایا: ”تیرے باپ کا۔“ (آپ ﷺ نے ماں کو مقدم کیا اس لیے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا، بیماری دکھ میں خبر لینا (حارث محاسبی نے کہا: اجماع کیا ہے علما نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعض نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے)۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب ہے۔ پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا، نانا، دادی، نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور قریبی مقدم ہے دور والے پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے۔ انتہی۔

(٦٥٠١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ)).

[راجع:٦٥٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ماں، پھر ماں، پھر ماں، پھر باپ، پھر جو قریب ہو، قریب ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے، وہ شخص بولا: آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فَقَالَ: ((نَعَمْ وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّ)). [بخاری: ۵۹۷۱ تعلیقاً؛ ابن ماجہ:۲۷۰۶]

باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی رحمۃ اللہ نے کہا: باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۶۵۰۳) عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. فِي حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: مَنْ اَبَرُّ؟ وَفِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: اَيُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّيْ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع:۶۵۰۲]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۶۵۰۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)). [بخاری: ۳۰۰۴، ۵۹۷۲؛ ابوداود: ۲۵۲۹؛ ترمذی: ۱۶۷۱؛ نسائی: ۳۱۰۳]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔'' وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان ہی میں جہاد کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر۔ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے۔ علما نے کہا: یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں۔ اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آ جائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

(۶۵۰۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ: اَبُوالْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّيُّ. [راجع:۲۵۰۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۶۵۰۶) عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه. [راجع:۲۵۰۴]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۵۰۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ وَّالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ؟)) قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ: ((فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ ﷺ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر، اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟'' وہ بولا دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے۔'' وہ بولا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ اللّٰهِ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)).

ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

بَابُ تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا.

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

(٦٥٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ.

قَالَ حُمَيْدٌ: فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ: اللّٰهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ! إِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللّٰهُمَّ! فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

قَالَ: وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ: فَجَاءُوا بِفُئُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ: فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: سَلْ هٰذِهِ قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ قَالَ: أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں۔ اتنے میں اس کی ماں آئی۔

حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا: (اپنے دل میں) یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا۔ اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ کہنے لگا: اے رب میرے! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں۔ آخر وہ نماز میں مشغول رہے۔ وہ بولی: یا اللہ! یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت مارنا اس کو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے)

ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی۔ وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو حمل ٹھہر گیا۔ ایک لڑکا جنا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: یہ لڑکا کہاں سے لائی؟ وہ بولی: اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے۔ یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی۔ لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اترا۔ لوگوں نے اس سے کہا: اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے؟ جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوْا: نَبْنِيْ مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَعِيْدُوْهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ.

نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے: جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

(٦٥٠٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَارَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ [فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ] فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ: اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَآءُوْا بِهٖ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ: فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی شیر خوارگی میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے۔ ایک تو عیسیٰ علیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی۔ اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج! وہ بولا: اے میرے رب! ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں پھر گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اے جریج! وہ بولا: یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں بولی: یا اللہ! اس کو مت مارنا جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھے۔ پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے۔ وہ بولی: اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی' لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی۔ اس نے صحبت کی۔ وہ پیٹ سے ہوئی۔ جب بچہ جنا تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے' لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا: اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ بولا: کیا ہوا تم کو؟ انہوں نے کہا: تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے' وہ ایک بچہ بھی جنی ہے تجھ سے۔ جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے۔ جریج نے کہا: ذرا مجھ کو چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا: فلانا چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے: تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں۔ وہ بولا: نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا: نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا.

وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ: أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ)).

قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمَصُّهَا.

قَالَ: ((وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ: حَلْقَى! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا.

قَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا: زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا)). [بخاری: ٣٤٣٦، ٢٤٨٢]

تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا۔ اس کی ماں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا۔ بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا: یا اللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا۔“

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچہ کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: ”پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے: تو نے زنا کرایا اور چوری کی۔ وہ کہتی تھی کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچہ کی ماں بولی: یا اللہ! میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کرنا۔ یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا: یا اللہ! مجھ کو اس لونڈی کی طرح کرنا۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا: او سر منڈے! جب ایک شخص اچھی صورت والا نکلا اور میں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا: یا اللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا۔ اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا: یا اللہ! میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ! مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا: وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ! مجھ کو اسکی طرح نہ کرنا، اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا: یا اللہ! مجھ کو اس کے مثل بنا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ دوسرے ماں کے حق کی تاکید۔ تیسرے یہ کہ ماں جب بلائے تو جواب دینا چاہیے۔ چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ رَغِمَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

باب: بد بخت ہے وہ انسان جو بڑھاپے میں والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(٦٥١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی۔“ کہا گیا کس کی؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے ماں باپ کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے۔“ (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خاک آلود ہو ناک اس کی پھر خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی۔“ کہا گیا کون؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے والدین کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پھر جنت میں نہ جائے۔“ (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ اَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خاک آلود ہو ناک اس کی۔“ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَ الْاُمِّ وَنَحْوِهِمَا.

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔

(٦٥١٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ: اِنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں، عبداللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا۔ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ)).

فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔''

[ترمذی:۱۹۰۳]

○ ○ ○ ○

(٦٥١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ)). [ابوداود:۵۱۴۳]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥١٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ)) وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ. [راجع:٦٥١٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھا اتنے میں ایک گنوار نکلا۔ عبداللہ نے کہا: تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا: اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا: اپنے سر پر باندھ۔ عبداللہ کے بعض ساتھی بولے: تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد۔'' اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْسِيْرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ.

باب: بھلائی اور برائی کے معنی۔

(٦٥١٦) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). [ترمذی:۲۳۸۹]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا بھلائی اور برائی کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیا کے امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔''

فائدہ: سبحان اللہ! کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آگئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٥١٧) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَّا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

[راجع:٦٥١٦]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں ایک سال تک رہا (اس طرح جیسے کوئی آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ ﷺ سے بھلائی اور برائی کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيْمِ قَطِيْعَتِهَا.

باب: ناتا توڑنا حرام ہے۔

(٦٥١٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ: نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَذَاكِ لَكِ)).

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ [محمد: ٢٤،٢٢] [بخاري:٤٨٣٠، ٤٨٣١، ٤٨٣٢، ٥٩٨٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے۔ ناتا بولا: میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے: اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑ دو۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں، کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں۔'' آخر تک۔

(٦٥١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). [بخاري:٥٩٨٩]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا ہے: جو مجھ کو ملا دے اللہ اس کو اپنے سے ملائے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٥٢٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ: سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ . [بخاری: ٥٩٨٤؛ ابوداود: ١٦٩٦؛ ترمذی: ١٩٠٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جائے گا جنت میں جو ناتے کو توڑے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے کے عذاب میں (نووی رحمہ اللہ)

(٦٥٢١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٢) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). [بخاری: ٢٠٦٧؛ ابوداود: ١٦٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملا دے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ناتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا اور اس کی عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی رحمہ اللہ مختصرا)۔

(٦٥٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). [بخاری: ٥٩٨٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملائے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔"

فائدہ: جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا۔ اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ.

باب: حسد، بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔

(٦٥٢٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)).

[بخاری: ٦٠٧٦؛ ابو داود: ٤٩١٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بغض رکھو ایک دوسرے سے، مت حسد کرو ایک دوسرے سے، مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور اللہ کے بندے بن جاؤ! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

فائدہ: حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے۔ اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے۔

(٦٥٢٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ((وَلَا تَقَاطَعُوا)). [ترمذی: ١٩٣٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

(٦٥٢٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ: وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٠) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت حسد کرو ایک دوسرے سے، مت بغض رکھو ایک دوسرے سے، مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے، اور اللہ کے بندے بن جاؤ بھائیوں کی طرح۔"

(٦٥٣١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ: ((كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ بھائیوں کی طرح رہو جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قرآن میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ.

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے۔

(٦٥٣٢) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). [بخاري:٦٠٧٧، ٦٢٣٧؛ ابو داود:٤٩١١، ترمذي: ١٩٣٢]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے۔ اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا، درست ہے، کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا۔ اس سے زیادہ درست نہیں اور بعض نے کہا: تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا (نووی رحمہ اللہ مختصراً)۔

(٦٥٣٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ: ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ: ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)). [راجع:٦٥٣٢]

زہری نے مالک کی اسناد کے تحت اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ قول کہ ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) پچھلے تمام راوی بیان کرتے ہیں کہ مالک کی روایت کے علاوہ ان کی روایات میں ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)) کے الفاظ ہیں۔

(٦٥٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں حلال ہے اپنے مومن بھائی کو چھوڑ دینا تین دن سے زیادہ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا.

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور دھوکے بازی حرام ہے۔

(٦٥٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاري: ٦٠٦٦؛ ابو داود: ٤٩١٧]

(٦٥٣٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَهْجُرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو مت دھوکہ بازی کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: ((لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قطع نہ کرو، دشمنی اور بغض نہ کرو، حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ! قَالَ: ((لَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْ عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔“

بَابُ تَحْرِيْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهٖ وَاحْتِقَارِهٖ وَدَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ.

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے۔

(٦٥٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَا غَضُوْا وَلَا تَدَا بَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت حسد کرو، مت دھوکہ بازی کرو، مت بغض رکھو، مت دشمنی کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے۔“ اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم! نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) ”کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت اور آبرو۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ابن ماجه: ٣٩٣٣، ٤٢١٣]

(٦٥٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِیْهِ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ)) وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰی صَدْرِهٖ.

[راجع: ٦٥٤١]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ)).

[ابن ماجه: ٤١٤٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھے گا۔ لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ.

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت۔

(٦٥٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں۔ ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں“۔ (جب مل جائیں انکی مغفرت ہو)۔

(٦٥٤٥) عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الدَّرَاوَرْدِیِّ ((اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ)) مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَیْبَةُ: ((اِلَّا الْمُهْتَجِرَیْنِ)). [ترمذی: ٢٠٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ: ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ لِكُلِّ امْرِیءٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: ارْكُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ارْكُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٥٤٧) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: اتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا)). [ترمذی:٧٤٧؛ ابن ماجه:١٧٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی نہیں جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے، تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جائیں“۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی.

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔

(٦٥٤٨) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن کہ میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوائے میرے سایہ کے“۔

❖ ❖ ❖

فائدہ- سوائے میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے۔ اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے، عالموں سے، پرہیزگاروں سے۔

(٦٥٤٩) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: کہاں جاتا ہے؟ وہ بولا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے۔ وہ بولا: نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے اس کو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا: تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے“۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٥٥٠) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ.

باب: بیمار پرسی کا ثواب۔

(٦٥٥١) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیمار کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهِ ﷺ: ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). [ترمذی:٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٨]

پوچھنے والا (اس کے مکان پر جا کر) جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔"

(٦٥٥٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٣) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٤) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٥) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری کیونکر خبر لیتا تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا: اے رب! میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے بیٹے آدم کے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا: میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا۔

فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي)).

پروردگار فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْحُزْنٍ اَوْنَحْوِ ذٰلِكَ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب۔

(٦٥٥٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ- مَكَانَ الْوَجَعِ- وَجَعًا.

[بخاری: ٥٦٤٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٢]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ. [راجع: ٦٥٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ اِنِّي اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)). قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: فَمَسَسْتُهُ بِيَدِهِ.

[بخاری: ٥٦٤٧، ٥٦٤٨، ٥٦٦٠، ٥٦٦١، ٥٦٦٧]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ کو بخار آیا تھا۔ میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سخت بخار آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آئے۔" میں نے کہا. آپ ﷺ کو دو اجر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ)). [راجع:٦٥٥٩]

○ ○ ○ ○

(٦٥٦١) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ، فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ اَوْعَيْنُهُ اَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوْا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

اسود سے روایت ہے، قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مت ہنسو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ مٹ جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)). [ترمذی:٩٦٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا، اس میں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے صرف اتنا زیادہ ہے۔ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ ختم کر دے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٥٦٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، اَوْكُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)). لَا يَدْرِي يَزِيْدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)).

[بخاری: ٥٦٤١، ٥٦٤٢؛ ترمذی: ٩٦٦]

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

قَالَ مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. [ترمذی: ٣٠٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ آیت اتری: ''جو کوئی برائی کرے گا اس کا اس کو بدلہ ملے گا۔'' تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کی ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی''۔ (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟)) قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا: ''اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو۔'' وہ بولی: بخار ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٧١) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا: دکھلاؤ۔ انہوں نے کہا: یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی: مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے میرے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو تندرست کر دیگا۔'' وہ بولی: میں صبر کرتی ہوں۔ پھر بولی: میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ میرا بدن نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ٥٦٥٢ تعليقاً]

❖ ❖ ❖ ❖

اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ.

باب: ظلم کرنا حرام ہے۔

(٦٥٧٢) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ: ((يَا عِبَادِيْ! اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)).

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا پروردگار نے: ”اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا پرہیز گار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات، سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لوں (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے۔“ (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سعید نے کہا کہ ابوادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

فائدہ۔ قرآن مجید میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث اللہ عَزَّ وَجَلَّ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اللہ کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پروا ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے۔ کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوائے گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔ سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے۔ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو۔ اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جائے تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جائے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے اللہ کی درگاہ میں سفارش کریں گے۔ مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا میرے کاموں میں خلل آ جائے گا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں وچرا کرے' کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پروا نہیں۔ تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال اللہ کے خلاف ہو جائیں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے۔ وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

(٦٥٧٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا.

اسی سند سے سعید بن عبدالعزیز سے بھی مروی ہے۔ اور مروان نے مکمل حدیث کو بیان کیا ہے۔

(٦٥٧٤) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰي قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

ان تمام رواۃ سے مروی ہے کہ ہم سے ابومسہر نے بیان کیا۔ اور لمبی حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٥) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ((اِنِّيْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِيْ فَلَا تَظَالَمُوْا)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيْثُ اِدْرِيْسَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں: ''کہ اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور اپنے بندوں پر بھی۔ اس لیے تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔'' اسی طرح حدیث کو بیان کیا۔ ابوادریس (خولانی) والی حدیث وہ زیادہ مکمل ہے اس سے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

(٦٥٧٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)).

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کی تاریکیوں میں سے۔ (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٥٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم: ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).
[بخاری: ٢٤٤٧؛ ترمذی: ٢٠٣٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن''۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٢٤٤٢، ٦٩٥١؛ ابوداود: ٤٨٩٣؛ ترمذی: ١٤٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

(٦٥٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جانتے ہو۔ مفلس کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لائے گا' روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی' دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی' تیسرے کا مال کھا لیا ہوگا' چوتھے کا خون کیا ہوگا' پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

(٦٥٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا''۔ (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضروری ہوگا)۔

(٦٥٨١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہو جائے) پھر جب پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا'' بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ''اسی طرح تیرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾. [۱۱/ هود :۱۰۲] [بخاری: ٤٦٨٦؛ ترمذی: ٣١١٠؛ ابن ماجه: ٤٠١٨]

رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔''

بَابُ نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا.

باب: اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم' ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے۔

(٦٥٨٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ! وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا اِنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ: ((لَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهٗ لَهٗ نَصْرٌ وَّاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دولڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا اور ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے اپنے انصار کو۔ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا: ''یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔'' (کہ ہر ایک اپنی قوم سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑائے)۔''

(٦٥٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَالَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: ((دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)) فَسَمِعَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ! لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ.

قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ: ((دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ)). [بخاری: ٤٩٠٥، ٤٩٠٧؛

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی' اے انصار! دوڑو۔ اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین! دوڑو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے۔'' یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا: مہاجرین نے ایسا کیا قسم اللہ کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہمارا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کو ذلیل) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانے دے اے عمر! لوگ یہ نہ کہیں محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترمذی: ٣٣١٥]

نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

(٦٥٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَه الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)).

قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوائیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ.

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار رہنا۔

(٦٥٨٥) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)). [بخاري: ٤٨١، ٢٤٤٦، ٦٠٢٦؛ ترمذي: ١٩٢٨؛ نسائي: ٢٥٥٩]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستائیں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

(٦٥٨٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى)). [بخاري: ٦٠١١]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آ جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آنے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٥٨٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى [لَهُ] سَائِرُ الْجَسَدِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ)). [راجع:٦٥٨٦]

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٠) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع:٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ.

باب: گالی دینے کی ممانعت۔

(٦٥٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

فائدہ: دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سنائے۔ اگر اتنا ہی جواب دے تو جائز ہے۔ نص قرآنی کے مطابق ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ﴾ اور ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ﴾ لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعض کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نووی رحمہ اللہ)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ.

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت۔

(٦٥٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ.

باب: غیبت حرام ہے۔

(٦٥٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔'' لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو تو) اس کو ناگوار ہو۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). تب ہی تو غیبت ہوگی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے۔ ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے۔ یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا۔ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو ختم کرنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے' جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالا جماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تا کہ وہ دھوکہ نہ کھائے۔ پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو' لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو' ظلم کرتا ہو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا اور باتوں کو نہ۔ چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش' اعرج' ازرق' قصیر' اعمیٰ' اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ.

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا۔

(٦٥٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپا دے گا''۔

(٦٥٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُّتَّقٰى فُحْشُهُ.

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا۔

(٦٥٩٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں۔'' جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! برا شخص اللہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْتَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)) . [بخاري: ٦٠٥٤، ٦٠٣٢؛ ابوداود: ٤٧٩١؛ ترمذي: ١٩٩٦]

نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔ آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تا کہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦٥٩٧) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا)). [راجع: ٦٥٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ.

باب: نرمی کی فضیلت۔

(٦٥٩٨) عَنْ جَرِيرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [ابوداود: ٤٨٠٩؛ ابن ماجه: ٣٦٨٧]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٩) عَنْ جَرِيرٍ رضي الله عنه يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠٠) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [راجع: ٦٥٩٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نرم ترجمہ ہے "رفیق" کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے۔ اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں، یہی صحیح ہے۔

(٦٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ)).

فرمایا: ''جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جائے تو عیب ہو جاتا ہے۔''

(٦٦٠٣) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی: ''تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا.

باب: جانوروں وغیرہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان۔

(٦٦٠٤) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ)).

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا: ''اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔''

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ. [ابوداود:٢٥٦١]

عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

(٦٦٠٥) عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةٌ وَرْقَاءُ وَفِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ: ((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَاَعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ)). [راجع:٦٦٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ اس پر ہے اتار لو اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٠٦) عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ! الْعَنْهَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)).

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ لڑکی بولی: حل (یہ آواز ہے ہانکنے کی) یا اللہ! لعنت کر اس پر۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔''

(٦٦٠٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ: ''اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ: ((لَا أَيْمُ اللّٰهِ! لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے فرمایا زجر کے واسطے تا کہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار)۔

(٦٦٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بلا معجزہ دیکھے ایمان لائے۔ جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت ﷺ کو پیغمبر جان کر ایمان لائے۔ بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقیت کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٦٠٩) عن الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [ابوداود:٤٩٠٧]

زید بن اسلم سے روایت ہے، عبدالملک بن مروان نے ام درداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا۔ ایک رات کو عبدالملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا۔ خادم نے آنے میں دیر کی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابوالدرداء سے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے۔ اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں، پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

(٦٦١١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

[راجع: ٦٦١٠]

○ ○ ○ ○

(٦٦١٢) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

[راجع: ٦٦١٠]

○ ○ ○ ○

(٦٦١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بد دعا کیجیے مشرکوں پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے اللہ کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہو گی نہ لعنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ((وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ)) [۲۱/الانبیاء:۱۰۷]

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لَّهَا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكٰوةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً.

باب: جس پر آپ ﷺ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہو گی۔

(٦٦١٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَمَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ: ((أَوَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّيْ؟ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَأَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّأَجْرًا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، معلوم نہیں آپ ﷺ سے کیا باتیں کیں۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو، جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں۔'' میں نے عرض کیا، اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے میرے مالک! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ ﷺ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ۔ لیکن آپ ﷺ غصہ میں سوائے حق کے اور کچھ نہ فرماتے۔ اور یہ آپ ﷺ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

(٦٦١٥) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى:

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے تنہائی کی آپ ﷺ کے ساتھ۔ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا.

○ ○ ○ ○

(٦٦١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یا عادتاً جیسے کہتے ہیں: '' تربت يمينك يا حلقي'' یا ''لا كبرت سنك'' یا ''لااشبع الله بطنه'' جیسا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کیوں کہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی۔ (نووی مختصراً)

(٦٦١٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيْهِ: ((زَكٰوةً وَّأَجْرًا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٨) عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: ((اجْعَلْ)) وَ((أَجْرًا)) فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ((اجْعَلْ)) وَ((رَحْمَةً)) فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا۔ میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٠) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((أَوْ جَلَدُّهُ)) قَالَ: أَبُو الزِّنَادِ: وَهِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا ((هِيَ جَلَدْتُّهُ)).

ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّيْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَأَيُّمَا

ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ اَوْسَبَبْتُهٗ اَوْجَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ كَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری:٦٣٦١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو قریب کر اپنے قیامت کے دن۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّىْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مؤمن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کا کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔''

(٦٦٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنِّىْ اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ اَىُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٦) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٢٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَهِىَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ فَقَالَ: ((آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ)) فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِىْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: مَالَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَىَّ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنِّىْ، فَالْاٰنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّىْ اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِىْ، فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِىْ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا: ''تو ہے وہ لڑکی' تو بڑی ہوگئی۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔'' وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی' ام سلیم نے کہا: بیٹی تجھے کیا ہوا۔ وہ بولی: مجھ پر دعا کی رسول اللہ ﷺ نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی یا یوں فرمایا: تیری ہمجولی بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے ملیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہے؟ ام سلیم۔'' وہ بولیں: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا بددعا۔'' ام سلیم بولیں: وہ کہتی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو۔'' یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میری شرط یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَتْ: زَعَمْتَ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِيْ، بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، اَنْ تَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). وَقَالَ اَبُوْ مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ ' بِالتَّصْغِيْرِ ' فِى الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيْثِ.

ہے کہ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس کسی پر میں دعا کروں اپنی امت میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ: فَجَآءَ فَحَطَاَنِيْ حَطْاَةً وَّقَالَ: ((اذْهَبْ وَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَاْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَاْكُلُ، فَقَالَ: ((لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ)). قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: قُلْتُ لِاُمَيَّةَ: مَا حَطَاَنِيْ؟ قَالَ: قَفَدَنِيْ قَفْدَةً.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا: ’’جا معاویہ کو بلا لا۔‘‘ میں گیا پھر لوٹ آیا اور میں نے کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ’’جا اور معاویہ کو بلا لا۔‘‘ میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔‘‘

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ﴾ [٨/ الانفال:٢٤] اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعض نے اس کو مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ ﷺ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے۔ امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کے۔ لا اشبع اللہ بطنہ۔

(٦٦٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ۔ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ.

باب: دومنہ والے منافق کی مذمت۔

(٦٦٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔''

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح اوپر گزری۔ مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جائے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسا نہیں کرتا۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے۔ ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے۔ فقط۔

(٦٦٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٦٤٥٤]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ.

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کسی حد تک درست ہے اس کا بیان۔

(٦٦٣٣) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا)).

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ

حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنھوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگائے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

[بخاري: ٢٦٩٢؛ ابوداود: ٤٩٢٠، ٤٩٢١؛ ترمذي: ١٩٣٨]

ابن شہاب نے کہا: میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامات میں ایک تو لڑائی میں، دوسرے لوگوں میں صلح کرانے میں۔ تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے ملانے میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ- قاضی رحمہ اللہ نے کہا: ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعض نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ، إِنِّي سَقِيمٌ، إِنَّهَا أُخْتِي" اور منادی یوسف کا قول: "إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ" اور انہوں نے کہا: اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے؟ اور بعض علما نے کہا: ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح' اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچائے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے: تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے۔ اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ مکر و فریب' جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالاجماع۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٦٣٤) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

[راجع: ٦٦٣٣]

ابن شہاب رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ صالح کی روایت میں ہے' انہوں نے کہا: میں نے نہیں سنا کہ لوگوں کو کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو سوائے تین مقامات کے' پھر یونس کی روایت کی طرح روایت بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ: ((وَنَمٰى خَيْرًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٦٦٣٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ.

باب: چغل خوری حرام ہے۔

(٦٦٣٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)) وَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ.

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے' سچائی کی فضیلت' جھوٹ کی مذمت۔

(٦٦٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). [بخاري:٦٠٩٤]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے' اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

(٦٦٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

قَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ رِوَايَتِهٖ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[راجع:٦٦٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لکھا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)).

[ابوداود:٤٩٨٩؛ ترمذي:١٩٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٦٤٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ عِيْسَى: ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ)) وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ)). [راجع:٦٦٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے شہروں میں جو بخاری و مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابومسعود دمشقی نے اتنی زیادہ نقل کی ہے کہ۔ یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بغیر دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھائے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ.

باب: غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

(٦٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ: ((فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)). [ابو داود:٤٧٧٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(رقوب) نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو؟“ لوگوں نے عرض کیا: اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نگوڑا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو؟“ ہم نے کہا: پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کچھ نہیں۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے۔“ (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

فائدہ۔ یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن اللہ کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت ﷺ نے فرمایا: اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آئے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آئے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ اللہ سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا۔ اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی؟ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔

(٦٦٤٢) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. [راجع:٦٦٤١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٦٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

[بخاری: ٦١١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت۔'' (یعنی زبان اس کے قابو میں رہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ)) قَالُوا: فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرَى [بِي] مِنْ جُنُونٍ؟. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ . [بخاری: ٣٢٨٢، ٦٠٤٨، ٦١١٥؛ ابوداود: ٤٧٨١]

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے' ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔'' وہ شخص یہ سن کر بولا: کیا آپ ﷺ سمجھتے ہیں کہ میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی نووی رحمہ اللہ نے کہا: شاید وہ منافق ہو گا یا بیوقوف سخت گنوار ہو گا وہ یہی سمجھا کہ ''اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٧) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آنِفًا؟ قَالَ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ: أَعُوذُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَمَجْنُوْنٌ تَرَانِيْ؟ [راجع:٦٦٤٦]

(٦٦٤٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ.

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔

(٦٦٤٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب پتلا بنایا اللہ نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا۔'' (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا۔ نووی رحمہ اللہ)۔

(٦٦٥٠) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ.

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت۔

(٦٦٥١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ پر مارنے سے بچا رہے''۔

فائدہ: اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی رحمہ اللہ)۔

(٦٦٥٢) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٥٣) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٥٤) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْوَجْهَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچار ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علما ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں: ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے معنی مراد ہے جو لائق ہے اللہ کی صفت ہونے کے۔اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے' اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔ مازری نے کہا: یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعض نے یوں روایت کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی۔ مازری نے کہا: ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے' اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے، اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا' اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیا کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے: وہ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح' حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے۔ اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا ان کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی۔ پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح' اس سے کیا مراد ہے؟ اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً' اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے اس کی تاویل میں' بعض کہتے ہیں: ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعض نے کہا: آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعض نے کہا: ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں ناقہ اللہ تعالیٰ کا، اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات' اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور ''انتہاء فی الاستواء'' میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں۔ اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیا سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا۔ پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا' چڑھنا' بات کرنا' آنا جانا ہنسنا' سننا دیکھنا' ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لا کا لصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہوں گے؟ ناسمجھی سے ہے اس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں' جیسے کوئی کہے: اللہ بھی سنتا ہے' آدمی بھی سنتا ہے' اللہ کا بھی ہاتھ ہے' آدمی کا بھی ہاتھ ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ کے مخالف ہو جائے گی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں علی صورتہ کی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور چہرے پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی۔ سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے کہ یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل' تعطیل' تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٦٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔''

بَابُ الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستائے اس کا عذاب۔

(٦٦٥٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيْمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)).

[ابو داود:٣٠٤٥]

ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں۔'' (یعنی ناحق' تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو)۔

(٦٦٥٨) عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ ابْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالُوْا: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ○ ○ ○ ○

(٦٦٥٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: وَأَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ ابْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا. [راجع:٦٦٥٧]

اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ اس نے حکم دیا۔ وہ لوگ چھوڑ دیئے گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٦٠) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ وَّجَدَ رَجُلًا وَّهُوَ عَلَى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا.

باب: مجمع یا بازار میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے۔

(٦٦٦١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا)). [بخاری: ٤٥١، ٧٠٧٣؛ نسائی: ٧١٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تیروں کی پیکانوں کو پکڑ لے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

(٦٦٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ، قَدْ أَبْدٰى نُصُوْلَهَا، فَأُمِرَ أَنْ يَّأْخُذَ بِنُصُوْلِهَا، كَيْ لَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا. [بخاری: ٧٠٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی پیکانیں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چر کہ نہ لگے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَّا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ. [ابوداود:٢٥٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک شخص کو جو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٦٦٤) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْسُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا)) فَقَالَ أَبُومُوسَى: وَاللهِ! مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّدْنَا هَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے'' (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر۔'' (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

(٦٦٦٥) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). أَوْقَالَ: ((لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا)). [بخاري: ٤٥٢، ٧٠٧٥؛ ابوداود: ٢٥٨٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ.

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت۔

(٦٦٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ أَبُوالْقَاسِمِ ﷺ: ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈرائے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آئے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔'' (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

(٦٦٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ)). [بخاري: ٧٠٧٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکائے ہتھیار سے، معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگائے اور ہاتھ چل جائے پھر جہنم کے گڑھے میں جائے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ.

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب۔

(٦٦٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)).

[بخاري: ٦٥٤، ٢٤٧٢؛ ترمذي: ١٩٥٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راہ میں جا رہا تھا۔ اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا: اللہ کی قسم میں اس کو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔''

(٦٦٧١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا۔ وہ جنت میں گیا''۔

(٦٦٧٣) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: ((اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ)).

[ابن ماجه: ٣٦٨١]

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی مجھ کو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٤) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسٰى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا۔ أَبُو بَكْرٍ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا شاید آپ ﷺ کی وفات ہو جائے اور میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کر، ایسا کر۔ راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ میں سے ہٹانے کا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَسِيَهٗ۔ وَاَمِرِّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ))۔ [راجع:٦٦٧٣]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ تَعْذِيْبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِىْ لَا يُؤْذِىْ.

باب: جو جانور تکلیف نہ دے اس کو عذاب دینا حرام ہے جیسے بلی کو۔

(٦٦٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَ خَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذَا هِىَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))۔ [راجع:٥٨٥٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جُوَيْرِيَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٦٦٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))۔ [راجع:٥٨٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو باندھ دیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٥٨٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَّهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِىَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هُزَالًا))۔ [راجع: ٥٨٥٥؛ وانظر فى مسلم: ٦٩٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو کر مر گئی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ.

باب: غرور کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨٠) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعِزُّ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُّنَازِعُنِىْ عَذَّبْتُهٗ))۔

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔"

فائدہ: (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے)

مراورسد کبریاء و منی — کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨١) عَنْ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَ: ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ)) اَوْكَمَا قَالَ.

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص بولا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیے (بیکار)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا۔ انتہیٰ۔

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ.

باب: ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت۔

(٦٦٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ)). [انظر: ٧١٩٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔"

فائدہ: یعنی بعض بندگان الٰہی ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ اللہ جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان موخاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ.

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے۔

(٦٦٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ)) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: لَا اَدْرِيْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ

www.kitabosunnat.com

اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

ہلاک ہونے والا ہے۔"

[ابوداود:٤٩٨٣]

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٤) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ اِلَيْهِ.

باب: ہمسایہ کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک۔

(٦٦٨٥) عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ)).

[بخاري: ٦٠١٤؛ ابوداود: ٥١٥١؛ ترمذي: ١٩٤٢؛ ابن ماجه: ٣٦٧٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا۔ اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی نہایت تاکید ہے۔

(٦٦٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(٦٦٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

[بخاري: ٦٠١٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٨) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ)). [ترمذي: ١٨٣٣؛ ابن ماجه: ٣٣٦٢]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر رضی اللہ عنہ! جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ: ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَتِكَ فَاَصِبْهُمْ مِّنْهَا بِمَعْرُوْفٍ)). [راجع:٦٦٨٨]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے جانی دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ "جب گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ۔ ان کو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا۔

(٦٦٩٠) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)).

[ترمذی:١٨٣٣]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ.

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے۔

(٦٦٩١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهٖ فَقَالَ: ((اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ مَا اَحَبَّ)).

[بخاری: ١٤٣٢، ٦٠٢٧، ٧٤٧٦؛ ابوداود: ٥١٣١؛ ترمذی: ٢٦٧٢]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا تو آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: ''سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو، سفارش کرو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوْءِ.

باب: نیک صحبت کا حکم اور بری مجلس سے بچنے کے بیان میں۔

(٦٦٩٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبًا وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً)). [بخاری: ٢١٠١، ٥٥٣٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی۔ یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے۔ بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علما کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ انتهى مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ.

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت۔

(٦٦٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

[بخاری: ١٤١٨، ٥٩٩٥؛ ترمذی: ١٩١٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کیے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اس عورت کا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے ان دونوں کے لیے۔ مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔''

(٦٦٩٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن) مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر خود اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دے تا کہ حضرت ﷺ کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمُوْتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ.

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے۔

(٦٦٩٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ٦٦٥٦؛ ترمذی: ١٠٦٠؛ نسائی: ١٨٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے۔“ (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے، اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٩٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيْثِهِ إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: ((فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ١٢٥١؛ ابن ماجہ: ١٦٠٣]

زہری نے مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت کی ہے مگر سفیان کی روایت میں ہے: ”آگ نہ لگے گی مگر صرف قسم اتارنے کے لیے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: ((لَا يَمُوْتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ”تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔“ ایک عورت بولی: یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ہی سہی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٩) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ: ((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ساری باتیں آپ ﷺ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ ﷺ کے پاس آیا کریں اور آپ ﷺ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا فلاں دن تم جمع ہونا۔“ وہ جمع ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ”تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے۔“ ایک عورت بولی: اور دو بچے، دو بچے، دو بچے۔ آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امْرَأَةٌ وَّاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)).
[بخاری: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۲۴۹، ۷۳۱۰]

نے فرمایا: "اور دو بچے، دو بچے، دو بچے۔" (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((ثَلَاثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.)) [راجع:٦٦٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

(٦٧٠١) عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْمَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْقَالَ بِيَدِهٖ كَمَا اٰخُذُاَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِيْ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ.)) وَفِیْ رِوَايَةِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوا لسَّلِيْلِ.

ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ ﷺ کی جس سے ہمارا دل خوش ہو۔ انہوں نے کہا: اچھا: "چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٢) عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ الْبَاقُوْنَ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ. [نسائی:۱۸۷۶]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: اے نبی اللہ کے، دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکر میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے تین بچوں کو دفنایا۔" وہ بولی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ يَشْتَكِيْ وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جائے میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِّنَ النَّارِ.)) قَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ. [راجع:٦٧٠٣]

بَابٌ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرَئِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

باب: جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بھی اس سے محبت رکھنے کا حکم کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

(٦٧٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ' قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ: فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے! میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر، پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔ سچ ہے

(از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

(٦٧٠٦) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ. [ترمذی:٣١٦١]

سہیل سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ ابن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٧٠٧) عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ لِمَا لَهُ

ابو صالح سے روایت ہے، ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے، نکلے۔ لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو، میں نے اپنے باپ سے کہا: اے بابا! میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔ باپ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا: قسم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ قَالَ: بِأَبِيكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی' میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی پھر بیان کیا اسی طرح حدیث مبارکہ کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُّجَنَّدَةٌ.

باب: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔

(٦٧٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

فائدہ۔ پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں۔ غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

(٦٧٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی۔ جاہلیت کے زمانہ میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ' جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے۔

(٦٧١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک گنوار نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' وہ بولا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔'' (گو اور اعمال کم ہوں)۔

(٦٧١١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيرًا قَالَ: وَلَكِنِّي أُحِبُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' اس گنوار نے کہا: میں نے بہت سامان بیان نہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

اور کہا: لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور صالحین کی محبت میں یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ شعر:

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صِلَاحًا

(٦٧١٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

(٦٧١٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے۔“ وہ بولا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔“

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ [بخاری:٣٦٨٨]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کیے۔

(٦٧١٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: فَأَنَا أُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيْنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لئے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَهَا كَثِيرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). [بخاري: ٦١٧١، ٧١٥٣]

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧١٦) عَنْ أَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٦٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٧) عَنْ أَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [بخاري: ٦١٦٧ تعليقا]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). [بخاري: ٦١٦٨، ٦١٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٦٧١٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٠) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ؓ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. [بخاري: ٦١٧٠]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا أُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرٰى وَلَا تَضُرُّهٗ.

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے۔

(٦٧٢١) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ؓ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرَءَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). [ابن ماجه: ٤٢٢٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو۔“ (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٢٢) عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ. [راجع:٦٧٢١]

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْقَدَرِ
تقدیر کے مسائل

بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ.

(٦٧٢٣) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَالِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَالِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْسَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)).

[بخاری: ٣٢٠٨، ٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤؛ ابوداود: ٤٧٠٨؛ ترمذی: ٢١٣٧، ٢١٣٧ب؛ ابن ماجه: ٧٦]

باب: انسان کا اپنی ماں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت اور اس کے رزق، عمر، عمل، شقاوت وسعادت لکھے جانے کے بیان میں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ سچے ہیں سچے کئے ہوئے ”بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بد بخت (دوزخی) ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔اس حدیث میں انسان کی ابتدا و انتہا اور تقدیر کا بیان ہے۔عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے ،اس کے سمجھنے کو بہت زیادہ علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جان لینا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنا چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجائے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے۔عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت اللہ سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ''ہمیں نفس نفس واپسیں بود''، الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔آمین (تحفۃ الاخیار)

(٦٧٢٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ: ((اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)) وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَعِيْسٰى: ((اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)). [راجع: ٦٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْخَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ! اَذَكَرٌ اَوْاُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ)).

حذیفہ بن اسید سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے۔جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے: اے رب! اس کو بدبخت لکھوں یا نیک بخت۔ پھر جو پروردگار کہتا ہے: ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے: مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے: ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے۔ پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔''

(٦٧٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: وَكَيْفَ يَشْقٰى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے: بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پائے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا: بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا؟ حذیفہ بولے: تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَاشَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَاشَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَاشَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ)).

[راجع:٦٧٢٣]

پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو پروردگار! چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کچھ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ. [راجع:٦٧٢٦]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٨) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: ((إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهُ قَالَ: الَّذِي يَخْلُقُهَا: ((فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ؟ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا رِزْقُهُ؟ مَا أَجَلُهُ؟ مَا خُلُقُهُ؟ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيْدًا)). [راجع:٦٧٢٣]

ابن طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابوسریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ پر ابوسریحہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے یا عورت۔ اے پروردگار! یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص۔ پھر کہتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

[راجع:٦٧٢٣]

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ اللہ کے حکم سے چالیس راتوں سے کچھ زیادہ گزرنے پر اُسے بناتا ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ وَرَفَعَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْحَدِيْثَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ! نُطْفَةٌ اَىْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَىْ رَبِّ! مُضْغَةٌ فَإِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقًا قَالَ: قَالَ الْمَلَكُ: اَىْ رَبِّ! ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى؟ شَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ)).

[بخاری: ۳۱۸، ۳۳۳۳، ۶۵۹۵]

تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے: اے رب! ابھی نطفہ ہے، اے رب! اب لہو کی پھٹکی ہے، اے رب! اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: یہ مرد ہے یا عورت؟ نیک ہے یا بد؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔"

○ ○ ○ ○

(۶۷۳۱) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) فَقَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ○﴾. [۹۲/ الليل: ۵۔۱۰]

[بخاری: ۱۳۶۲، ۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹، ۶۲۱۷، ۶۶۰۵، ۷۵۵۲؛ ترمذی: ۲۱۳۶، ۳۳۴۴؛ ابن ماجہ: ۷۸]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ بیٹھے، ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھے، آپ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ ﷺ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے' کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں۔ (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: "جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے ہے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا۔" اور فرمایا: "عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔"

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے رو برو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں، اس واسطے کہ اللہ نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا۔ اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارہ میں، آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس۔ یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا۔ دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے۔ دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں، پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہیں ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے' ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے۔ تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا، پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی۔ پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے' کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا' کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے' جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے۔ ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر، پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا۔ اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جائے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

(٦٧٣٢) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کی۔

[راجع: ٦٧٣١]

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَفْسٍ اِلَّا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے تھے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی جان ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلِمَ نَعْمَلُ؟ اَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: ((لَا، اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى﴾.

نہیں جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى﴾ (جس نے خیرات کی اور ڈرا۔)

[راجع: ٦٧٣١]

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٦٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ؟ أَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ أَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ)) قَالَ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پا سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی۔'' سراقہ نے کہا: پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابوالزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے) کیا کہا: انہوں نے کہا: ''عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِّعَمَلِهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: قِيْلَ: فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ؟ قَالَ: ((كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ)). [بخاری: ٦٥٩٦، ٧٥٥١؛ ابوداود: ٤٧٠٩]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (اللہ تعالیٰ کو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' لوگوں نے کہا: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب وثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٨) عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! [راجع: ٦٧٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٩) عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ: فَقَالَ: اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْبِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ابوالاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اور حجت سے۔ میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی۔ عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر ظلم لازم آیا۔ (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا: ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے۔ میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں۔ دو شخص مزینہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتا دی اس کو برائی اور بھلائی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ٥ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾.

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

[راجع:٣٠٦]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ.

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

(٦٧٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی: یَا اٰدَمُ! اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِیَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟)) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی)). وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا: خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرٰةَ بِیَدِهٖ.

[بخاری: ٦٦١٤؛ ابوداود: ٤٧٠١؛ ابن ماجه: ٨٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم علیہ السلام! تم ہمارے باپ ہو، تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم موسیٰ علیہ السلام ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو آدم علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس مقام پر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا ترجمہ منہ سے اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں۔ اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب ''الانتہاء فی الاستواء'' میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں۔ تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدم علیہ السلام سے ملائیں۔ اور یہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو علم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ)

(٦٧٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ اٰدَمُ: اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْٓئَتِكَ اِلَی الْاَرْضِ؟ قَالَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنْتَ مُوْسٰی الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَكَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا۔ اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوائے اللہ کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيهَا ﴿وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).

تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: چالیس برس پہلے، آدم علیہ السلام نے کہا: تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے پڑھا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو آدم علیہ السلام غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جائے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

(٦٧٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).
[بخاری: ٣٤٠٩، ٧٥١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تقریر کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [بخاری: ٤٨٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ: وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)). [ترمذی: ٢١٥٦]

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے۔ اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتدا نہیں۔اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا۔اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(٦٧٤٩) عَنْ اَبِیْ هَانِیءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهُمَا لَمْ یَذْكُرَا: ((وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)). [راجع:٦٧٤٨]

ابو ہانی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَصْرِیْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقُلُوْبَ كَیْفَ شَآءَ.

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔

(٦٧٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ كَیْفَ یَشَآءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے، پروردگار ان کو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھیر دے اپنی اطاعت پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی اللہ کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم اللہ کو ہے بیشک اللہ کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے۔اور جنھوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں: انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

بَابُ كُلِّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ.

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔

(٦٧٥١) عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّهٗ قَالَ: اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُوْنَ: كُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَیْسُ اَوِ الْكَیْسُ وَالْعَجْزُ)).

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا وہ کہتے تھے: ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعض بیوقوف، کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے۔)

(٦٧٥٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾.

[ترمذی: ۲۱۵۷؛ ابن ماجہ: ۸۳]

اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو آیت اتری: ''جس دن گھسیٹے جائیں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ۔'' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعض نے اس کے معنی یہ کہے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

بَابُ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهٖ.

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا۔

(٦٧٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ.)) قَالَ عَبْدٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ابْنِ طَاءُوْسٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ.

[بخاری: ٦٢٤٣، ٦٦١٢؛ ابوداود: ٢١٥٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے۔'' میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا ئیں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے۔ اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دے گا اور بعض نے کہا: لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آئے لیکن اللہ سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

(٦٧٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا ہے) ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ.

باب: ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کا حکم کے بیان میں۔

(٦٧٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟)) ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ [الروم: ٣٠] الآيَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ کی پیدائش جس پر بنایا لوگوں کو۔ اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً)) وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾. [الروم: ٣٠] [بخاري: ١٣٥٩، ٤٧٧٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

❍ ❍ ❍ ❍

(٦٧٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جانے وہ کیا کام کرتا۔“

❍ ❍ ❍ ❍

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مرجائیں علما کا اختلاف ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں۔ اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کردیتا۔

(٦٧٥٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)). وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((لَيْسَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

(٦٧٦٠) عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا جَدْعَاءَ؟ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).

[بخاری: ٦٥٩٩، ٦٦٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں مر جائے آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطٰنُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ "اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے سکا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

بڑے ہو کر کیا عمل کرتے ہیں۔

[بخاری: ۱۳۸٤، ٦٥٩٨؛ نسائی: ۱۹٤۸]

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ.؟

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا؟ فَقَالَ: ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ)). [بخاری: ۱۳۸۳، ٦٥٩٧؛ ابوداود: ٤٧١١؛ نسائی: ۱۹٥۰، ۱۹٥۱]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٦) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)).

[ابوداود: ٤٧٠٥؛ ترمذی: ۳۱٥۰]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جائے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جائے گا تو کافر ہو جائے گا۔

(٦٧٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ: طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا۔ میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا: یا رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ؟ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ)).

[ابو داود: ٤٧١٣؛ نسائی: ١٩٤٦؛ ابن ماجه: ٨٢]

اللہ ﷺ! خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اور ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٩) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٦٧٦٨]

طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے مطابق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا تَزِيْدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ.

باب عمر، روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔

(٦٧٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَّعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَّنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ)). قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَاُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَّسْخٍ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچائے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا۔“ اور آپ ﷺ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا ان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی۔ اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے سے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (نووی مختصراً)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٧٧١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا: ((مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر کے الفاظ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا: اَللّٰهُمَّ! مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ)). قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچائے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٣) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ)) قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ: ((قَبْلَ حِلِّهِ)) أَيْ نُزُولِهِ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ.

باب: تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم۔

(٦٧٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو، آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے، حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَمَاشَآءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

[ابن ماجه:٧٩]

کوئی مصیبت آئے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت کیوں آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا۔ اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے۔'' (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے۔ اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے۔

(٦٧٧٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[ال عمران: ٧] قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). [بخاری: ٤٥٤٧؛ ابوداود: ٤٥٩٨؛ ترمذی: ٢٩٩٣، ٢٩٩٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ متشابہ کے معنی میں علما کے بہت سے اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے جو اوائل سورہ جیسے الٓمٓ اور الٓمٓر اور کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعض نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعض نے کہا: متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ۔ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کہا: ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے۔ بہر حال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل ''انتہاء فی الاستواء'' میں کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے۔ اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٧٧٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: هَجَرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)).

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سویرے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے اور آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے۔'' (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے)۔ (نووی رحمہ اللہ)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٧٧) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا)). [بخاری: ٥٠٦٠، ٥٠٦١، ٧٣٦٤]

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آئے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

(٦٧٧٨) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا)). [راجع:٦٧٧٧]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٩) عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٦٧٧٧]

ابو عمران نے کہا: جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہی جو اوپر مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ.

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

(٦٧٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)). [بخاری: ٢٤٥٧، ٤٥٢٣، ٧١٨٨؛ ترمذی: ٢٩٧٦؛ نسائی: ٥٤٣٨]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا الڑا کا جھگڑالو ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے، دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى.

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٦٧٨١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَا تَّبَعْتُمُوْهُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). [بخاري:٣٤٥٦، ٧٣٢٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے۔'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون ہیں؟''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث معجزہ ہے آپ ﷺ کا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمان نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی، کیا کھانے میں، کیا پینے میں، کیا پہننے میں، یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے۔ افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا۔ اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے۔ ان کا سا اتفاق، ان کی سی اولوالعزمی، ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس، وضع اور اکل وشرب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع، اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بلا وجہ چھوڑنا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔ عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی، مسجدیں آباد ہوتیں، مدرسے بنائے جاتے، قومی اتفاق کو ترقی ہوتی، جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جارہے ہیں یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانہ میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روش اختیار کریں۔

(٦٧٨٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع:٦٧٨١]

اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اِسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ.

اِن اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ.

باب: تشدد کرنے والوں کے ہلاک ہونے کے بیان میں۔

(٦٧٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا. [ابو داود: ٤٦٠٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔''

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ.

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا۔

(٦٧٨٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں ہے یہ کہ علم اٹھ جائے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جائیں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَيَظْهَرَ الزِّنَا)). [بخاري: ٨٠]

پھیل جائے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔''

فائدہ۔ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے' عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے' حدیث وتفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے' شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو۔ امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں نناوے شرابی ہیں۔ زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لا حول ولا قوۃ یا اللہ! اب اپنے رسول ﷺ کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

(٦٧٨٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ)). [بخاري: ٨١؛ ترمذي: ٢٢٠٥؛ ابن ماجه: ٤٠٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم میں سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا۔'' (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جائیں گی۔

(٦٧٨٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ: لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٨) عَنْ عَبْدِاللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)). [بخاري: ٧٠٦٣، ٧٠٦٤، ٧٠٦٥؛ ترمذي: ٢٢٠٠؛ ابن ماجه: ٤٠٥٠، ٤٠٥١]

عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور کشت وخون بہت ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٩) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللهِ وَأَبِي مُوسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٠) عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

○ ○ ○ ○

(٦٧٩١) عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ‌رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّی لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی: وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). [بخاري: ٦٠٣٧، ٧٠٦٦ تعليقاً؛ ابو داود: ٤٢٥٥؛ وراجع :٣٩٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہو جائے گا زمانہ اور اٹھالیا جائے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی۔ (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا“۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کشت وخون۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٦٧٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا. [بخاري: ٧٠٦١؛ ابن ماجه: ٤٠٥٢، وراجع :٦٧٩٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: ((يُلْقَى الشُّحُّ)). [بخاري:٨٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے لیکن اس طرح اٹھائے گا کہ عالموں کو اٹھا لے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاري: ١٠٠، ٧٣٠٧؛ ترمذي: ٢٦٥٢؛ ابن ماجه: ٥٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جائے گا بلکہ عالم مر جائیں گے اور جاہل رہ جائیں گے۔ اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں کہ دیندار عالم کا انتقال ہو۔ اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ، نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام، مفتی اور قاضی بناتے ہیں لا حول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوائے جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں☆ بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دے۔ ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہیں کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں۔ ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعا خیر کرنی چاہیے۔ آمین یارب العالمین

☆۔ آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین

(٦٧٩٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ. [راجع: ٦٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبداللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا يَا ابْنَ أُخْتِيْ! بَلَغَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا اِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

قَالَ عُرْوَةُ: فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا

عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بھانجے میرے! مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے ''تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں۔ عروہ نے کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ عروہ نے کہا: ان باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھا لے گا ان کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَآءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤَسَآءَ جُهَّالًا يُفْتُوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ)) قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ: اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ عُرْوَةُ: حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْاَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِيْ نَحْوَمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ فِيْ مَرَّتِهِ الْاُوْلٰى. قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا اَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ: مَآ اَحْسِبُهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ شَيْئًا وَّلَمْ يَنْقُصْ.

[راجع:٦٧٩٦]

علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جائیں گے جو بغیر علم کے فتوے دیں گے پھر گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔'' عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ عروہ نے کہا: جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: جا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ.

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔

(٦٨٠٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوْا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا برا حال دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک اس بات کا رنج آپ ﷺ کے چہرے پر معلوم ہوا' پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).

[راجع:٢٣٥١]

"جوشخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔"

فائدہ۔ خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی ؒ نے کہا: جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد، ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

(٦٨٠١) عَنْ جَرِيْرٍ ؓ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع:٢٣٥٦]

جریر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٢) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٣) عَنْ جَرِيْرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥١، ٢٣٥٢]

ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

[ابوداود: ٤٦٠٩؛ ترمذی: ٢٦٧٤]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّ اِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان، اور اٹکل کے ساتھ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخشش سے اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں۔ غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں۔ انتہی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٠٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا.)) [انظر فی مسلم: ٦٨٣٢؛ ترمذی: ٣٦٠٣؛ ابن ماجه: ٣٨٣٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدٌ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے: جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔ تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔“

(٦٨٠٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ﷺ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔“ لوگوں نے عرض کیا: مفرد کون ہیں؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔“

بَابٌ فِیْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا.

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور اس کو یاد کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ: ((مَنْ اَحْصَاهَا)).
[بخاری: ٦٤١٠؛ ترمذی: ٣٥٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ امام ابوالقاسم قشیری نے کہا: اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسما ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ خطابی نے کہا: سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسما اللہ کی طرف نسبت دیئے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ ابو القاسم طبری نے کہا: سب اسم اللہ کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رؤف اور کریم، اللہ کے نام ہیں اور نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علمانے کہ اس حدیث میں اسمائے الٰہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین ان اسما کی مختلف فیہ ہے اور بعض نے کہا: مخفی ہے جیسے شب قدر۔ اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعض نے کہا: دعا کرنا ان ناموں سے اور بعض نے کہا: ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں، تین بار طہارت، سات بار طواف، سات بار سعی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ایام تشریق بھی تین ہیں، سات باری زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدَلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

(٦٨١٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اِنَّهٗ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْعَزْمِ بِالدُّعَآءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ.

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو۔

(٦٨١١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِی الدُّعَآءِ وَلَا يَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ)). [بخاری:٦٣٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو) اور یوں نہ کہے: اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔'' (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے۔ پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے۔ غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٨١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دے۔''

(٦٨١٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَّا شَآءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ)).

سے یوں نہ کہے: یا اللہ! مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ! مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ.

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے کسی تکلیف کے آنے پر۔

(٦٨١٤) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ! اَحْيِنِيْ: مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًالِّيْ)). [بخاری: ٦٣٥١؛ ترمذی: ٩٧١؛ نسائی: ١٨٢٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آئے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے: یا اللہ! جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨١٥) عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ)). [بخاری: ٥٦٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨١٦) عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ ﷺ لَوْلَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهٗ. [بخاری: ٧٢٣٣]

نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انس ان دنوں زندہ تھے وہ کہتے تھے: اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الٰہی سے راضی رہے۔

(٦٨١٧) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ: لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ. [بخاری: ٥٦٧٢، ٦٣٤٩، ٦٣٥٠، ٦٤٣٠، ٦٤٣١، ٧٢٣٤؛ نسائی: ١٨٢٢]

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے۔ (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨١٨) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

اسماعیل سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[راجع:٦٨١٧]

○ ○ ○ ○

(٦٨١٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَیْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے اور کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔'' (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ.

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے۔

(٦٨٢٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)).

[بخاری: ٦٥٠٧؛ ترمذی: ١٠٦٦، ٢٣٠٩؛ نسائی: ١٨٣٥، ١٨٣٦]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٢١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ. [راجع:٦٨٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)) فَقُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَكَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ: ((لَیْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)). [بخاری: ٦٥٠٧ تعلیقاً؛ ترمذی: ١٠٦٧؛ نسائی: ١٨٣٧؛ ابن ماجه: ٤٢٦٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (اخیر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

(٦٨٢٣) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٧٦٣]

قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٢٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٦) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ)) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ: اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ)) وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ.
[نسائی:١٨٣٣]

شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ام المومنین! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' اگر یہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا۔ کہہ تو وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا۔ اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دم رک جائے سینہ میں اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

(٦٨٢٧) عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ. [راجع:٦٨٢٦]

مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ)). [بخاری:٦٥٠٨]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهٖ.

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔

(٦٨٢٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ)).

[ترمذی:٢٣٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم، سمع، مدد، توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلائے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِیْ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا۔ اَوْ بُوْعًا۔ وَاِذَا اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)). [بخاری:٧٥٣٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔

(٦٨٣١) عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِذَا اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٣٠]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں ''جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں'' مذکور نہیں۔

(٦٨٣٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٠٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے۔'' اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٣) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)).

[ابن ماجه:٣٨٢١]

فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ' اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا۔''

فائدہ۔ سبحان اللہ! مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر۔ اے میرے مالک! میرے مولیٰ! میرے آقا! میرے سید! میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے اللہ جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں؟ غلاموں کی کیوں عبادت کروں؟ عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے؟ عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوائے تیرے۔

(٦٨٣٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيْدُ.))

[راجع:٦٨٣٣]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: ''اس کے لیے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ بھی عطا کرتا ہوں۔''

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَآءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا.

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

(٦٨٣٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ! مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟'' وہ بولا: ہاں میں یہ کہا کرتا تھا: یا اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنیوالا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا: اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے۔'' پھر آپ ﷺ نے اسکے لیے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَهُ فَشَفَاهُ. [ترمذی: ٣٤٨٧، ٣٤٨٨]

تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

فائدہ: یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے۔ اے میرے مالک! تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں' میرا دل کیسا کمزور ہے' میں ذرا سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے۔ اے میرے بادشاہ! میں تیرے صدقے' مجھ کو بچا دے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ' بیماری اور عذاب سے۔ تیری پناہ نہایت مضبوط ہے۔ اے میرے مالک! تیرے اس غلام کو سوائے تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوائے تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

(٦٨٣٦) عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ: ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ. [راجع: ٦٨٣٥]

حمید سے اس سند کے ساتھ آپ ﷺ کے اس قول ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) تک مروی ہے اضافہ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَعُوْدُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے اس میں آپ ﷺ کا اس مریض کے لیے دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ.

باب: ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔

(٦٨٣٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِّنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے' تم کہاں سے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے' زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا اَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْرَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيرُوْنَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُوْنَنِيْ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ يَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْ نَارِيْ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِّمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)). [بخاری:٦٤٠٨]

سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری آگ سے اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: نہیں پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: (صدقے اس کے کرم اور فضل وعنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اے مالک ہمارے! ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے، وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پروردگار فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر۔ تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی۔ ذکر دو طرح سے ہے۔ ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے؟ لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے کہ ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

بَابُ اَكْثَرِ دُعَائِهٖ ﷺ.

باب آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے۔

(٦٨٤٠) عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا رضی اللہ عنہ اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). قَالَ: وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مانگتے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے اللهم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار۔ اور انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيهِ . [ابو داود:١٥١٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ علیہ اس کو بہت پڑھتے۔

(٦٨٤١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔ ”اے مالک ہمارے! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔“

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ.

باب: لا اله الا الله اور سبحان الله اور دعا کی فضیلت۔

(٦٨٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [بخاري: ٣٢٩٣، ٦٤٠٣؛ ترمذي: ٣٤٦٨؛ ابن ماجه: ٣٧٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہے: لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد وهو على كل شيء قدير۔ ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کیے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹادی جائیں گی اور شیطان سے بچا رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان الله وبحمده دن میں سو بار کہے اس کے گناہ مٹادیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)). [ابو داود: ٥٠٩١؛ ترمذي: ٣٤٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان الله وبحمده سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وَّلَدِ إِسْمٰعِيلَ. [بخاری: ٦٤٠٤؛ ترمذی: ٣٥٥٣]

وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیل کی اولاد سے آزاد کرایا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٥) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَالِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَ نْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ.

عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ)).

[بخاری: ٦٤٠٦، ٦٦٨٢، ٧٥٦٣؛ ترمذی: ٣٤٦٧؛ ابن ماجه: ٣٨٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). [ترمذی: ٣٥٩٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کہوں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔ تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٨) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ: ((قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ)) قَالَ: فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے کوئی کلام بتائیے جس کو میں کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہا کر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔" وہ دیہاتی بولا: ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتائیے آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)). قَالَ مُوْسٰى: اَمَّا عَافِنِي فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيْثِهِ قَوْلَ مُوْسٰى.

اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي موسیٰ نے کہا جوراوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِي کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٩) عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)). [ابن ماجه:٣٨٤٥]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھلاتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٠) عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)). [راجع:٦٨٤٩]

ابی مالک اشجعی سے روایت ہے جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ ﷺ اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥١) عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّي؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ ((فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ)). [راجع:٦٨٤٩]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ! اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي“ اور آپ ﷺ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمے دنیا اور آخرت دنوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھے کر دیں گے۔“

(٦٨٥٢) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَتُكْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ)). [ترمذی:٣٤٦٣]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے۔“ ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَعَلَى الذِّكْرِ.

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت۔

(٦٨٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)).

[ابوداود: ٤٩٤٦؛ ابن ماجه: ٢٢٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص اللہ کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اللہ کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آئے گا۔“

فائدہ: یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔ اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(٦٨٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِیْ اُسَامَةَ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ التَّيْسِيْرِ عَلَى الْمُعْسِرِ. [ترمذی: ٢٦٤٦، ٢٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٥) عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ

ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ تعالیٰ کی تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)).

دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔"

[ترمذی: ۳۳۷۸؛ ابن ماجہ: ۳۷۹۱]

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٦) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[راجع: ٦٨٥٥]

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُوا اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟)) [قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ]، قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے؟ وہ بولے: نہیں اللہ کی قسم صرف اللہ کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا: "تم کیوں بیٹھے ہو؟" وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم کہ تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے؟" وہ بولے: اللہ کی قسم ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔"

[ترمذی: ۳۳۷۹؛ نسائی: ٥٤٤١]

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: زہے قسمت ان لوگوں کی کہ مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی۔ غلام کے لیے اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثنا اور صفت بیان کرے۔ یا اللہ! اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تیرے بندے اور غلام ہیں سوائے تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر و ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنے والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا۔ ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوائے تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوائے تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں، پس رحم کر اے مالک! اے آقا! اے شہنشاہ اور اے مربی اور اے مولیٰ! اپنے قصوروار غلاموں پر۔ تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوائے تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) سوائے تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کیے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوائے شرمندگی عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے! ہم سراسر تقصیروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے؟ اور کون ان کو پوچھتا ہے؟ سوائے تیرے، تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ.

باب: اللہ سے مغفرت مانگنے کی فضیلت۔

(٦٨٥٨) عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ ‌رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). [ابوداود:١٥١٥]

اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ صحابی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی اللہ سے کبھی غافل ہو جاتا ہے) اور میں اللہ سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ اللہ کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ ﷺ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ ﷺ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے: حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعض نے کہا: اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے۔ محاسبی نے کہا: انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بےخوف ہیں۔ انتھٰی مختصراً

بَابُ التَّوْبَةِ.

باب: توبہ کا بیان۔

(٦٨٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ‌رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَاَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اوپر آپ ﷺ کی استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آئے دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرا لے۔ انتھٰی۔

(٦٨٦٠) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

شعبہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٨٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اس کو معاف کرے گا۔“ (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہو گی اسی طرح جان کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہو گی نہ اس کی وصیت نافذ ہو گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ.

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٦٢) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِی سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ)) قَالَ: وَاَنَا خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)). [بخاری: ٤٢٠٥، ٦٣٨٤، ٦٤٠٩، ٦٦١٠، ٧٣٨٦؛ ابوداود: ١٥٢٦، ١٥٢٧، ١٥٢٨؛ ترمذی: ٣٤٦١؛ ابن ماجه: ٣٨٢٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں، لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔'' (یعنی علم اور احاطہ سے نووی رحمہ اللہ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا اور میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں۔'' میں نے عرض کیا: بتلایئے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٣) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع:٦٨٦٢]

عاصم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِیْ ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلٰی ثَنِيَّةٍ نَادٰی: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ: ((يَا اَبَا مُوْسٰی اَوْيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: مَا هِیَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)). [راجع:٦٨٦٢]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر۔ ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا: لا اله الا الله والله اكبر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے۔'' میں نے عرض کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف، معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہیں جو معاذ اللہ رب کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم، سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

(٦٨٦٥) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع:٦٨٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٨٦٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ. [راجع:٦٨٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔ اور ان کی حدیث میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٨٦٧) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَدَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ((وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ. [راجع:٦٨٦٢]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے۔'' میں نے عرض کیا: بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔''

(٦٨٦٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْقَالَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلٰى فَقَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ)). [راجع:٦٨٦٢]

بَابُ الدَّعْوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ.

باب: دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان۔

(٦٨٦٩) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَبِيْرًا۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: كَثِيْرًا۔ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). [بخاری: ٨٣٤، ٦٣٢٦؛ ترمذی: ٣٥٣١؛ نسائی: ١٣٠١]

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہا کر' یا اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(٦٨٧٠) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! دُعَاءً اَدْعُوْبِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((ظُلْمًا كَثِيْرًا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٨٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

[ابن ماجه:٣٨٣٨]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے' عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے۔ یا اللہ! میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، سستی' بڑھاپے' گناہ اور قرضداری سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے۔ امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول' جائے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔ مترجم کہتا ہے: یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ﴿اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا اللہ کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو اللہ کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

(٦٨٧٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[بخاري: ٦٣٧٥، ٦٣٧٧؛ ابن ماجه: ٣٨٣٨]

ہشام رحمہ اللہ سے بھی اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [بخاري: ٢٨٢٣، ٦٣٦٧؛ ابوداود: ١٥٤٠؛ نسائي: ٥٤٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی' سستی' نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٧٤) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ. [راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [بخاری:٤٧٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهٖ.

باب: بُری قضا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کا بیان۔

(٦٨٧٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ. قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا. [بخاری: ٦٣٤٧، ٦٦١٦؛ نسائی:٥٥٠٦، ٥٥٠٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٨) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ)). [ترمذی: ٣٤٣٧؛ ابن ماجہ: ٣٥٤٧]

خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا' تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٩) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلاً فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)). [راجع:٦٨٧٨]

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٠) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: ((اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹتا تو نہ تکلیف ہوتی)۔

(٦٨٨١) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ.

باب: سوتے وقت کی دعا۔

(٦٨٨٢) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ! إِنِّي اَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً لَّا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ اٰخِرِ كَلَامِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ: اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ)). [بخاري: ٢٤٧، ٦٣١١؛ ابوداود: ٥٠٤٦، ٥٠٤٧، ٥٠٤٨؛ ترمذي: ٣٣٩٤ تعليقاً، ٣٥٧٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو سونے کو جائے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اَللّٰهُمَّ إِنِّي آخر تک یعنی'' یا اللہ! میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوائے تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے۔ ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ اور تیری آخری بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جائے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر۔'' (اور خاتمہ بالخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بِنَبِيِّكَ کے بدلے بِرَسُوْلِكَ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بِنَبِيِّكَ کہہ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لئے آپ ﷺ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا۔ بعض نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٨٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُوْرًا اَتَمُّ حَدِيْثًا وَزَادَ فِي حَدِيْثِ حُصَيْنٍ: ((وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا)). [راجع:٦٨٨٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَّقُوْلَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَّاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيْثِهٖ: مِنَ اللَّيْلِ. [راجع:٦٨٨٢]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ...... پڑھے ''اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور ابن بشار نے اپنی حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

(٦٨٨٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا)). [بخاری:٧٤٨٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جائے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر اٹھے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا)). [بخاری:٦٣١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ)) وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ'' آخر تک یعنی ''یا اللہ! تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں۔'' اور جب جاگتے تو فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ'' آخر تک یعنی شکر اس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٦٨٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا وَاِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اَللّٰهُمَّ [اِنِّیْ] اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو ''اَللّٰهُمَّ خَلَقْتُ نَفْسِیْ آخر تک یعنی یااللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا اور مرنا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو۔ یا اللہ! میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے۔'' ایک شخص ان سے بولا: تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی' انہوں نے کہا: ان سے سنی جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٩) عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَأْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

❖ ❖ ❖ ❖

سہیل سے روایت ہے' کہا جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ابو صالح کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے۔ چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے' پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں' (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارے اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے۔'' ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے۔ امام ابوبکر باقلانی نے کہا: آخر کے معنی باقی اپنی صفات کے ساتھ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا۔ اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جائے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٨٩٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا اَنْ نَّقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَقَالَ: ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهَا)).

[ابوداود: ٥٠٥١؛ ترمذی: ٣٤٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: ((قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ)) بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ.

[ترمذی: ٣٤٨١؛ ابن ماجه: ٣٨٣١]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ آخر تک سہیل کی حدیث کی طرح۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَوٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّضْطَجِعَ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَلْیَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ)).

[بخاری: ٦٣٢٠؛ ابوداود: ٥٠٥٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جائے تو اپنے تہبند کا کونا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کونسی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ۔۔۔ یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔“

(٦٨٩٣) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((ثُمَّ لْیَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاِنْ اَحْیَیْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا)). [راجع: ٦٨٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ)).

[ابوداود: ٥٠٥٣؛ ترمذی: ٣٣٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے: ”شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابٌ فِي الْأَدْعِيَةِ.

باب: دعاؤں کا بیان۔

(٦٨٩٥) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ)). [ابوداود: ١٥٥٠؛ نسائي: ١٣٠٦، ٥٥٤٠، ٥٥٤١؛ابن ماجه: ٣٨٣٩]

فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے۔ انہوں نے کہا: آپ فرماتے تھے: "یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٦) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٧) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ)).

[راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)).

[بخاري:٧٣٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ آخر تک یعنی اے پروردگار! میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوائے تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دے مجھ کو۔ تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا، جن اور آدمی مرتے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ: ((سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

[ابوداود:٥٠٨٦]

صبح ہوتی تو فرماتے: ''سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے! ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠١) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

[بخاري: ٦٣٩٨ تعليقاً، ٦٣٩٩]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي آخر تک یعنی ''یا اللہ! بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ یا اللہ! بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہے' اے مالک میرے! بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ دعا آپ ﷺ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ ﷺ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے۔ نزدیکاں رابیش بود حیرانی۔ یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

(٦٩٠٢) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع:٦٩٠١]

شعبہ رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). [راجع:٦٩٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ آخر تک یعنی یا اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب۔'' (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)).

[ترمذی: ٣٤٨٩؛ ابن ماجة: ٣٨٣٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یااللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت' پرہیزگاری' حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٥) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((وَالْعِفَّةِ)).

[راجع: ٦٩٠٤]

اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں عَفَاف کی بجائے عِفَّة کا لفظ ہے۔ معنی ایک ہی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ! اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)). [نسائی: ٥٤٧٣]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ یااللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے۔ یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)) قَالَ الْحَسَنُ: فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ فِيْ هٰذَا: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ! اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

[ابوداود: ٥٠٧١؛ ترمذی: ٣٣٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی' شکر ہے اللہ کا کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے' اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے' اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے'' (اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے: ''صبح کی ہم نے اور صبح کی اللہ کے ملک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩٠٨) عَنْ عَبْدِاللهِ ؓ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)) قَالَ: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَ هَا رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ أَيْضًا: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)).

[راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٩) عَنْ عَبْدِاللهِ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: وَزَادَنِيْ فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللهِ رَفَعَهٗ أَنَّهٗ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩١٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَاشَيْءَ بَعْدَهُ)). [بخاری:٤١١٤]

اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔''

(٦٩١١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ)).

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ نسائی: ٥٢٢٧، ٥٣٩١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا یہ دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے' شرع پر چلا جائے' ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا۔ اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل نہ ہو پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو' حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑا مشکل ہے۔ گمراہ کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرایا۔ اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

(٦٩١٢) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٩١١]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى...... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا راستے کا سوال کرتا ہوں، دُعا مانگا کرو۔'' باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّسْبِيْحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ.

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔

(٦٩١٣) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسی حال میں رہیں' جب سے میں نے تم کو چھوڑا۔'' جویریہ نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

[ترمذی: ٣٥٥٥؛ نسائی: ١٣٥١]

عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. یعنی میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں' سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جائے اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٩١٤) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمٰتِهِ)). [راجع:٦٩١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ○ ○ ○ ○

(٦٩١٥) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلٰى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلٰثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ)).

[بخاری: ٣١١٣، ٣٧٠٥، ٥٣٦٠، ٥٣٦٢، ٦٣١٨؛ ابو داود:٥٠٦٢]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں یا انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پینے میں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ ﷺ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے بیان کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا حال۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' پھر آپ ﷺ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس 33 بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔''

فائدہ۔ سبحان اللہ! حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا' انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں۔ یا اللہ! بخش دے ہم کو حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ ((إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ)). [راجع:٦٩١٥]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اِس سند میں ہے: جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩١٧) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ [راجع:٦٩١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ترک نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩١٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ: ((مَا أَلْفَيْتِيْهِ عِنْدَنَا)) قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَأْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ٣٣ بار سبحان اللہ کہہ اور ٣٣ بار الحمدللہ اور ٣٤ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩١٩) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيْكِ.

باب: مرغ کی آواز سن کر دعا مانگنا۔

(٦٩٢٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا)). [بخاري: ٣٣٠٣؛ ابوداود: ٥١٠٢؛ ترمذي: ٣٤٥٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ (آواز) سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ.

باب: سختی کی دعا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ)). [بخاری: ٦٣٤٥، ٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١؛ ترمذی:٣٤٣٥؛ ابن ماجه: ٣٨٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے' کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے' کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ. [راجع:٦٩٢١]

ہشام اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور حدیث معاذ مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ)). [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ)). [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ.

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

باب: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت۔

(٦٩٢٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَاهُ اللهُ لِمَلٰٓئِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)). [ترمذی:٣٥٩٣]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتلایئے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). [راجع:٦٩٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

باب: پیٹھ پیچھے مسلمان کے لیے دعا کرنے کی فضیلت۔

(٦٩٢٧) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابوداود:١٥٣٤]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا۔“ (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بہت زیادہ ہے)۔

(٦٩٢٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ دَعَا لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [راجع:٦٩٢٧]

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٩) عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابن ماجه:٢٨٩٥]

صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے نکاح میں ام الدرداء تھیں۔ انہوں نے کہا: میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان پر گیا وہ نہیں ملے لیکن ام الدرداء ملیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ ام الدرداء نے کہا: تو میرے لیے دعا کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین، اور تم کو بھی یہی ملے گا۔“ (مسلم کے صحیح نسخہ میں ”وكانت تحته بنت ام الدرداء“ کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ماجہ میں اس کی تائید موجود ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٠) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَالِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. [راجع:٦٩٢٧]

پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا۔ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣١) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ. [راجع:٦٩٢٧]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِاللهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ.

(٦٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). [ترمذی:١٨١٦]

(٦٩٣٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِهٖ.

باب: کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر کرنا مستحب ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے۔“ (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

○ ○ ○ ○

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بیان فرمایا۔

بَابُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَالَمْ يَعْجَلْ.

(٦٩٣٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَا۔ اَوْفَلَمْ۔ يُسْتَجَبْ لِيْ)). [بخاری: ٦٣٤٠؛ ابوداود: ١٤٨٤؛ ترمذی: ٣٣٨٧؛ ابن ماجه: ٣٨٥٣]

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے: میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ)). [راجع:٦٩٣٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جلدی کے کیا معنی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔“ (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا۔ بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے۔ اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کر دینے والی باتوں کا بیان

بَابُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان۔

(٦٩٣٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)).

[بخاری: ٥١٩٦، ٦٥٤٧]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا ہے اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

[بخاری: ٦٤٤٩ تعليقاً؛ ترمذی: ٢٦٠٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٩) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٦٨٧٣]

ایوب سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ.

[راجع: ٦٩٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٩٣٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٢) عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: كَانَ لِمُطَرِّفِ

ابوالتیاح سے روایت ہے، مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں۔ وہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابْنِ عَبْدِاللهِ امْرَأتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدٰهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرٰى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ)).

عورت کے پاس سے آئے۔ اور دوسری بولی: تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے۔ مطرف نے کہا: میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ'' اخیر تک یعنی یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

(٦٩٤٤) عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ. [ابوداود: ١٥٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٥) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). [بخاری: ٥٠٩٦؛ ترمذی: ٢٧٨٠؛ ابن ماجه: ٣٩٩٨]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

(٦٩٤٦) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). [راجع:٦٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٩٤٥]

سلیمان التیمی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٨) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو، تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ: ((لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ)).

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں' پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو؟ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تنزل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی۔ اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا' ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہوں نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے' کافروں کا چال چلن اختیار کیا' ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ.

باب: غار والوں کا قصہ۔

(٦٩٤٩) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَللّٰهُمَّ! إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمی جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا' اس میں گھس گئے۔ پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آ گیا اور منہ بند ہو گیا ایک نے دوسرے سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو اللہ کے لیے کیے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں کہا: میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا' سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا' اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی' تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا' پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا۔ مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے' میرے دونوں پیروں کے پاس' سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے' نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا' سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو

فَفَرَّجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ.

اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ.

دوسرے نے کہا: الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا' جیسے مرد عورت کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا' اور کہا: جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوں گی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادے سے) اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! ڈر اللہ سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھول دے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا)۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَجَآءَنِيْ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ: اِذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَالِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ.

[بخاری: ۲۲۱۵، ۲۳۳۳]

تیسرے نے کہا: الٰہی! میں نے ایک شخص سے مزدوری لی' ایک فرق (وہ برتن جس میں ۱۶ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا: میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور ان کے چرانے والے سب تو لے لے۔ وہ بولا: اللہ جبار سے ڈر اور مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا۔ وہ گائے اور بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے۔ اس نے ان کو لے لیا۔ پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا۔ (اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے)۔

فائدہ۔ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں۔ اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو' لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف اللہ کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اللہ کو نہایت پسند ہے۔ چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بودے تو اس کے حاصلات کا مالک اصل مالک ہی ہے (تحفۃ الاخیار)

(٦٩٥٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ ضَمْرَةَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوْا فِيْ حَدِيْثِهِمْ: ((وَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ ((يَتَمَاشَوْنَ)) اِلَّا عُبَيْدَاللهِ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ ((وَخَرَجُوْا)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ هَا شَيْئًا. [بخاری:٣٤٦٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥١) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ((اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا)) وَقَالَ: ((فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ)) وَقَالَ: ((فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ)) وَقَالَ: ((فَخَرَجُوْا مِنَ الْغَارِ يَمْشُوْنَ)). [بخاری:٢٢٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا۔ سارا قصہ جیسے اوپر مذکور ہوا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا: یا اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا' نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا' یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی' اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ بڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

كِتَابُ التَّوبَةِ

توبہ کے مسائل

بَابٌ فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا.

باب: توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ! لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پائے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔'' (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں۔ ایک: گناہ سے باز آنا۔ دوسرے: کیے پر شرمندہ ہونا۔ تیسرے: قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے بری الذمہ ہونا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو۔ اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جائے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصراً)

(٦٩٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِّنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا)).

[ترمذی: ٣٥٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم شدہ جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩٥٥) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثَيْنِ حَدِيْثًا عَنْ نَّفْسِهٖ وَحَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَّعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا وَبِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ)).

[بخاری: ٦٣٠٨؛ ترمذی: ٢٤٩٧، ٢٤٩٨]

حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عبداللہ کے پاس گیا ان کی تیمارداری کو وہ بیمار تھے، انہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جائے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پائے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جائے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں، پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پائے اس پر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((مِنْ رَّجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ)).

[راجع: ٦٩٥٥]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٧) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع: ٦٩٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٨) عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: خَطَبَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَّجُلٍ حَمَلَ زَادَهٗ وَمَزَادَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِيْرُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا

سماک سے روایت ہے' نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو کہا: ''البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جائے، اس کی آنکھ لگ جائے اور اونٹ چل دے جب جاگے اور ایک اونچائی پر چڑھے تو اونٹ نہ پائے پھر دوسری اونچائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِیْ قَالَ فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَآءَهُ بَعِيْرُهُ يَمْشِیْ حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهُ فِیْ يَدِهٖ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِيْنَ وَجَدَ بَعِيْرَهُ عَلٰى حَالِهٖ)). قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِیُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ.

پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچائی پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ میں آئے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آئے یہاں تک کہ اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دے دے، البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے۔'' سماک نے کہا: شعبی نے کہا: نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهٗ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَّعَلَيْهَا لَهٗ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهٖ؟)) قُلْنَا: شَدِيْدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ)).
قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی، جس کا اونٹ بھاگ جائے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جائے، آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی نکیل اس جڑ سے اٹک جائے، پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پائے۔'' ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کو بہت خوشی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار ہو جاؤ البتہ اللہ کی قسم اللہ! کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا قَدْاَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں، پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آ کر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے: یا اللہ! تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے۔'' (یعنی یوں کہنا تھا: یا اللہ! تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٦٩٦١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ)). [بخاری:٦٣٠٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔''

(٦٩٦٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ سُقُوْطِ الذُّنُوْبِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ.

باب: استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٦٣) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضي الله عنه اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ)).

[ترمذی:٣٥٣٩]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے کہا، میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جائیں) میں نے سنا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔''

(٦٩٦٤) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَّكُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا لَهُمْ)).

[راجع:٦٩٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو، البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں، پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو۔'' (سبحان اللہ! مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ.

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔

(٦٩٦٦) عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقِيَنِي أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: فَوَاللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَاذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنْ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . [ترمذی:٦٤٥٦ مختصراً، ٢٥١٤؛ ابن ماجه:٤٢٣٩]

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا: کیسا ہے تو اے حنظلہ! میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا کیا مطلب ہے؟“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں۔ لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار۔“ تین بار یہ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو آپ ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ شعر

غفلت بجہاں اگر نبودے　　　از عمر دے پسر نبودے

(٦٩٦٧) عَنْ حَنْظَلَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ

حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ: ((مَهْ)) فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ: ((يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ)). [راجع:٦٩٦٦]

آپ ﷺ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بیوی سے کھیلا۔ پھر میں نکلا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ! تو منافق ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کہتا ہے؟'' میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حنظلہ! ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی۔ اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راستوں میں تم کو سلام کریں''۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٨) عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْأُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا.

[راجع:٦٩٦٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِيْ سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ.

باب: اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کا بیان اور رحمت غصہ سے زیادہ ہے۔

(٦٩٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

(٦٩٧٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ)). [بخاری:٣١٩٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے''۔ (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

(٦٩٧١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)).

کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھالیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔"

(٦٩٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔"

[ابن ماجه: ٤٢٩٣]

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٥) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی قیامت کے لیے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٦) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

معتمر اپنے باپ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

(٦٩٧٧) عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)).

قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ [قَالَ] قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا)).

[بخاري:٥٩٩٩]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے، ایک عورت ان میں سے کسی کو ڈھونڈھتی تھی، جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی؟'' ہم نے کہا نہیں اللہ کی قسم وہ کبھی ڈال نہ سکے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اے ہمارے مالک! اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں، تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچا دے ہم کو جنت میں۔

(٦٩٧٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ أَذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

[بخاري:٧٥٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا: مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا آدھی سمندر میں' کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ مجھ کو پائے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا۔ جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی' پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے اے پروردگار۔ اور تو خوب جانتا ہے، پروردگار نے اس کو بخش دیا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تنگ کرے گا جیسے ﴿فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ﴾ یا اس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعض نے کہا: یہ مجازی ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعض نے کہا: شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ انتهٰى مختصراً

(٦٩٨١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ! أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ فَغَفَرَلَهُ بِذٰلِكَ)). [بخاری: ٣٤٨١؛ نسائی: ٢٠٧٨؛ ابن ماجه: ٤٢٥٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا، پھر میری راکھ باریک پیسنا، پھر دریا میں، ہوا میں اڑا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا: جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ [هَزْلًا])). قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ. [راجع: ٦٦٧٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو، نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی، یہاں تک کہ مر گئی۔'' زہری رحمہ اللہ نے کہا: ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

(٦٩٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ: ((فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)). وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ. وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: ((فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ)). [راجع: ٦٩٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے، وہ داخل کر۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٦٩٨٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي۔ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ:۔ ثُمَّ اسْحَقُونِي فَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ: فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، وَرَبِّي! فَقَالَ اللّٰهُ: مَاحَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا)).

[بخاري: ٣٤٧٨، ٦٤٨١، ٧٥٠٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اوراولاد دیا تھا۔اس نے اپنی اولاد سے کہا: تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کاوارث اور کسی کو کردوں گا، جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے یہ بھی کہا: پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت پائے گا، تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا۔انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مرگیا) میرے رب کی قسم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کواور کچھ عذاب نہ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٥) عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ: ((أَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا)). وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ: ((فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ: ((فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَاابْتَأَرَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: ((مَاامْتَأَرَ)) بِالْمِيمِ.

[راجع: ٦٩٨٤]

قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشہ اللہ کے رغسہ اللہ یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتہر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتأر اور ماامتأر اور معنی وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قُبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ.

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی۔

(٦٩٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ''ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا: اے مالک میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)). قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی: لَااَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ: ((اعْمَلْ مَاشِئْتَ)). [بخاری:۷۵۰۷]

میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا۔ اور کہا: اے پالنے والے میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے۔ اے بندے! اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔'' عبدالاعلیٰ نے کہا: جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا: ''اب جو چاہے عمل کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا: اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشتا جاؤں گا۔

(٦٩٨٧) عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ حَمَّادٍ النَّرْسِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِی الثَّالِثَةِ: قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَعْمَلْ مَاشَآءَ. [راجع:٦٩٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٩) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔ اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے، جیسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں۔ انتہٰی۔ بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں ہے پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجاز ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞ ۞ گزشتہ سے پیوستہ) اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر حقیقتاً ہے۔ پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سوائے لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

(٦٩٩٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔

(٦٩٩١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)).

[بخاري: ٥٢٢٠، ٧٤٠٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے، جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے۔ اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔''

(٦٩٩٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

[راجع: ٦٩٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٣) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ قُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ)). [بخاري: ٤٦٣٤؛ ترمذي: ٣٥٣٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے ظاہری اور باطنی ہر قسم کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٦) قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَیْسَ شَیْءٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں۔ (بخاری کی روایت میں شخص ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

(٦٩٩٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَایَةِ حَجَّاجٍ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ یَذْکُرْ حَدِیْثَ اَسْمَآءَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٨) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَاشَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[راجع:٦٩٩٦]

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَیْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٠) عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

علاء سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ.

باب: نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان۔

(٧٠٠١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ﴾ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں۔ بے شک نیکیاں دور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود:١١/ ١١٤] قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ)) .[بخاري: ٥٢٦، ٤٦٨٧؛ ترمذي: ٣١١٣؛ ابن ماجه: ١٣٩٨، ٤٢٥٤]

کر دیتی ہیں برائیوں کو، یہ نصیحت ہے قبول کرنے والوں کے لیے۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ! یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے۔“ (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا: وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ)۔

(٧٠٠٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْمَسًّا بِيَدٍ اَوْشَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ. [راجع:٧٠٠١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا۔ تب یہ آیت اتری۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٣) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: اَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَالْمُعْتَمِرِ. [راجع:٧٠٠٢]

سلیمان تیمی سے روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوائے زنا کے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' ان کو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا، تب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں، سوائے جماع کے۔ اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ابو داود: ٤٤٦٨؛ ترمذی: ٣١١٢]

(٧٠٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ: ((بَلْ لَكُمْ عَامَّةً)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں سب کے لیے ہے۔''

[راجع: ٧٠٠٤]

(٧٠٠٦) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِىَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ: ((هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کر لیجیے اور نماز کا وقت آ گیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا۔'' وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔''

[بخاری: ٦٨٢٣]

(٧٠٠٧) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهٗ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم! اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ؟))

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگایئے مجھ کو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے۔اس نے پھر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد کا کام کیا تو حد لگایئے مجھ پر۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے۔اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا: اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد لگایئے ابو امامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟'' وہ بولا: کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟'' وہ بولا: ہاں یارسول اللہ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اللہ نے بخش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ثُمَّ شَهِدْتَّ الصَّلٰوةَ مَعَنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ)).

[ابوداود:٤٣٨١]

دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ قُبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَاِنْ كَثُرَ قَتْلُهٗ.

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔

(٧٠٠٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِاللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَاتَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے، اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا: میں نے ننانوے خون کیے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ راہب نے کہا: تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا: سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا: میں نے سو خون کیے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ وہ بولا: ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدھی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہوں نے اس کو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے۔ اس نے کہا: دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے۔ ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے“۔ قتادہ نے کہا: حسن نے کہا: ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ))۔ بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَىٰ بِصَدْرِهِ۔ [بخاری: ٣٤٧٠؛ ابن ماجه:٢٦٢٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے۔ اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے ﴿فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دے چاہے معاف کر دے۔ البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالا جماع۔ اور بعض نے کہا: ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے۔ اور یہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ انتهٰى مختصرًا۔

(٧٠٠٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَىٰ بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا))۔ [راجع:٧٠٠٨]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا: میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے؟ اور ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا، وہ بولا: تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر لگا پوچھنے: اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا۔ پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠١٠) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ: ((فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَىٰ هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَىٰ هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي))۔ [راجع:٧٠٠٨]

قتادہ نے اسی سند کے ساتھ معاذ کی حدیث کی طرح بیان کیا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بد ساتھیوں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے۔ تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں۔ اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے۔ چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے۔ پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں، ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ (تحفة الاخيار)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكُفِرِينَ.

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے۔

(۷۰۱۱) عَنْ اَبِی مُوسٰی ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَافِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمادے گا: یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔“

○ ○ ○ ○

(۷۰۱۲) عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِی بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَابُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا)) قَالَ: وَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُبْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ قَالَ: فَلَمْ يُحَدِّثْنِیْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ.

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔“ عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی، کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے تجھے بیان کیا ہے؟ انھوں نے قسم اٹھائی۔ (عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیم ہے مومنوں کے لیے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔

(۷۰۱۳) عَنْ اَبِی قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ.

ابوقتادہ سے اس سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۱٤) عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى)) فِيْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْرَوْحٍ: لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَعَمْ.

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہوں گے وہ معاف نہ ہوں گے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ اور جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جائے گا تو ایک کافر جہنم میں جائے گا تاکہ جہنم بھر جائے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو، یہ مختصر ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر بوجھ ڈالنا در حقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے۔ چوں آب از سر گزشت۔ چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٧٠١٥) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ: فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ)). [بخاری: ٢٤٤١، ٤٦٨٥، ٦٠٧٠، ٧٥١٤؛ ابن ماجه: ١٨٣]

صفوان بن محرز سے روایت ہے، ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ”مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کروائے گا اس کے گناہوں کا اور کہے گا: تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو۔ وہ کہے گا اے رب! میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ.

باب: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

(٧٠١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَهُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ

ابن شہاب سے روایت ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ ﷺ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا: مجھ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے، ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا: میں نے سنا کعب بن مالک سے، وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوۂ تبوک کے، البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ.

گیا) بے وقت اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ ﷺ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ ﷺ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے دوبار ہوئی۔ پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقت ور اور مالدار تھا۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ ﷺ اس لڑائی کے لیے چلے، سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا، اور راہ میں جنگل تھے، (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے، اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے واضح طور پر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے، تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں، پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے، اور کوئی دفتر نہ تھا، جس میں ان کے نام لکھے ہوتے۔

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ اِلَّا يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ

کعب نے کہا: تو ایسے شخص کم تھے، جو غائب رہنا چاہتے، اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا، جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے، اور یہ جہاد رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا، جب پھل پک گئے تھے، اور سایہ خوب تھا، اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا، آخر رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی، اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن ہر روز میں لوٹ آتا، اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں، (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، اور رسول اللہ ﷺ بھی صبح کے وقت نکلے، اور مسلمان بھی آپ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِیْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِیْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِیْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِیْ اَنِّیْ لَا اَرٰى لِیْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِی النِّفَاقِ اَوْرَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَاللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ؟ وَلَمْ يَذْكُرْنِیْ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِیْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَاقُلْتَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ)) فَاِذَا هُوَاَبَا خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهُوَالَّذِیْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِحِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ.

کے ساتھ نکلے، اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کیا' میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے' اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش! میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف، اور نا تواں لوگوں میں سے' خیر رسول اللہ ﷺ نے راہ میں میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں پہنچے آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا: ''کعب بن مالک کہاں گیا؟'' ایک شخص بولا: بنی سلمہ میں سے یارسول اللہ! اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا، وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے۔ معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا: تو نے بری بات کہی اللہ کی قسم یارسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے، اتنے میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا چلنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوخیثمہ ہے۔'' پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھا اور ابوخیثمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا۔

فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِیْ بَثِّیْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِیْ رَاْیٍ مِنْ اَهْلِیْ فَلَمَّا قِيْلَ لِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّیْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَیْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا۔ میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ ﷺ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز، اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی کہ کیا بات بتاؤں جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب آ پہنچے اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ ﷺ سے نجات نہیں پانے کا، آخر میں نے نیت کر لی سچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَادِمًا وَّكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَ)) فَجِئْتُ أَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: ((مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)) قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتَ أَنِّيْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْأُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُعَلَيَّ فِيْهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ! مَا كَانَ لِيْ عُذْرٌ وَاللّٰهِ! مَاكُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَمِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ)) فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ أَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ (بِهِ) إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى أَرَدْتُّ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ

بولنے کی، اور صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جب آپ ﷺ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے، اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے۔ جب آپ ﷺ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے، ایسے اسی (۸۰) سے زیادہ چند آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی، اور ان کی نیت یعنی دل کی بات کو اللہ کے سپرد کیا، یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آ!۔'' میں چلتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو میں یہ خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا، اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ ﷺ سے کہہ دوں، اور آپ ﷺ خوش ہو جائیں مجھ سے تو قریب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ﷺ ناراض ہو جائیں گے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچ سچ کہوں گا تو بیشک آپ ﷺ غصے ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں کبھی نہ اتنا طاقت ور تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب نے سچ کہا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دے تیرے باب میں۔'' میں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے، اور مجھ سے کہنے لگے: قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے تم کو تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ.

کے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کافی تھا، اللہ کی قسم وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں، پھر میں نے ان لوگوں سے کہا: کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا: ہاں دو شخص اور ہیں۔ انہوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا: وہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی۔ ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے۔ اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا۔

فَقَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ. قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْقَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَاثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا قَتَادَةَ

اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے، ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے، لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا۔ میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ کو سلام کرتا آپ ﷺ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ ﷺ نے اپنے لبوں کو ہلایا، سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا، پھر آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیوں سے) آپ ﷺ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اور ابوقتادہ میرے چچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی، ان کو سلام کیا تو اللہ کی قسم انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں، کہ آپ ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَا شَدْتُهُ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَایَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے؟ آپ ﷺ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، وہ خاموش رہے، پھر سہ بار قسم دی تو بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔

فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ فِیْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِّنْ نَّبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ اِلَیَّ حَتّٰى جَآءَ نِیْ فَدَفَعَ اِلَیَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهُ فَاِذَافِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مُضِيْعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ: فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْنِیْ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَیَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیَ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ: فَجَآءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ

میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا، کہنے لگا: کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا؟ لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا۔ میں منشی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا: بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تم پر جفا کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا۔ جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو اچانک رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا، اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو میں نے کہا: میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا: نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی یہی پیام گیا۔ میں نے اپنی بی بی سے کہا: تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ ﷺ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدِمَهُ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ)) فَقَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَابِهِ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّ وَاللّٰهِ! مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا. قَالَ: فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ: لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَااَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ: بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْجَاءَ فَرَجٌ. قَالَ: وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ! مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ

خدمت کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا، لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔'' وہ بولی اللہ کی قسم! اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور اللہ کی قسم! وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی۔ میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے، اگر میں اجازت لوں اپنی بیوی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں، اس تاریخ سے جب سے آپ ﷺ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر۔ میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجود یہ کہ اتنی کشادہ ہے۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا، جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے۔ لوگ چلے ہم کو خوش خبری دینے کے لیے تو میرے دونوں ساتھیوں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے، اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی، خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیئے، اس کی خوشخبری کے صلہ میں۔ اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی نیت سے۔ لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے معافی کی، اور کہتے تھے: مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا۔ رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ: كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَيَقُوْلُ: ((اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: اَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ.

اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کے پاس لوگ تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا، تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ کعب نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا منہ خوشی سے چمک دھمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جا آج کا دن تیرے لیے بہتر دن ہے، جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہو جاتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک جاتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ ﷺ کی خوشی کو)۔

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى يَوْمِي هٰذَا اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَوَاللّٰهِ! مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى يَوْمِي هٰذَا

جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں، اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا مال اپنا رکھ لے۔'' میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے جیسا عمدہ انداز سے مجھ پر احسان کیا اللہ کی قسم میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا، جب سے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ﴾ آخر تک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ. قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ [حَتّٰى بَلَغَ] ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾. [التوبہ:119] قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ! مَآ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْهَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّمَا قَالَ لِاَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [التوبہ: 95، 96] قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ

ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے۔'' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ ﷺ سے اور جھوٹ نہیں بولا، ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا: ''جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے۔ سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے۔ سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے۔'' کعب نے کہا: ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا، اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خُلِّفُوْا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ ﷺ کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَاءُهُ اَمْرَنَا عَنْ مَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

[بخاري: ٤٤١٨، ٣٩٥١، ٢٧٥٨، ٣٥٥٦، ٣٨٨٩، ٤٦٧٣، ٤٦٧٦، ٤٦٧٧، ٤٦٧٨، ٦٢٥٥، ٦٦٩٠، ٧٢٢٥؛ ابوداود: ٢٢٠٢؛ نسائي: ٣٤٢٣، ٣٤٢٤، ٣٤٢٥]

○ ○ ○ ○

(٧٠١٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً. [راجع:٧٠١٦]

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٧٠١٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ اَبَاخَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠١٩) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهِ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَّزِيْدُوْنَ عَلٰى عَشَرَةِ الْآلَافِ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ

عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ ﷺ کی۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ ﷺ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہ قصہ۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس (١٠) ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ابوزرعہ رازی نے کہا: ستر (٧٠٠٠٠) ہزار آدمی تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا: تیس (٣٠٠٠٠) ہزار تھے اور یہی مشہور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے (١) غنیمت کا مباح ہونا (٢) اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت (٣) بغیر قسم دیئے قسم کھانا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞ ۞ گزشتہ سے پیوستہ) (۴) لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا (۵) نیک بات کی جو فوت ہو جائے آرزو کرنا (۶) مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا (۷) سچائی کی فضیلت (۸) سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا (۹) مجلس عام میں بیٹھنا (۱۰) ظاہر پر حکم کرنا (۱۱) اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا (۱۲) اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے (۱۳) کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا (۱۴) سلام بھی کلام ہے (۱۵) اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے (۱۶) کلام میں یہ ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو (۱۷) کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے (۱۸) ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو (۱۹) عورت سے کہنا: اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو (۲۰) عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے (۲۱) صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے (۲۲) احتیاط کرنا بہتر ہے (۲۳) سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے (۲۴) خوشخبری دینا مستحب ہے (۲۵) مبارکبادی دینا مستحب ہے (۲۶) خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا (۲۷) قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے (۲۸) عاریت جائز ہے (۲۹) کپڑوں کی عاریت درست ہے (۳۰) لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے (۳۱) اہل فضل کی طرف جب آئیں کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے (۳۲) مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے (۳۳) امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے (۳۴) خوشی کے وقت صدقہ دینا (۳۵) تمام مال صدقہ نہ کرنا (۳۶) سب صدقہ کرنے سے منع کرنا (۳۷) جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

بَابٌ فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ وَقَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ.

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان۔

(۷۰۲۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوْا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهٗ.

سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے۔ زہری رحمہ اللہ نے کہا: ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا، اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اس میں میرا نام نکلا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ مَسِيْرَنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهٖ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاءُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَحَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ.

ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودج میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودج میں رہتی۔ جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے۔ ایک بار آپ ﷺ نے رات کو کوچ کا حکم دیا، میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی، اور چلی، یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا۔ معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈھنے لگی۔ اس کے ڈھونڈھنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پہنچے جو میرا ہودج اٹھاتے تھے، انہوں نے ہودج اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودج میں ہوں۔

قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَآءُ اِذْذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّتِيْ كُنْتُ فِيْهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَدْ كَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ اَنْ يُّضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَوَاللّٰهِ! مَا كَلَّمَنِيْ

اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں، اس لیے ان کو ہودج کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں نے اس کو اونٹ پر لادا اور اٹھایا، اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی، آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا، اور چل دیئے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا۔ میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی، وہیں بیٹھ جاؤں، اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پائیں گے، تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی، اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا، وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا، جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا، اس کو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا، جو سو رہا ہے، وہ میرے پاس آیا، اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی، اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی۔ میں جاگ اٹھی، اس کی آواز سن کر جب اس نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا مجھ کو پہچان کر۔ میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے۔ اللہ کی قسم اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی، نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سوائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلَاسَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِيْ شَأْنِيْ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ وَلَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَذَاكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ خَرَجَتْ مَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَابِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: اَيْ هَنْتَاهُ! اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ: فَاَخْبَرَتْنِيْ

رَاجِعُوْنَ﴾ کہنے کے۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا۔ میں اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے، جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا۔ آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے، اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی، جو پہلے میرے حال پر ہوتی۔ جب میں بیمار ہوئی آپ ﷺ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے: ''یہ عورت کیسی ہے۔'' سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی، یہاں تک کہ جب میں دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع جگہ تھی مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے کی جگہ تھی ہم لوگوں کے (پائخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے، اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پائخانے نہیں بنے تھے، اور ہم پہلے عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے، (پائخانے کے لیے) اور گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت رکھتے، تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (اس کا نام سلمی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں، تو واپس اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں، اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی: ہلاک ہوا مسطح۔ میں نے کہا: تو نے بری بات کہی۔ تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ وہ بولی: اے نادان! تو نے کچھ نہیں سنا۔ مسطح نے کیا کہا؟ میں نے کہا: کیا کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِقَوْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيكُمْ؟)) قُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُ هُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: ((أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ؟)) قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ: فَقَامَ

بہتان والوں نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہو گئی، ایک اور بیماری بڑھی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا: ''اب اس عورت کا کیا حال ہے۔'' میں نے کہا: آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی۔ اور میرا اس وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا: اماں! یہ لوگ کیا بک رہے ہیں۔ وہ بولی: بیٹا! تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ اللہ کی قسم ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری رات روتی رہی۔ صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے، اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی، اور جناب رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ ﷺ کی محبت کو اس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! عائشہ آپ ﷺ کی زوجہ ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوائے عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاک دامنی میں شک پڑے۔'' بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی۔ اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَعْذِرُنِىْ فِىْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِىْ اَذَاهُ فِىْ اَهْلِ بَيْتِىْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِىْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِىْ اِلَّا مَعِىَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ: اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَا بْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِىْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِىْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِى الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِىْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَاَبَوَاىَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِىْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِىْ وَاَنَا اَبْكِىْ اسْتَاْذَنَتْ عَلَىَّ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِىْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ

(مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے۔ جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا منبر پر: اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی۔ اللہ کی قسم میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے) اس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں۔ اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہے تو آپ ﷺ حکم کیجیے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو اپنی قوم کی حمایت آ گئی اور کہنے لگے: اے سعد بن معاذ! اللہ کی قسم بقا کی، تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا۔ یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: تو نے غلط کہا قسم اللہ کی بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے۔ غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت وخون شروع ہو اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے ان کو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس دن بھی سارا دن روتی رہی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ پھر دوسری رات بھی روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ! فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ: اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ: اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَآ اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِّيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ قَالَتْ: وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيٌ يُّتْلٰى وَلَشَاْنِيْ كَانَ اَحْقَرَ فِيْ نَفْسِيْ

پھٹ جائے گا۔ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی، اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی۔ میں نے اس کو اجازت دی وہ بھی آ کر رونے لگی۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے۔ اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا: ”اما بعد۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس مقدمہ میں جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ بولے: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے دم نہ مارا باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ بولی: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم اللہ کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا، ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا، بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے، اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں، جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى لٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يُّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِيْ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ: ((اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ! اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ قَالَتْ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ بِبَرَاءَتِيْ قَالَتْ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ: وَاللّٰهِ! لَاُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَالَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ قَالَ: حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا

سوائے اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج میں ان کا نام یاد نہ رہا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب انہوں نے کہا: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ﴾ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں اللہ کی قسم اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جائے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جائے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں کوئی مضمون ایسا دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو۔ آپ ﷺ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے، جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ ﷺ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ ﷺ کی جاتی رہی یعنی وحی ختم ہو چکی تو آپ ﷺ ہنسنے لگے اور اول آپ ﷺ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا۔ فرمایا: ''اے عائشہ! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا۔'' میری ماں نے کہا: اٹھ اور حضرت ﷺ کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ ﷺ کے سر کا بوسہ لے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی، سوائے اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اتاری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اتارا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے، یہ کہا کہ اللہ کی قسم اب میں اس کو کچھ نہ دوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنْهُ اَبَدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِيْ: ((مَا عَلِمْتِ؟ اَوْ مَارَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ! وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ. [بخاری: ٢٦٣٧، ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤٦٩٠، ٤٧٥٠، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩، ٧٣٦٩، ٧٥٠٠، ٧٥٤٥]

گا جب اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے، پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا: میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا: جو وہ جانتی ہوں یا انہوں نے دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا: (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یارسول اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا ہی ایک زوجہ تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی ازواج میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا: تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث دلیل ہے مالک، شافعی، احمد اور جمہور علما رحمہم اللہ کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے، اسی طرح عتق، وصیت اور قسمت میں۔ اور اس باب میں بہت احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا: قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا علیہم السلام اور محمد ﷺ نے۔ ابن منذر نے کہا: قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے۔ ابن منذر نے کہا: قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لے جانا اور دوسرے کو نہ لے جانا جائز نہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے، مالک رحمہ اللہ سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لے جائے۔ انتھٰی مختصراً۔ مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جو حدیث صحیح ہو جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔

میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا: ''جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔''

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا: کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دشمنی سے نہیں کہا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞ ۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(گزشتہ سے پیوستہ) کیونکہ ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کا حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ ﷺ کو پریشانی تھی اور آپ ﷺ کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے۔ یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے بعد ہی فوت گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ ہجری میں ہوا۔ اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے۔ البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے۔ اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہٰی۔ پھر نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے بہت فائدے نکلے (۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) (۲) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بیوی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیویوں میں سے (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا۔ (۵) سفر میں اپنی بیوی کا ساتھ لے جانا (۶) عورتوں کا ہودج میں سوار ہونا (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا (۱۰) عورت کا جائے ضروریہ کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا (۱۲) جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے بات نہ کریں اگر محرم نہ ہوں (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے (۱۴) لشکر میں سے بعض کا پیچھے رہ جانا (۱۵) مدد کرنا اس کی جو رہ جائے (۱۶) حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا (۱۷) آپ پیدل چلنا عورتوں کو سوار کرنا (۱۸) انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو (۲۰) حلف کرنا بغیر استحلاف کے (۲۱) بلا ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا (۲۲) اپنی بیوی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا (۲۵) عورت کو ایک ساتھ لے کر نکلنا (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے (۲۷) اہل بدر کی فضیلت (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جائے (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے (۳۱) دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بلا تعلق منع ہے (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) صفوان بن معطل کی فضیلت (۳۵) سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا (۳۷) توبہ کا قبول کرنا (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا (۴۱) براءت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی پیغمبر کی زوجہ نے بدکاری نہیں کی ہے (۴۲) تجدید شکر بروقت تجدید نعمت کے (۴۳) فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (۴۴) صلۂ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے (۴۶) صدقہ کا استحباب (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا (۴۸) ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت (۴۹) گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خیر خواہ اور مداح تھے (۵۱) خطبہ شروع کرنا اما بعد سے (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت (۵۴) متعصب کو برا کہنا: جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ انتہٰی مختصراً

(۷۰۲۱) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا برا جانتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ کی برائی کو۔ وہ کہتی تھیں: یہ شعر حسان کا ہے۔

فَإِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں: میرے باپ اور ماں اور میری عزت

www.kitabosunnat.com

وَوَاللّٰهِ تَكْرَهُ اَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ اِنَّهُ قَالَ:

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهُ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ اَيْضًا: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ: مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ. وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: مُوْغِرِيْنَ قَالَ عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ: قُلْتُ لِعَبْدِالرَّزَّاقِ: مَا قَوْلُهُ مُوْغِرِيْنَ؟ قَالَ: الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ. [راجع: ٧٠٢٠]

یہ سب حضرت محمد ﷺ کی عزت کے لیے ڈھال ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ ﷺ کے مداح اور ثنا خواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِيَ الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيَ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ: وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ: خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَسْقَطُوْا بِهٖ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا: ''امابعد! مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں میں جنھوں نے تہمت لگائی میرے گھر والوں کو اللہ کی قسم! میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا'' اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا: اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ ﷺ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اس کو) وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ! وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ.

[بخاري: ٧٣٦٩ تعليقاً، ٤٧٥٧؛ ترمذي: ٣١٨٠]

پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے۔ وہ بولا: سبحان اللہ اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيبَةِ.

باب: آپ کی لونڈی کی برأت اور عصمت کا بیان۔

(٧٠٢٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَالَهُ ذَكَرٌ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ ﷺ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جا اور اس شخص کی گردن مار۔" (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے اس کو باہر نکالا۔ دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نہ مارا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اسکا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ ﷺ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ پر آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا تا کہ اس کا حال کھل جائے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ انکا واضح ہو جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

بَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ.

باب: منافقوں کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں۔

(٧٠٢٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِّاَصْحَابِهٖ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ.

قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِيْ قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَلَهُمْ قَالَ: فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهُ: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَقَالَ: كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ. [بخاری: ٤٩٠٠، ٤٩٠١، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤؛ ترمذی:٣٣١٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا: تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ ﷺ کے پاس سے۔

زہیر نے کہا: یہ قراءت ہے اس شخص کی جس نے من حوله پڑھا ہے (اور یہی قراءت مشہور ہے اور قراءت شاذ من حوله ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جائیں وہ لوگ جو آپ ﷺ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ ﷺ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے۔ اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا، اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ اتری، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ زید نے کہا: وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں۔ اس حدیث سے زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

(٧٠٢٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

[بخاری: ١٢٧٠، ١٣٥٠، ٣٠٠٨، ٥٧٩٥؛ نسائی: ١٩٠٠، ١٩٠١، ٢٠١٨]

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ بْنَ سَلُوْلَ جَآءَ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهُ عَلٰى سَبْعِيْنَ)) قَالَ: اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ج﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ ﷺ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ منافق تھا۔ آخر آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری: مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے۔ اور بعض نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کرتا دیا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

(٧٠٢٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ.

[راجع: ٧٠٢٧]

عبیداللہ اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْآيَةَ. [بخاری: ٤٨١٦، ٤٨١٧، ٧٥٢١؛ ترمذی: ٣٢٤٨]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا: اگر ہم پکاریں تو سنے گا، اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا: اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے تب بھی سنے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ﴾ آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

(٧٠٣٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ. [ترمذی: ٣٢٥٠]

عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٧٠٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ إِلٰى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾. [النساء: ٨٨]
[بخاری: ١٨٨٤، ٤٠٥٠، ٤٥٨٩؛ ترمذی: ٣٠٢٨]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے، بعض کہنے لگے: ہم ان کو قتل کریں گے، اور بعض نے کہا: قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے۔'' آخر تک۔

(٧٠٣٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[راجع: ٧٠٣١]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾. [آل عمران:۱۸۸] [بخاری: ٤٥٦٧]

حضرت ﷺ کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ ﷺ لوٹ کر آتے تو آپ ﷺ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوئے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کیے جائیں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے کہ وہ چھٹکارا پائیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٤) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ- لِبَوَّابِهِ- اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰى وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ؟ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ [آل عمران:۱۸۷] هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ [آل عمران:۱۸۸] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ. [بخاری: ٤٥٦٨؛ ترمذی: ٣٠١٤]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، مروان نے کہا: اپنے دربان رافع سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور کہہ: اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا، (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے؟ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ آخر تک۔ پھر اس آیت کو پڑھا: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتا دی آپ ﷺ کو وہ بات جو آپ ﷺ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ ﷺ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کیے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ ﷺ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ تعالیٰ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٥) عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمَّارٍ: اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْشَيْئًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قیس سے روایت ہے، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کچھ فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ.

تھا۔عمار نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے'' (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لے گا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

(٧٠٣٦) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي)) قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ: ((فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جائیں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں۔آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا اتمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا (یعنی اس میں انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھ دیا اللہ بچائے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٧) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔وہ بولا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے؟ لوگوں نے حذیفہ سے کہا: جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو۔انہوں نے کہا: ہم کو خبر دی جاتی تھی (رسول اللہ ﷺ سے) کہ وہ (تیرے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو اللہ اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَاسَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِيْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَآءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ)) فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ ﷺ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

فائدہ۔ اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ ﷺ پر اچانک حملہ کریں اور آپ ﷺ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا۔ اسی وقت آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آئے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان راستہ ہے وہاں سے جائیں۔ سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ ﷺ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی۔ عمار آپ ﷺ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے۔ منافقوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے برے ارادہ کے ساتھ اچانک آپ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہوگئی۔ حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے چہرے کو مارے۔ حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے چہروں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے، دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ اللہ کے دشمنو! منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ ﷺ پر کھل گیا، واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے۔ آپ ﷺ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے راز دار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے راز کا افشا ہے۔

(۷۰۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ)). قَالَ: فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلَ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)) فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا [لَهٗ] تَعَالَ يَسْتَغْفِرْلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ صَاحِبُكُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهٗ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے۔ جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے۔ پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں۔“ ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا: چل رسول اللہ ﷺ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا: اللہ کی قسم! میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی۔ اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٧٠٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ أَوِ الْمَرَارِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَآءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو ثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔'' باقی حدیثِ مبارکہ گزر چکی ہے۔اس میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: فَرَفَعُوْهُ قَالُوْا: هٰذَا كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوْا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيْهِمْ فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوْهُ مَنْبُوْذًا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا رسول اللہ ﷺ کے لیے، پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے: یہ منشی تھا محمد ﷺ کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔ انہوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا۔ صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے، پھر انہوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ قَدْ مَاتَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سفر سے آ رہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے۔'' جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٢) عَنْ إِيَاسٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَّوْعُوْكًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ)) لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ.

ایاس نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے، انہوں نے کہا: ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آ رہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا: اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر'' (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٠٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دوگلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی۔ مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقی کرے۔

(٧٠٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ: ((تَكِرُّ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً)). [نسائی:٥٠٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان۔

(٧٠٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهٗ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اقْرَءُوْا ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴾)). [بخاری:٤٧٢٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا جو اللہ کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا'' یہ آیت پڑھو: ''ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے۔'' (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے۔ اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

(٧٠٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾. [بخاری: ٤٨١١، ٧٤١٤، ٧٥١٣؛ ترمذی: ٣٢٣٨، ٣٢٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ یا اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلائے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے تعجب سے اور آپ ﷺ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ یعنی ''نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لائیں اور کیفیت کو اللہ کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ ﷺ نے تعجب کیا اس کی بداعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی۔ اور جو آپ ﷺ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا۔ صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے تیار ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

(٧٠٤٧) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ الْاٰيَةَ. [راجع:٧٠٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٨) عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾. [بخاری:٧٤١٥، ٧٤٥١]

علقمہ سے روایت ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت کھل گئے پھر فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾.

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہنسے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ. [راجع:٧٠٤٨]

○ ○ ○ ○

(٧٠٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟)).

[بخاري: ٦٥١٩، ٧٣٨٢؛ ابن ماجه: ١٩٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟''

○ ○ ○ ○

(٧٠٥١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَطْوِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ هُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟)).

[بخاري: ٧٤١٣؛ ابو داود: ٤٧٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟''

○ ○ ○ ○

(٧٠٥٢) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْخُذُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدِهِ فَيَقُولُ أَنَا اللهُ)) وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[ابن ماجه: ١٩٨، ٤٢٧٥]

عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں'' اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے۔ اور کھولتے تھے۔ میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی۔ نہ اس قبض وبسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہیٰ مع زیادہ۔

(٧٠٥٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جبار جل جلالہٗ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ.

[راجع: ٧٠٥٢]

طرح جیسے یعقوب نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: آدم علیہ السلام اور مخلوقات کی پیدائش کا بیان۔

(٧٠٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ آدَمَ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ فِيْ آخِرِ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں، سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس باب میں بعض نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے۔ کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا۔ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے شاید آدم علیہ السلام بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

حجاج سے اسی حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت والے دن زمین کی حالت کا بیان۔

(٧٠٥٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ اکٹھے کیے جائیں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا۔“ (یعنی کوئی عمارت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ)). [بخاری:٦٥٢١]

جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جائے گا۔)

(٧٠٥٦) عَنْ عَائِشَةَ ﷵ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ [ابراھیم:٤٨] فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)).

[ترمذی: ٣١٢١؛ ابن ماجہ: ٤٢٧٩]

ام المومنین حضرت عائشہ ﷠ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن بدل جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پل صراط پر ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

باب: اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں۔

(٧٠٥٧) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَؤُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَاَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَ لَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ((ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا)). [بخاری:٦٥٢٠]

ابو سعید خدری ﷛ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔'' پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دے رحمان تم پر ابو القاسم! کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں بتلا۔'' وہ بولا: زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا: میں تم سے کہوں ان کا سالن کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' وہ بولا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ ﷡ نے پوچھا: بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا: بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے آٹا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

(٧٠٥٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْتَا بَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ)).

[بخاری:٣٩٤١]

ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو۔'' (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾.

باب: نبی کریم ﷺ سے یہودیوں کا روح کے متعلق سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان روح کے بارے میں۔

(۷۰۵۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالُوْا: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ؟ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوْا: سَلُوْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ: فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ قَالَ: فَقُمْتُ مَكَانِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾.

[بخاری: ۱۲۵، ۴۷۲۱، ۷۲۹۷، ۷۴۵۶، ۷۴۶۲؛ ترمذی: ۳۱۴۱]

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، ایک کھیت میں آپ ﷺ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے پوچھو روح کے متعلق۔ دوسرے نے کہا: تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا: پوچھو، آخر کچھ لوگ ان میں سے اٹھے آپ ﷺ کی طرف اور پوچھا: روح کیا ہے؟ آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾ یعنی ”پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ- مازری ؒ نے کہا: روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا: روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا: وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعض نے کہا: روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعض نے کہا: روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں: روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعض نے کہا: روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ ﷺ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تاکہ وہ ایمان لائیں آپ ﷺ کی نبوت پر۔

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گھرا پھرا دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک اتر جائے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۰۶۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ

عبداللہ ؓ سے روایت ہے، کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حفص کی حدیث کی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَكِيْعٍ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَفِیْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنَ يُوْنُسَ وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ .

[راجع:۷۰۵۹]

ہے۔البتہ وکیع کی حدیث میں اِلَّا قَلِیْلًا ہے اور عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وَمَا اُوْتُوا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِیْ رِوَايَتِهٖ: وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۲) عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كَانَ لِیْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِیْ: لَنْ اَقْضِىَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنِّیْ لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ: وَاِنِّیْ لَمَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِيْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾.

[بخاری: ۲۰۹۱، ۲۲۷۵، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵؛ ترمذی: ۳۱۶۲]

خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے گا۔ میں نے کہا: میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جائے پھر اٹھے۔ وہ بولا: میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کردوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا، اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری: ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا: مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ.

اعمش نے اسی سند کے ساتھ وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ج﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود ہیں ان کو عذاب نہیں کروں گا۔

(۷۰۶۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: یا اللہ! اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [الانفال: ٣٤، ٣٣]﴾ إِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. [بخاری: ٤٦٤٨، ٤٦٤٩]

عذاب بھیج، اس وقت یہ آیت اتری: ”اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں، جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں، اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: معاذ اللہ! مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے۔ ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان اللہ سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں، اللہ ان کو ہدایت دے۔

بَابُ قَوْلِهٖ: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾.

باب: آیت ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾ کا شان نزول۔

(٧٠٦٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُوْجَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيْلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَّأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ أَوْلَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ: فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا هُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَّأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْدَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)).

قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا نَدْرِيْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى ۝ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ۝ أَوْ أَمَرَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: کیا محمد ﷺ اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابوجہل نے کہا: قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اس ارادہ سے کہ آپ ﷺ کی گردن روندے (کھندے) لوگوں نے دیکھا کہ اچانک ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد ﷺ کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے۔“

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے۔ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ! جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِالتَّقْوٰى○ اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى○﴾ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى○ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ○ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق: ٦-١٩] زَادَ عُبَيْدُاللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: وَاَمَرَهٗ بِمَآ اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ يَعْنِيْ قَوْمَهٗ.

ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلائیں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ ماننا۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)

○ ○ ○ ○

بَابُ الدُّخَانِ.

(٧٠٦٦) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص:٨٦] اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ)) قَالَ: فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَاهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ

باب: دھوئیں کے بیان میں۔

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: اے عبدالرحمٰن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے: اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کے لیے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: کہہ تو اے محمد ﷺ! میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا: ''یا اللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔'' آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا، یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھالیا بھوک کے مارے، اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا: اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا، تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی، ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان:١٠، ١١] اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ؟ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان:١٦] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ . [بخاری: ١٠٠٧، ١٠٢٠، ٤٦٩٣، ٤٨٠٩، ٤٧٧٤، ٤٨٢١، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣، ٤٨٢٤؛ ترمذی: ٣٢٥٤]

کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے۔ تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے: ﴿فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾ یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو: ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ میں مذکور ہے، یہ بھی حضرت ﷺ کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

(٧٠٦٧) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ

مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبُطْشَةَ......﴾ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہے، وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہیے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت و تنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ: ((لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾. [الدخان:١٥] قَالَ: فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ: عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان:١٠، ١١] ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان:١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع:٧٠٦٦]

کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مضر قبیلہ کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے مضر کے لیے بڑی جرأت کی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اللہ سے اُن کے لیے دُعا مانگی تو اللہ ربّ العزت نے ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ......﴾ ہم چند دنوں کے لیے عذاب روکنے والے ہیں لیکن تم پھر وہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی بدعقیدگی کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ رب العزت نے یہ آیات: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي﴾ نازل کی ترجمہ گزر چکا ہے۔ پکڑ بدر کے دن ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ. [بخاری:٤٧٦٧، ٤٨٢٠، ٤٨٢٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں: دخان، لزام، روم، بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٧٠٦٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٠) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ﴾ [السجدة:٢١] قَالَ: مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ. شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ.

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے۔ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں، روم، بطشہ، دخان۔ اور شعبہ کو شک ہے، بطشہ کہا یا دخان۔

○ ○ ○ ○

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ.

باب: شق القمر کا بیان۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: شق القمر ہمارے پیغمبر ﷺ کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا: اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن۔ اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہوں گے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسی کو ہو گا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خالص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جوان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

(۷۰۷۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِشْهَدُوْا)). [بخاری: ۳۶۳۶، ۳۸۶۹، ۳۸۷۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵؛ ترمذی: ۳۲۸۵، ۳۲۸۶]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہ رہو۔''

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷۱]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہ رہو۔''

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)). [راجع: ۷۰۷۱]

اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ ذٰلِكَ. [ترمذی: ۲۱۸۲، ۳۲۸۸]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۵) عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: ((اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۶) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. [بخاری: ۳۶۳۷، ۴۸۶۷]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ. [ترمذی: ۳۲۸۶]

انس رضی اللہ عنہ شیبان کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ... دو ٹکڑے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ٤٨٦٨]

میں۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ٣٦٣٨، ٣٨٧٠، ٤٨٦٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْكُفَّارِ.

باب: کافروں کا بیان۔

(٧٠٨٠) عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)). [بخاري: ٦٠٩٩، ٧٣٧٨]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجود یہ کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے) اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔''

فائدہ: صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

خدائے راست مسلم بزرگواری وحلم
کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

(٧٠٨١) عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ: ((وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع: ٧٠٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٨٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ)). [راجع: ٧٠٨٠]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کر ان پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ کافر اللہ کے لیے ہمسر بناتے ہیں اور اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور دوسری چیزیں عطا کرتا ہے۔''

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا.

باب: کافروں سے زمین بھر سونا لبطور فدیہ طلب کرنے کا بیان۔

(٧٠٨٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا: جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دیکر اپنے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَمَا فِيهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَدْ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ۔ اَحْسِبُهٗ قَالَ: وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ))۔ [بخاری: ۳۳۳۴، ۶۵۵۷]

عذاب سے چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے آسان بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا، میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ! شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جائے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۰۸۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ: ((وَلَا اُدْخِلُكَ النَّارَ)) فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع: ۷۰۸۳]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں آخری فقرہ مذکور نہیں ہے ((ولا ادخلك النار))۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۸۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ: قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ))۔ [بخاری: ۶۵۳۸]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں، پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا۔'' (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

(۷۰۸۶) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَاهُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ))۔ [بخاری: ۶۵۳۸]

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ ''اس سے کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان چیز کا سوال ہوا تھا۔''

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ.

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا۔

(۷۰۸۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) قَالَ قَتَادَةُ: بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [بخاری: ۴۷۶۰، ۶۵۲۳]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلائے قیامت کے دن۔'' قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا: بے شک اے ہمارے رب! تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ کون سی بات ہے، ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ.

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان۔

(٧٠٨٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)).

[نسائی:٣١٦٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لایا جائے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے وہ شخص جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم! کبھی نہیں اے میرے رب! اور اہل جنت سے لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تکلیف میں رہا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جائے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا۔

(٧٠٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيَجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا قَضَا عَلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا۔ اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے: علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے اللہ کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا، صدقہ، آزادی، ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ)).

جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔"

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ.

باب: مومن اور کافر کی مثال۔

(۷۰۹۲) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ)). [ترمذی:۲۸٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے۔ اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جائے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے، اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے۔ یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو اللہ کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

(۷۰۹۳) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيْلُهُ ((تُفِيْئُهُ)). [راجع:۷۰۹۲]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۹٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيْئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً)). [بخاری:۵٦٤٣]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۵) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے، ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَأْتِيَهُ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)).

آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔“

(۷۰۹۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ)) وَاَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ)) كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ. [راجع:۷۰۹۴]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا ہے جیسا کہ زہیر نے کہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۷) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ)). [راجع:۷۰۹۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ.

باب: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔

(۷۰۹۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَاهِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَاهِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ: لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَ: هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [بخاري:٦١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے، وہی مثال ہے مسلمان کی، تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے؟“ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ بیان فرمائیے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ عبداللہ نے کہا: پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

(۷۰۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ: ((اَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے: ”مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مؤمن کی مثال ہے۔“ لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں

يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ أَوْرُوْعِيَ أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

[بخاری: ٦١، ٢٢٠٩، ٥٤٤٤، ٥٤٤٨]

سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٠٠) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٧٠٩٩]

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا مدینہ تک، میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں۔ وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

(٧١٠١) عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٧٠٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ شِبْهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا)). قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِيْ [أُكُلَهَا] وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِيْ أَيْضًا: وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [بخاری: ٤٦٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا: امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا (بغیر لا کے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ اور کوئی آفت نہیں پہنچتی۔ وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

فائدہ: ابراہیم بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا: وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لَا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا الگ ہے۔ لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(﴿﴾ گزشتہ سے پیوستہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ دار رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے، مومنوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا: وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح، یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعض نے کہا: وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم نووی رحمہ اللہ مختصراً۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ.

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں۔

(۷۱۰۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). [ترمذی:۱۹۳۷]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان ان کو بھڑکا دے گا۔'' (آپس میں لڑا دے گا)۔

(۷۱۰۴) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:۷۱۰۳]

اعمش سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

(۷۱۰۵) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے'' (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکائے)۔

(۷۱۰۶) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی، فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو (بیوی) میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَنْتَ)).

قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ فَيَلْتَزِمُهُ.[بخاری: ۵۶۷۳]

ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔'' اعمش نے کہا: اس کو چمٹا لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بیوی اور خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں: ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی، تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفة الاخیار)

(۷۱۰۷) عَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۱۰۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ اللّٰهُ بِهِ قَرِيْنَهُ مِنَ الْجِنِّ)) قَالُوْا: وَاِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)).

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ ﷺ شیطان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے نیکی کے۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کا ہمزاد شیطان آپ ﷺ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی ؒ نے کہا: امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم، دل اور زبان میں۔

(۷۱۰۹) عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۷۱۱۰) عَنْ عَائِشَةَ ؓ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا عَائِشَةُ! اَغِرْتِ؟)) فَقُلْتُ: وَمَالِيْ لَايَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے نکلے رات کو، ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ ﷺ اور کسی زوجہ کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟'' میں نے کہا: مجھے کیا ہوا جو میری سی زوجہ (کم عمر، خوب صورت) کو آپ ﷺ ایسے خاوند پر رشک نہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ)).

ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتی کہ میں سلامت رہتا ہوں۔''

فائدہ۔ اب سوائے نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ ﷺ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم[1] تھے۔

[1] یعنی تبلیغ احکام میں آپ ﷺ معصوم تھے۔

بَابٌ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے۔

(۷۱۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالَ رَجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے نجات نہ پائے گا اپنے عمل کی وجہ سے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ اور آپ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔''

فائدہ۔ یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط۔ عبادت کرو، اچھے اعمال کرو، لیکن اعتدال سے، جس قدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف، بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا، آخرت اس کی بادشاہت میں ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جائے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جائے یہ فضل ہوگا۔ اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جائے پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جائے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔ انتھی ماقال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ جل شانہ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چوں و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہوں ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر ﷺ کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جا سکے بقول شخصے: پیر خود در ماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧١١٢) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَةٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جائے'' لوگوں نے عرض کیا: اور نہ آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

(٧١١٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: بِيَدِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهِ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔'' ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا: ''اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١١٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَدَارَكَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ)). [بخاری:٥٦٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو، یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو، افراط، تفریط، غلو، اور تعصب نہ کرو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)).

○ ○ ○ ○

(٧١١٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

(٧١١٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

اعمش سے دوسندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: ((وَأَبْشِرُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

(٧١٢١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جائے یا جہنم سے بچائے)۔

(٧١٢٢) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ)). [بخاری: ٦٤٦٤، ٦٤٦٧]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی تھیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا“۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اور نہ آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

(٧١٢٣) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَأَبْشِرُوْا)). [راجع: ٧١٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ.

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا۔

(٧١٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَكَلَّفُ هٰذَا؟ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ: ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)). [بخاری: ١١٣٠، ٤٨٣٦، ٦٤٧١؛ ترمذی: ٤١٢؛ نسائی: ١٦٤٣؛ ابن ماجہ: ١٤١٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں، آپ ﷺ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ اللہ کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے۔

(٧١٢٥) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ؟)).

[راجع: ٧١٢٤]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اپنے ربّ عزّ و جل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٢٦) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَتْ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟))

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ.

باب: وعظ میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان۔

(٧١٢٧) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّبِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ عَلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا.

[بخاری: ٦٨، ٦٤١١؛ ترمذی: ٢٨٥٥]

شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے، اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے، ہم نے اس کو کہا: عبداللہ کو ہماری اطلاع کر، پس وہ گیا پھر نکلے عبداللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ﷺ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٢٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ

مذکورہ بالا حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ. [راجع:٧١٢٧]

(٧١٢٩) عَنْ شَقِيْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! اِنَّا نُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَنَشْتَهِيْهِ وَلَوَ دِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِیْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [بخاری: ٧٠]

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ایک شخص بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اس واسطے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کی صفات کا بیان۔

(۷۱۳۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). [ترمذی: ۲۵۵۹]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔''

فائدہ: یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خوری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود، وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کر دیں یا عبادات سے غافل کر دیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(۷۱۳۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۳۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [۳۲/ السجدہ:۱۷].

[بخاری: ۳۲۴۴، ۴۷۷۹؛ ترمذی: ۳۱۹۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔''

○ ○ ○ ○

(۷۱۳۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑ دو جو اللہ نے تم کو بتلایا۔'' (یعنی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوگی)۔

(۷۱۳٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾.

[بخاري: ٤٧٧٩ تعليقاً؛ ابن ماجه: ٤٣٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔''

(۷۱۳۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷛ يَقُوْلُ: شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهِ: ((فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَo فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾.

[٣٢/ السجدة: ١٦، ١٧]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے جنت کا حال بیان کیا، یہاں تک کہ بے انتہا تعریف کی، پھر آخر میں فرمایا: ''جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔'' پھر اس آیت کو پڑھا ''جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔''

بَابٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا۔

(۷۱۳٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

[ترمذي: ٢٥٢٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے۔'' (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

(۷۱۳۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اتنا زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَا يَقْطَعُهَا)).

ہے، کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

(٧١٣٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔''

(٧١٣٩) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا)).

[بخاري: ٦٥٥٢، ٦٥٥٣]

ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا.

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا۔

(٧١٤٠) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَالَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)). [بخاري: ٦٥٤٩، ٧٥١٨؛ ترمذي: ٢٥٥٥]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے: اے رب! ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرمائے گا: تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے: ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! اس سے عمدہ کونسی چیز ہے۔ پروردگار فرمائے گا: میں نے تم پر اپنی رضا مندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ! مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

بَابُ تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۷۱٤۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَآءِ)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں۔'' (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہوں گے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

(۷۱٤۲) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: ((كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ)).

ابو حازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ''جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔''

(۷۱٤۳) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ.

ابو حازم دونوں سندوں کے ساتھ حدیث یعقوب کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۷۱٤٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). [بخاری:۳۲۵۶]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا انہوں نے پیغمبروں کو۔''

بَابٌ فِيْمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

باب: ان لوگوں کے بیان میں کہ جنہیں اپنے گھر اور مال کے بدلے میں نبی ﷺ کا دیدار پیارا ہوگا۔

(۷۱٤۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے۔ جو میرے بعد پیدا ہوں گے، ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش! اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لے۔''

بَابٌ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْجَمَالِ.

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧١٤٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آئیں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے انکے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم! تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم! تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔“

بَابُ اَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کی رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

(٧١٤٧) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَاِمَّا تَذَاكَرُوْا: الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَآءُ؟ فَقَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ)).

محمد سے روایت ہے، لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ”البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی بن بیوی کے نہ ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہوں گی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی کی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہوں گی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

(٧١٤٨) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ؟ فَسَاَلُوْا اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ

محمد بن سیرین سے روایت ہے، عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: انہوں نے کہا: ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

○ ○ ○ ○

(٧١٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَّا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ علیہ السلام سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ)). [بخاری:٣٣٢٧؛ ابن ماجہ:٤٣٣٣]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر جو گروہ ان کے بعد جائے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بیویاں حوریں ہوں گی بڑی آنکھوں والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْزُقُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى طُوْلِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا)).

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ. [ابن ماجہ: ٤٣٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيْحِهِمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح وشام کی تسبیحات کا بیان۔

(٧١٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے۔ اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا)).

بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۵۲) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ)) قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ)). [ابوداود:۴۷۴۱]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جنت کے لوگ کھائیں گے، اور پئیں گے، نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے، نہ ناک سنکیں گے۔'' لوگوں نے عرض کیا: پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا، اس میں مشک کی خوشبو ہوگی، (پس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جائے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔''

فائدہ: یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھائیں گے اور پئیں گے اور تمام مزے اٹھائیں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوں گی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

(۷۱۵۳) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ: ((كَرَشْحِ الْمِسْكِ)). [راجع:۷۱۵۲]

اعمش سے اس سند کے ساتھ كَرَشْحِ الْمِسْكِ تک روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۱۵۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ)). قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ)).

○ ○ ○ ○

(٧١٥٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَيُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي دَوَامِ نَعِيْمِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾.

باب: جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

(٧١٥٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں جائے گا چین کرے گا بغیر غم کے رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ اس کی جوانی مٹے گی۔'' (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

(٧١٥٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا)) فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾. [٧/ الأعراف:٤٣] [ترمذی: ٣٢٤٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیئے جائیں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔''

فائدہ: یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دے گا تا کہ ان کو کوئی اندیشہ نہ رہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا مِنَ الْاَهْلِيْنَ.

باب: جنتیوں کی بیویوں اور ان کے خیموں کی شان کا بیان۔

(٧١٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

عبداللہ بن قیس یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں اس مومن کی بیویاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا پھر ایک، دوسرے کو نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [بخاري: ٣٢٤٣، ٤٨٧٩؛ ترمذي: ٢٥٢٨ تعليقاً]

دیکھے گا۔'' (بوجہ کشادگی کے)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)). [راجع:٧١٥٨]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن ان پر دورہ کرے گا۔'' (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

(٧١٦٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ)). [راجع:٧١٥٨]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیمہ ایک موتی ہوگا جس کی لمبائی اور اونچائی بھی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مسلمان کی بیویاں ہوں گی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔'' (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کی نہروں کا دنیا میں ہونے کا بیان۔

(٧١٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہیں۔ یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے، اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں، ان دونوں میں جیحان بڑی ہے۔ اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے۔ غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے۔ حازمی نے کہا: سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا: سیحان اور جیحان دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور۔ تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے۔ انتہیٰ۔

بَابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ.

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧١٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کچھ لوگ جائیں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی نرم اور ضعیف اللہ کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(٧١٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ بِهِ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ)).

[بخاری: ٣٣٢٦، ٦٢٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر۔ ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب ان کو بنا چکا تو فرمایا: جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔ حضرت آدم گئے اور کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیك ورحمة الله تو ورحمة الله بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے۔ اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیك السلام ورحمة الله کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفة الاخيار)

بَابُ جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا.

باب: جہنم کا بیان اللہ ہم کو اس سے بچائے۔

(٧١٦٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔“ (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَجُرُّوْنَهَا)). [ترمذي:٢٥٧٣]

گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

(٧١٦٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں سے ستر حصے گرمی ہے''۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٦٦) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِى الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٦٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالَ. قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُّمِيَ بِهٖ فِى النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِىْ فِى النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جارہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا۔'' (معاذ اللہ! جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٦٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((هٰذَا وَقَعَ فِىْ اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''وہ پتھر نیچے گرا تم نے اس کا دھماکہ سنا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٦٩) عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ)).

سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''بعض کو ٹخنوں تک آگ پکڑ لے گی اور بعض کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کو گردن تک۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٧٠) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر بند تک بعض کو ہنسلی تک۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)).

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۱) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ ((حُجْزَتِهٖ۔ حَقْوَيْهِ)).

سعید رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔اس میں بجائے حُجْزَتِهٖ کے حَقْوَيْهِ ہے۔(حَقْوَيْهِ بھی وہی ازار باندھنے کی جگہ)۔

بَابُ النَّارِ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُوْنَ وَالْجَنَّةِ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ.

باب: اس بات کے بیان میں کے دوزخ میں ظالم ومتکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور ومسکین داخل ہوں گے۔

(۷۱۷۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِى الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِى الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ عَذَابِىْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ: اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔دوزخ نے کہا: مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا: مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھر دی جاؤ گی۔“

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۳) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَالِىْ لَا يَدْخُلُنِىْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِىْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِىْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِىْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهٗ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے بحث کی۔دوزخ نے کہا: مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو متکبر اور زوروالے ہیں اور جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں۔(یعنی اکثر یہی لوگ ہوں گے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے: تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھر دی جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہو گی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔وہ کہے گی: بس بس تب بھر جائے گی اور ایک پر ایک سمٹ جائے گی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں۔ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے۔ اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں: قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کیے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے۔ اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو، اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ اللہ تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کردی گئیں نہ وہ جنتا ہے، نہ جنا گیا ہے، نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے، نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے۔ اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا، چڑھنا، ہنسنا، دیکھنا، سننا، تعجب کرنا، بیٹھنا، آواز دینا، بات کرنا، آنا، جانا، ہاتھ، آنکھ، پاؤں، منہ، قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف ﷺ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

(٧١٧٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ اَبِی الزِّنَادِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهٗ تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)).

[بخاری: ٤٨٥٠]

○ ○ ○ ○

(٧١٧٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ((وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنَ الزِّيَادَةِ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاری: ٦٦٦١؛ ترمذی: ٣٢٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی: اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟ (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا، بڑی برکت والا، بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم اور ایک میں ایک سمٹ جائے گی۔“

(٧١٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧١٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). [بخاری: ٧٣٨٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے؟ یہاں تک پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جائے گی اور کہنے لگے گی: بس: بس: قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جائیں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ انتہیٰ۔

(٧١٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَآءُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔“

(٧١٨١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ- زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ- وَاتَّفَقَا فِيْ بَاقِي الْحَدِيْثِ- فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ؟ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ: خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْقُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [١٩/ مريم: ٣٩]وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا.

[بخاري: ٤٧٣٠؛ ترمذي: ٣١٥٦]

کے دن موت کو لائیں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرا دیں گے، پھر کہا جائے گا: اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھائیں گے، اور اس کو دیکھیں گے، اور کہیں گے؟ ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر کہا جائے گا: اے دوزخ والو! تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھائیں گے اور دیکھیں گے، اور کہیں گے: ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر حکم ہو گا وہ مینڈھا ذبح کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنت والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف۔ (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيْلَ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ!)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا: وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا. [راجع:٧١٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ)).

[بخاري: ٦٥٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہو گا اور کہے گا: اے جنت والو! موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ)). [بخاری:٦٥٤٨]

جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٨٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ۔ اَوْنَابُ الْكَافِرِ۔ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔“

فائدہ: یہ اس واسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٧١٨٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَرْفَعُهٗ قَالَ: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)). وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيْعِيُّ: ((فِي النَّارِ)). [بخاری:٦٥٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٨٧) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). [بخاری: ٤٩١٨، ٦٠٧١، ٦٦٥٧؛ ترمذی: ٢٦٠٥؛ ابن ماجه: ٤١١٦]

حارثہ بن وہب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ۔“ لوگوں نے کہا: بتلائیے۔ فرمایا: ”ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔“ اور پھر فرمایا: ”کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے؟“ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جھگڑالو، بڑے پیٹ والا، مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔“

(٧١٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ)). [راجع:٧١٨٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٩) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور، چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ)).

[راجع:٧١٨٧]

○ ○ ○ ○

(٧١٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). [راجع:٦٦٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے، پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے۔'' (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ: ((﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَّنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَآءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ: ((اِلٰى مَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ؟))۔ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ: ((جَلْدَ الْاَمَةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: ((جَلْدَ الْعَبْدِ۔ وَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))۔ [بخاری: ٣٣٧٧، ٤٩٤٢، ٥٢٠٤، ٦٠٤٢؛ ترمذی: ٣٣٤٣؛ ابن ماجہ: ١٩٨٣]

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اٹھا اس قوم میں سے بڑا بدبخت۔ اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر، مفسد، خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا۔ جیسے ابوزمعہ ہے۔'' پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا: ''کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلائے۔'' (تو شام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا: ''کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے۔'' (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ ابْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِيْ كَعْبٍ هٰٓؤُلَآءِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ))۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا۔ سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اِنَّ الْبَحِيْرَةَ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ

سعید بن مسیب کہتے تھے: بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ دوھنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے، تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکتا۔ اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِیْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.
قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)). [بخاری:٤٦٢٣]

پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعض کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(٧١٩٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

[راجع:٥٥٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے پر بھی ننگی ہیں (یا اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے مگر وہ شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں، خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں، مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔“ (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول وہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِي لَعْنَتِهٖ فِي اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَذْنَابَ الْبَقَرِ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ فَنَآءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

باب: دنیا کے فنا اور حشر کا بیان۔

(۷۱۹۷) عَنْ مُسْتَوْرِدٍ رضی اللہ عنہ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ- وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ- فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ [اَحَدُكُمْ] بِمَ تَرْجِعُ؟))

وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا قَالَ: وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ. [ترمذی: ۲۳۲۳؛ ابن ماجه: ۴۱۰۸]

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے۔'' (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاری: ۶۵۲۷؛ نسائی: ۲۰۸۳؛ ابن ماجه: ۴۲۷۶]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''قیامت کے دن لوگ حشر کیے جائیں گے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ کیے ہوئے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک، دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا۔'' (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۹) عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((غُرْلًا)).

[راجع: ۷۱۹۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ: يَخْطُبُ. [بخاری: ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، نسائی: ۲۰۸۰]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پاپیادہ، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ۔'' (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٢٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾)) [المائدة: ١١٨، ١١٧] قَالَ: ((فَيُقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)). وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَمُعَاذٍ: ((فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)). [بخاری: ٣٣٤٩، ٣٤٤٧، ٤٦٢٥، ٤٦٢٦، ٤٧٤٠، ٦٥٢٦؛ ترمذی: ٢٤٢٣، ٣١٦٧؛ نسائی: ٢٠٨١، ٢٠٨٦]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا: ”اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤ گے ننگے پاؤں، بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو! سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائیں جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جائے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے کیا کچھ کیا تمہارے بعد۔ تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے) اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا: وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ تین گروہوں پر اکٹھے کیے جائیں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعض خوش ہوں گے، بعض ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ اسی طرح جب دوپہر کو سوئیں گے تب بھی آگ

www.kitabosunnat.com

[بخاري: ٦٥٢٢؛ نسائي: ٢٠٨٤]

ٹھہر جائے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی۔'' (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جائے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَعَانَنَا اللّٰهُ عَلٰى أَهْوَالِهِ.

باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے۔

(٧٢٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ: حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى أَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: ﴿يَقُوْمُ النَّاسُ﴾ لَمْ يَذْكُرْ ﴿يَوْمَ﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں، ''جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے۔ بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ: ((حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائے گا۔''

[بخاري: ٤٩٣٨، ٦٥٣١؛ ترمذي: ٢٤٢٢، ٢٤٢٢م، ٣٣٣٠، ٣٣٣٦؛ ابن ماجه: ٤٢٧٨]

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جائے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔'' شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

(٧٢٠٦) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ)).

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ؟ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ! قَالَ: ((فَيَكُوْنُ النَّاسُ

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جائے گا۔'' (سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے؟ یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں) تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے، کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک، کسی کو پسینہ کی لگام ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)). قَالَ: وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلٰى فِيْهِ . [ترمذی: ۲٤۲۱]

گی۔" اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہوئے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہوں گے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے۔ باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو تو وہ فراغت سے رہتے ہوں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

بَابُ صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ.

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان۔

(۷۲۰۷) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ ((اَلَا! اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ: وَاَهْلُ

عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا: "آگاہ رہو! میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے، اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے، گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو، جیسے سائبہ، وصیلہ، بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعض نے کہا: مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَمُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. قَالَ: ـ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ ـ وَإِنْ دَقَّ ـ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ))وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ ((وَالشِّنْظِيرُ: الْفَحَّاشُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ: ((وَأَنْفِقْ فَسَيُنْفَقَ عَلَيْكَ)).

کہ تجھ کو آزماؤں صبر استقامت میں کافروں کی ایذا پر اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا، (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے، کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا۔ (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا: اے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں۔ اور جنت والے تین شخص ہیں: ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے، سچا ہے، نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرے جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں: ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چرائے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ ﷺ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا، فحش کہنے والا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٠٨) عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٩) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى: قَالَ شُعْبَةُ عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

(٧٢١٠) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ اَخِي بَنِيْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا)). فَقُلْتُ: فَيَكُوْنُ ذَالِكَ؟ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَةٌ لَهُمْ يَطَؤُهَا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان۔

(٧٢١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری: ١٣٧٩؛ نسائی: ٢٠٧١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ اس طرف قیامت کے دن۔“

(٧٢١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جائے گا۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٢١٣) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَآئِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ۔ قَالَ: كَذَا كَانَ يَقُوْلُ الْجُرَيْرِيُّ۔ فَقَالَ: ((مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ: ((فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَآءِ؟)) قَالَ: مَا تُوْا فِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں، بلکہ زید بن ثابت سے سنی، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ ﷺ کو گرا دے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں۔'' ایک شخص بولا: میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کب مرے؟ وہ بولا: شرک کے زمانہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں، پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔'' بعد اس کے آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔'' لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی دجال کے فتنہ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾ اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیات کا پیدا ہونا۔ اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ ﷺ کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج، معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر، بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں: اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں، اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگر چہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سوجاتا ہے، اس کو لذت ہوتی ہے، رنج ہوتا ہے، اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہوا اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ کو وحی سناتے تھے مگر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جائے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھالیں۔ اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے، اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جائے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیاداروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف، سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنی تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں بہرحال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آئے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء علیہم السلام اور صالحین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ۔

(٧٢١٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ لَّاتَدَا فَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دے۔“

(٧٢١٥) عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: ((يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا)).

[بخاري: ١٣٧٥؛ نسائي: ٢٠٥٨]

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ ﷺ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: ”یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٢١٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟)) قَالَ: ((فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ نَبِيُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ والے پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کے باب میں اور آپ ﷺ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تا کہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)).

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ. [نسائی:۲۰۴۹]

نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔'' قتادہ نے کہا: انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

فائدہ: پوری حدیث اور کتابوں میں ہے۔ مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے: پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر، دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے، تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

(۷۲۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا)).

[بخاری: ۱۳۷۴؛ ابوداود: ۳۲۳۱، ۴۷۵۲؛ نسائی: ۲۰۴۸، ۲۰۵۰]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع:۷۲۱۷]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس مردے کو دفنانے والے لوگ جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۱۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: ((نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج﴾)) [۱۴/ ابراهيم:۲۷] [بخاری:۱۳۶۹، ۴۶۹۹؛ ابوداود: ۴۷۵۰؛ ترمذی: ۳۱۲۰؛ نسائی: ۲۰۵۶؛ ابن ماجه: ۴۲۶۹]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر۔'' آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۲۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾[١٤/ ابراهيم: ٢٧]
قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. [نسائی:٢٠٥٥]

(٧٢٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ: ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ [عَزَّوَجَلَّ] ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ: ((وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ. قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا. وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: (یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) ''جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں، اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔'' حماد نے کہا: (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں: (یعنی فرشتے) ''کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا، پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مؤمنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' (وہیں رکھو) ''اور کافر کی جب روح نکلتی ہے۔ حماد نے کہا: (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا، آسمان والے کہتے ہیں: کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ ﷺ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

(٧٢٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ الْبَدْرِ بِالْأَمْسِ يَقُولُ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: تم چاند نہیں دیکھتے۔ دیکھو یہ چاند ہے۔ ان کو دکھلائی نہ دیا۔ وہ کہنے لگے: مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہوگا) اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ چاہے تو کل کے دن فلاں یہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ قَالَ: ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا)). [نسائی:۲۰۷۳]

گرے گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دیکر بھیجا، جو حدیں آپ ﷺ نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ ﷺ نے بیان کر دیا تھا) پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک دوسرے کے اوپر۔ رسول اللہ ﷺ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا: "اے فلاں فلاں کے بیٹے! اور اے فلاں فلاں کے بیٹے! جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔" (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے) یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے، (وہ کیا سنیں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: "میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام مازری رحمہ اللہ نے کہا: بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے۔ یہ کلام ہے نووی رحمہ اللہ کا۔

(۷۲۲۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ! يَا شَيْبَةَ ابْنَ رَبِيْعَةَ! اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا؟ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا)) ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا: "اے ابوجہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے پایا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں؟ یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔" پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٢٢٤) عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ. [بخاری: ٣٩٧٦؛ ابوداود: ٢٦٩٥؛ ترمذی: ١٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ کافروں پر غالب ہوئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نعشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ الْحِسَابِ.

باب: حساب کا بیان۔

(٧٢٢٥) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)) فَقُلْتُ: اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ: ((لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)). [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٧؛ ترمذی: ٣٣٣٧]

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: پھر قریب حساب کیا جائے گا آسانی سے اور لوٹ جائے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ حساب کی رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے! ہم حساب کے لائق کہاں ہیں؟ ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوائے تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

(٧٢٢٦) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایوب اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧٢٢٧) عَنْ عَائِشَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ قَالَ: ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ)). [بخاری: ٤٩٣٩ تعليقاً، ٦٥٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٢٨) عَنْ عَائِشَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ. [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٦، ٦٥٣٧، ٦٥٣٧ تعليقاً؛ ترمذی: ٢٤٢٦، ٣٣٣٧]

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ.

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ نیک گمان رکھنا۔

(۷۲۲۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ)).

[ابوداود: ۳۱۱۳؛ ابن ماجه: ٤١٦٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ کی وفات سے تین روز پہلے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر۔'' (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۳۰) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ۷۲۲۹]

اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے

○ ○ ○ ○

(۷۲۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ: ((لَايَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])). [راجع: ۷۲۲۹]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۳۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ)). [ابن ماجه: ٤٢٣٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا۔'' (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۳۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[راجع: ۷۲۳۲]

اعمش سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں انھوں نے عن النبی ﷺ کہا ہے اور سَمِعْتُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۳٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). [بخاري: ۷۱۰۹]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے۔'' (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ لیکن آخرت میں ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ .

باب: فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج وماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں۔

(٧٢٣٥) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ﷞ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

[بخاري: ٣٣٤٦، ٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥؛ ترمذي: ٢١٨٧؛ ابن ماجه: ٣٩٥٣]

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا: ”لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے، آج یاجوج و ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی۔“ اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب برائی زیادہ ہوگی۔“ (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ . [راجع:٧٢٣٥]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

(٧٢٣٧) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ﷞ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا

ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے ڈرے ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا۔ فرماتے تھے: ”لا الٰہ الا اللہ خیر تک جیسے اوپر گزرا۔“

www.kitabosunnat.com

اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْاَبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهٖ. [راجع:٧٢٣٥]

ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ.

[بخاری: ٣٣٤٧، ٧١٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج یاجوج وماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا۔'' (یعنی اتنا سوراخ اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے۔ (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا۔ شاید یہ حدیث پہلے کی ہو۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کی بعد میں اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِيْ يَؤُمُّ الْبَيْتَ.

باب: بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر دھنسائے جانے کے بیان میں۔

(٧٢٤٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ)) قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

[ابو داؤد: ٤٢٨٩]

عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے، حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جائے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔'' ابوجعفر نے کہا: مراد مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوالولید کنانی نے کہا: یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ ہجری میں، انہوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبدالبر نے [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٢٤١) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِ قَالَ: فَلَقِيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

[راجع: ٧٢٤٠]

عبدالعزیز بن رفیع سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر سے ملا اور میں نے کہا: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم وہ مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٢) عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى إِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[نسائی: ٢٨٧٩]

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جائے اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جائیں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا۔ مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جوان کا حال بیان کریگا۔'' ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٣) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ ـ يَعْنِي الْكَعْبَةَ ـ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)). قَالَ يُوْسُفُ: وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: أَمَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْجَيْشَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ.

[راجع: ٧٢٤٢]

ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ (راوی نے نام نہیں لیا مراد حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہوگا، نہ سامان ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا: وہ لشکر نہیں ہے، اللہ کی قسم جس کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دھنس جائے گا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: عَبِثَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: ((الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِي يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ: ((نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ)).

نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جائیں گے۔'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔ان میں ایسے لوگ ہوں گے جو قصداً آئے ہوں گے اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر ہوں گے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھائے گا۔'' (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

باب: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٤٥) عَنْ اُسَامَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)).

[بخاری: ١٨٧٨، ٢٤٦٧، ٣٥٩٧، ٧٠٦٠]

اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا: ''تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ میں تمھارے گھروں میں فتنہ کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو۔'' (یعنی بہت ہوں گے بوندوں کی طرح، مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمودار ہوئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٤٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٧٢٤٥]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِيْهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْبِهِ)). [بخاری: ٣٦٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آ جائے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت ﷺ کے بعد ظاہر ہوئے، جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہو گا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث اور اس حدیث کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

(٧٢٤٨) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ: ((مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

نوفل بن معاویہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت ہے، اور اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جائے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔"

(٧٢٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ)). [بخاری: ٧٠٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک فتنہ ہو گا جس میں سونے والا بہتر ہو گا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہو گا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے، پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو پناہ لے۔" (اس فتنہ سے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٠) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ فِيْ أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيْثًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ أَلَا! ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ [فِيْهَا] وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا أَلَا! فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ: ((يَعْمِدُ إِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ

عثمان شحام سے روایت ہے، میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے ابوبکرہ سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک کئی فتنے ہوں گے خبردار ہو ہاں کئی فتنے ہوں گے۔ بیٹھنے والا ان میں بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ خبردار رہو! جب فتنے اور فساد اتریں یا واقع ہوں تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جائے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! جس کے اونٹ نہ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین، وہ کیا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار اٹھائے اور پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْيَجِيْئُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)).

[ابوداؤد:٤٢٥٦]

دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! بتائیے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں لے جائیں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آئے اور مجھ کو قتل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جائے گا۔''

فائدہ۔ حضرت ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا، اس واسطے حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرت ﷺ کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٢٥١) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ: ((اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهٗ.

[راجع:٧٢٥٠]

ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ وکیع کی حدیث آپ کے ارشاد: ''اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو۔'' تک ہے آگے مذکور نہیں۔

بَابُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا.

باب: دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں۔

(٧٢٥٢) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ يَا اَحْنَفُ! قَالَ: قُلْتُ: اُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ: فَقَالَ لِيْ يَا اَحْنَفُ! ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: اَوْقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ)).

[بخاری: ٣١، ٦٨٧٥، ٧٠٨٣؛ ابوداؤد: ٤٢٦٨،

احنف بن قیس سے روایت ہے، میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ میں مجھ سے ابوبکرہ ملے، کہنے لگے: تم کہاں جاتے ہو اے احنف! میں نے کہا: میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوٹ جاؤ اے احنف! کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جائے دونوں جہنمی ہیں''۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! قاتل تو جہنم جائے گا لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٤٢١٩؛ نسائی: ٤١٣٣، ٤١٣٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا اہل حق کا یہی مذہب ہے۔ اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا اس لیے کہ وہ مجتہد تھے ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

(٧٢٥٣) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٧٢٥٢]

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٤) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ.

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

[راجع: ٧٢٥٢]

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٥) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا)).

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

[بخاری: ٧٠٨٣ تعليقاً؛ نسائی: ٤١٢٧، ٤١٢٨؛ ابن ماجه: ٣٩٦٥]

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)). [بخاری: ٣٦٠٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔'' (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے واسطے لڑتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا: ''ہرج کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل، قتل۔'' (یعنی خون

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ: ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ)).

بہت ہوں گے)

بَابُ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

باب: اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا بیان۔

(۷۲۵۸) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ۔ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَامُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَّا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْقَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِ هَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [ابوداؤد: ٤٢٥٢؛ ترمذی: ٢١٧٢؛ ابن ماجه: ٣٩٥٢]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جائیں) میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی حکم دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے مگر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے، جیسا حضرت ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیوا، کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب، روم، مصر، سوڈان، مغرب، زنجبار، ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور ازسرنو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں اور وہ وعدہ بھی پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(۷۲۵۹) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ. [راجع: ٧٢٥٨]

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٠) عَنْ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ ﷺ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے، اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں، اس کو قبول نہیں کیا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٦١) عَنْ سَعْدٍ ﷺ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ ﷺ گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.

باب: قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں۔

(٧٢٦٢) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: ((مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا

ابو ادریس خولانی سے روایت ہے، حذیفہ کہتے تھے اللہ کی قسم! میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ شمار کرتے تھے فتنوں کا، ''تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعض ان میں چھوٹے ہیں، بعض بڑے ہیں۔'' حذیفہ نے کہا: تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے، وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

(اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٣) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذَالِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ.

[بخاری: ٦٦٠٤؛ ابوداؤد: ٤٦٤٠]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی، اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی، مگر اس کو بیان کر دیا، پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا، اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا۔ پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جائے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٧٢٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ جو بھول گیا تک اس کے بعد ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٥) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَامِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَسْأَلْهُ مَايُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِمِنَ الْمَدِيْنَةِ؟

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھا ہو، البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون سی چیز نکالے گی مدینہ سے۔

(٧٢٦٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٢٦٧) عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

ابوزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے، پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

بَابٌ فِي الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

باب: سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٢٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ ﷺ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ:؟ قَالَ: فَقُلْتُ: اَنَا قَالَ: اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ:؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ: ذَالِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ.

قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ! سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ.

[بخاری: ٥٢٥، ١٤٣٥، ١٨٩٥، ٣٥٨٦، ٧٠٩٦؛ ترمذی: ٢٢٥٨؛ ابن ماجہ: ٣٩٥٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں۔ میں نے کہا: مجھ کو یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ ﷺ نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ، نماز، صدقہ، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔) میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا: ہم لوگوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے۔ اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی۔ جو لغو نہ تھی شقیق نے کہا: ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے؟ ہم نے مسروق سے کہا: تم پوچھو۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا: وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

فائدہ۔ اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈنے لگا اور آپس میں کئی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کی اور رعب تھا کافروں پر، روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی۔ رضی اللہ عنہ۔

(٧٢٦٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ. [راجع: ٧٢٦٨]

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٢٧٠) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٧٢٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧١) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: جِئْتُ يَوْمَ الْجُرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ: لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ: ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ: بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ: مَا هٰذَا الْغَضَبُ؟ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ.

محمد سے روایت ہے، جندب نے کہا: میں یوم الجرعہ (یعنی جس دن جرعہ میں فساد ہونے کو تھا۔ جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا: آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! خون نہ ہوں گے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور خون ہوں گے۔ وہ بولا اللہ کی قسم! ہرگز خون نہ ہوں گے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے، جو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا: تو برا ساتھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا: اس غصے سے کیا فائدہ؟ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہوں گے تو میں کیوں خلاف کرتا۔ سبحان اللہ! ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

باب: دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ: كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُوْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا، لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جائیں گے اور ہر شخص یہ کہے گا (اپنے دل میں) شاید بچ جاؤں۔" (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ! دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوتی)۔(عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٧٣) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ: اِنْ رَاَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ .

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے، البتہ سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٧٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)) . [بخاری: ٧١١٩؛ ابوداؤد: ٤٣١٣؛ ترمذی: ٢٥٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔"

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْمِنْهُ شَيْئًا)). [راجع:٧٢٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ پس جو بھی اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔"

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَّعَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ: اَجَلْ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ: فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ)). قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِیْ حَدِيْثِهِ: قَالَ: وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فِیْ ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ.

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے، میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا۔ انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے:"قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جائیں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔" ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں، میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب و دینار کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔ اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔" پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ)) شَهِدَ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ. [ابوداؤد: ۳۰۳۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا، رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جائے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعض نے کہا: وہ مرتد ہو جائیں گے تو زکوۃ نہ دیں گے اور بعض نے کہا: وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا: تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا۔

بَابٌ فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: قسطنطنیہ کی فتح، خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے بیان میں۔

(۷۲۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَاهُمْ يَقْسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے جو رولڑ کے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے۔ پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے۔ اللہ کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہوگا۔ اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آن پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ)).

ہو گی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہو گی اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسیٰ علیہ السلام کی برچھی میں۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: جب صفیں باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے، ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنے مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ "اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست۔ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے۔" پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر، ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔
اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے۔ ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

بَابُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ .

باب: قیامِ قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں۔

(۱/۲۷۹) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ قَالَ: عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ .

مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔" (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا: دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا: اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں: وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

فائدہ: اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور انکی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور زائد ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں۔ مسلمان، نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

(۷۲۸۰) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ: مَاهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: قُلْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [قَالَ] فَقَالَ عَمْرٌو: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسٰكِيْنِهِمْ وَلِضُعَفَآئِهِمْ.

مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' یہ خبر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ اس نے مستورد سے کہا: یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا: اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردباد ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

فائدہ۔ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں۔ اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنی چاہیے مصیبت کے وقت صبر، شکر اور استقلال لازم ہے۔

بَابُ اِقْبَالِ الرُّوْمِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ.

باب: خروج دجال کے وقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں۔

(۷۲۸۱) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ! جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَالشَّأْمِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ: الرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمْ

یسیر بن جابر سے روایت ہے، ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا، جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے، انہوں نے کہا: قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی۔ (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا: دشمن (نصاریٰ) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے۔ میں نے کہا: دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ)). قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے) پھر دونوں فرقے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی، کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے، جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی رہے گی، یہاں تک کہ رات ہو جائے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا، جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائیگا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونیکی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے، ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ننانوے ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جائے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جائے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے انکے بال بچوں میں آ گیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواروں کو طلائے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد مر جائیں گے۔ یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٧٢٨٢) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٨٣) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ: فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

اُسیر بن جابر سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَّالِ.

باب: خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کی فتوحات ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٨٤) عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ: قَالَتْ لِي نَفْسِي: ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ: ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)). قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى يُفْتَحَ الرُّومُ.

[ابن ماجه: ٤٠٩١]

نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں، تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس، وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرے دل نے کہا: تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا رہ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا: شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ ﷺ کو ناگوار گزرے) پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلے تم عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ اس کو فتح کر دے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ (یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا: اے جابر بن عمرو! ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ .

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی۔

(٧٢٨٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: ((مَاتَذْكُرُونَ؟)) قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ: ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ . [ابوداؤد: ٤٣١١؛ ترمذی: ٢١٨٣آ، ٢١٨٣ب، ٢١٨٣ج ٢١٨٣د؛ ابن ماجه: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا باتیں کرتے تھے“۔ ہم نے کہا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے۔“ پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا، اور زمین کے جانور کا، اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین دھنسنا، ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں، اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائی گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے: مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافر دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اس کا بیان گزرا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انکار بھی گزرا۔ انہوں نے کہا: یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں۔ انتہٰی۔

اور ذکر کیا زمین کے جانور کا۔ یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ﴾ مفسرین نے کہا: یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی رحمہ اللہ) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا، سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے، سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا، ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلائے گا اور کہے گا: اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

(٧٢٨٦) عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ

ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو جھانکا اور فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) قُلْنَا: السَّاعَةَ قَالَ: ((اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)).

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ مِثْلَ ذَالِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

[راجع:٧٢٨٥]

"تم کیا ذکر کر رہے ہو؟" ہم نے عرض کیا: قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی۔ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں، دوسری خسف مغرب میں، تیسری خسف جزیرہ عرب میں، چوتھے دھواں، پانچویں دجال، چھٹے زمین کا جانور، ساتویں یاجوج وماجوج، آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے، نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔" اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٨٧) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ: اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ: رِيْحٌ تُلْقِيْهِمْ فِي الْبَحْرِ. [راجع:٧٢٨٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔اس میں یہ ہے کہ "وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔"

○ ○ ○ ○

(٧٢٨٨) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ بِنَحْوِهٖ قَالَ: الْعَاشِرَةُ: نُزُوْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ. قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ. [راجع:٧٢٨٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ.

باب: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٨٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے گی ایک آگ حجاز کے ملک سے، روشن کر دے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو۔'' (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے)۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جائے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی ۶۵۴ ہجری میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی، پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی، لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی۔ سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے سامنے یہ ماجرا گزرا۔ چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابٌ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ.

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان۔

(٧٢٩٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ؟)) قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيْلًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔'' زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے کہا: اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے میل پر۔

(٧٢٩١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے، قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ.

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

(٧٢٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: ((اَلَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). [بخاری: ۷۰۹۳]

آپ ﷺ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے، آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔'' (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں، اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: ((الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔'' دوبار فرمایا یا تین بار۔
اور عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ: ((هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا: ''کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔'' آپ ﷺ مشرق مراد لیتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: ((هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا)) ثَلَاثًا ((حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹۷) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ! سَمِعْتُ اَبِيْ

سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیْءُ مِنْ هٰهُنَا)) وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا﴾ [طه: ٤٠] وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ سَالِمًا.

میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''فتنہ ادھر سے آئے گا۔'' اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف ''جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں۔'' اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَاالْخَلَصَةِ.

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان۔

(٧٢٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)). وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد۔'' (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا) ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

(٧٢٩٩) عَنْ عَائِشَةَ ﷝ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، فرمایا: ''رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگر چہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوائے اسلام کے) اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرجائے گا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلٰى دِينِ آبَائِهِمْ)).

ایمان ہوگا مرجائے گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہے پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٠٠) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

عبدالحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَتَمَنّٰى أَنْ يَكُوْنَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ.

باب: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس کی جگہ ہوتا۔

(٧٣٠١)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّالرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهُ)). [بخاري:٧١١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا: کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔''

فائدہ۔ کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا، تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور لادینیت قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔

(٧٣٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ)). [ابن ماجه: ٤٠٣٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَايَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْ أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَايَدْرِي الْمَقْتُوْلُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے۔'' (ایسا اندھا دھند فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ)) فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)). وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ: هُوَ يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي إِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَسْلَمِي.

ایک دن آئے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کشت وخون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٠٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاری:١٥٩١؛ نسائی:٢٩٠٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کو خراب کرے گا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا۔'' (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جائیں گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٠٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاری:١٥٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٠٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٠٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). [بخاری: ٣٥١٧، ٧١١٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٠٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِمٌ: هُمْ اَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ: شَرِيكٌ وَعُبَيْدُاللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُالْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ. [ترمذی:٢٢٢٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣١٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)).

[بخاري: ۲۹۲۹؛ ابوداؤد: ٤۳۰٤؛ ترمذی: ۲۲۱۵؛ ابن ماجه: ٤۰۹٦]

ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بتہ جمی ہوئیں۔" (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۱۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ)).

[بخاري: ۲۹۲۹؛ ابن ماجه: ٤۰۹۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ناک موٹی اور چپٹی ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِی الشَّعَرِ)).

[ابوداؤد: ٤۳۰۳؛ نسائی: ۳۱۷۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے وجوہ سپر کی طرح تہ بتہ ہونگے ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں۔" (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۱٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ)).

[بخاري: ۳۵۹۱]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ۔ چہرے ان کے سرخ ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۵) عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يَجِیْءَ اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ

ابونضرہ سے روایت ہے، ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا: قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور درہم نہ آئیں۔ ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا: قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آئے (مدی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْىٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا)). قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ: اَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ؟ فَقَالَا: لَا.

پیمانہ ہے اسی طرح قفیز) ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا۔ (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔'' جریری نے کہا: میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣١٦) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٣١٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدَدًا)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((يَحْثِي الْمَالَ)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣١٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ)).

ابوسعید اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔''

(٧٣١٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے: ''اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا۔

(٧٣٢١) عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ قَتَادَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے۔ ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ: ((وَيْسَ)) أَوْ ((يَاوَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ)).

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ: ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے: ''تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ۔'' (باغی جو امام سے پھر جائے)۔

(٧٣٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

(٧٣٢٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔''

(٧٣٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُهْلِكُ أُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ)). [بخاري:٣٦٠٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے۔'' (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا: پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔''

فائدہ: اگر لوگ ان سے الگ رہیں بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں، پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے ساتھ شریک ہوئے اور انہوں نے وہ ظلم کیے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، مدینہ منورہ کو تباہ کیا، سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے۔ معاذ اللہ۔

(٧٣٢٦)عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ. [راجع:٧٣٢٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.)) [ترمذی:٢٢١٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔''

(٧٣٢٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ. [بخاري:٣٦١٨]

زہری نے سفیان کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

[بخاری: ۳۰۲۷]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۳۳۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَوَاءً.

[بخاری: ۳۱۲۱، ۳۶۱۹، ۶۶۲۹]

○ ○ ○ ○

(۷۳۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی'' (روای کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔'' قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلا شک وشبہ۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۳۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُ وْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا)). قَالَ ثَوْرٌ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: ((الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے۔'' اصحاب نے کہا: ہاں یارسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے۔ (یعنی قسطنطیہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے، اور نہ تیر ماریں گے لا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر کہیں گے، تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی، پھر دوسری بار لا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا اله اللّٰه واللّٰه اكبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا: دجال نکلا، تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ۔اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنو اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنو اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بغیر ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری ہے کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

(٧٣٣٤) عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

ثور بن یزید دیلمی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے۔آ اور اس کو مار ڈال۔'' (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: ((هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي)).

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''پتھر کہے گا: یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔''

(٧٣٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَامُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہوگے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے، پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا، تو وہ پتھر یا درخت بولے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ہے ایک یہودی ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے۔''

(٧٣٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَ يَدَيِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ)). وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابو الاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ وہ بولے: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٤١) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ أَخِيْ يَقُوْلُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاحْذَرُوْهُمْ.

سماک سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے سماک نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ)۔

(٧٣٤٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہے گا: میں اللہ کا رسول ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَنْبَعِثَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں يُبْعَثَ کی مگر يَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

[بخاری: ٣٦٠٩؛ ترمذی: ٢٢١٨]

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ.

باب: ابن صیاد کا بیان۔

(٧٣٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ: لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے، ان میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے (آپ ﷺ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ ﷺ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' وہ بولا نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا۔'' (اور جو دجال نہیں تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابن صیاد یا ابن صائد اس کا نام صاف ہے۔ علما نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ علما نے کہا: ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ ﷺ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ ﷺ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں۔ اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ ﷺ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو۔ اور آپ ﷺ نے اس کو قتل نہ کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا۔ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

(٧٣٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا)) فَقَالَ: دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔“ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکے گا۔“ (یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو چھوڑ دیجیے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جانے دے۔ اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٤٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: لَقِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَقَالَ هُوَ: [أَ]تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْكَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ)).

[ترمذی: ٢٢٤٧]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملے مدینہ کی بعض راہوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“ ابن صیاد نے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔“ وہ بولا: میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر۔ اور کیا دیکھتا ہے؟“ وہ بولا: دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوڑو اس کو۔ اس کو شک ہے اپنے باب میں۔“ (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِيِّ.

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ: [أ]مَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِيْ أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا أَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ: فَلَبَسَنِيْ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا: لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”دجال کی اولاد نہ ہوگی۔“ اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا۔“ میں نے کہا: ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا: میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے؟ ابوسعید نے کہا: تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ ﷺ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ پیشتر کی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٤٩) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ؟ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ)) وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ)) وَقَدْ حَجَجْتُ.

قَالَ: فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ: فَقَالَ: [لَهُ] أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ أَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: وَقِيْلَ لَهُ: أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آ گئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا: میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد ﷺ کے! کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ”دجال یہودی ہوگا۔“ اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کے اولاد نہ ہوگی۔“ میری تو اولاد ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر۔“ اور میں نے تو حج کیا۔

ابوسعید نے کہا: وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جائے پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا: بھلا تجھ کو یہ اچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَىَّ مَا كَرِهْتُ.

لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا: اگر مجھ کو دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٥٠) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَآءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِىْ فَقُلْتُ: اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ بِعُسٍّ فَقَالَ: اشْرَبْ اَبَا سَعِيْدٍ! فَقُلْتُ: اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِىْ اِلَّا اَنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ اَوْقَالَ اٰخُذَ عَنْ يَدِهٖ فَقَالَ: اَبَا سَعِيْدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِىَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ خَفِىَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاخَفِىَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَاَنَا مُسْلِمٌ؟ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وُلْدِىْ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ)) وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ؟

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ: حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهٗ وَاَيْنَ هُوَ الْاٰنَ. قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. [ترمذی:٢٢٤٦]

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے، لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صیاد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا۔ (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا: گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے نیچے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صائد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا: ابوسعید دودھ پی۔ میں نے کہا: گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں۔ صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صائد نے کہا: اے ابوسعید! میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ ﷺ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال کافر ہوگا۔'' میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال لاولد ہوگا۔'' اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جائے گا۔'' اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں) پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے؟ میں نے اس سے کہا: خرابی ہو تیرے سارے دن پر۔ (یعنی یہ تو نے کیا کہا پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہوگیا)۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷۳۵۱) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ يَااَبَا الْقَاسِمِ قَالَ: ((صَدَقْتَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے پوچھا: ”جنت کی مٹی کیسی ہے؟“ وہ بولا: باریک ہے سفید، مشک کی طرح خوشبودار، اے ابوالقاسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچ کہا تو نے۔“

○ ○ ○ ○

(۷۳۵۲) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جنت کی مٹی کیسی ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”باریک سفید، خالص مشک کی طرح خوشبودار۔“

(۷۳۵۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ: اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذَالِكَ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ

[بخاری: ۷۳۵۵؛ ابوداؤد: ۴۳۳۱]

محمد بن منکدر سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا: تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ نے اس کا انکار نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۵۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِىْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ بْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَفَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا تَرٰى؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِىْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اُمی لوگوں کے۔ (اُمی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ ﷺ مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَصَهُ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپ ﷺ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔“ وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِیْ قَتْلِهِ)).

"تیرا کام گڑ بڑ ہو گیا۔" (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔" ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے (دخ بمعنی یعنی دھویں کے،) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے یارسول اللہ! میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو نہ مار سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔"

(٧٣٥٥) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ [الْاَنْصَارِیُّ] اِلَى النَّخْلِ الَّتِیْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [وَ] هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِیْ قَطِيْفَةٍ لَّهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ)).

سالم بن عبداللہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو دیکھے تو رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں۔ اس نے ابن صیاد کو پکارا: اے صاف! اے صاف! یہ نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد ﷺ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کاش تو اس کو ایسے ہی رہنے دیتی۔" (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٦) قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَالدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ مَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ[هُ] قَوْمَهُ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوْا اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ

سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: "میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند و برتر کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ: ((اِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ اَوْيَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ)) وَقَالَ: ((تَعَلَّمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ)). [بخاري: ١٣٥٤، ٣٣٣٧، ٧١٢٧؛ ترمذي: ٢٢٣٥؛ وراجع في مسلم: ٤٢٥]

شہاب نے کہا: مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا: ''کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک، ف اور رے۔ یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم میں سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ مازری نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر اللہ کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا۔ اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیا میں اللہ کا دیدار محال نہیں ہے، اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں، اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں۔ انتھی۔

(٧٣٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ: قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ بَيَّنَ اَمْرَهُ. [راجع: ٧٣٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٣٠٥٥، ٦٦١٨؛ ابوداؤد: ٤٣٢٩، ٤٧٥٧؛ ترمذی: ٢٢٣٥، ٢٢٤٩]

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٩) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی۔ ابن عمر ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہوگا۔ (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

(٧٣٦٠) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ: ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ اَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَّمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَّوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهٖ قَالَ: فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنِّيْ ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ: فَمَا شَعَرْتُ قَالَ: وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ؟ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَّغْضَبُهُ)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا: تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، میں نے کہا: اللہ کی قسم تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں: پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا: تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم۔ وہ بولا: اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہے۔'' (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ.

باب: دجال کا بیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٣٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ)). [راجع:٤٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی نے کہا: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائے گا اسطرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہوگا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہوں گے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہوگا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرادیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آئیں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلائے گا ایسے لوگوں میں سے ہوگا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلائے گا جیسے مُردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت دوزخ اس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں، جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ! ان کے الوہیت کے دعوے کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوجے کہتے ہیں ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پیئے اور بندوں کی طرح پیشاب پاخانہ کرے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے؟ اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں۔ آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا و لا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ربوبیت کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس! نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بیوقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک اللہ واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی اللہ نہیں، باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور اللہ اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جائے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی اسلام اور عیسائی ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ! تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی ہدایت دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو، بچالے۔

(٧٣٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٤٢٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر)). [بخاري: ٧١٣١، ٧٤٠٨؛ ابوداؤد: ٤٣١٦، ٤٣١٧؛ ترمذي: ٢٢٤٥]

دار رہو! وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ ك ف ر لکھا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيْ كَافِرٌ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ك ف ر یعنی کافر۔"

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)). [ابوداؤد: ٤٣١٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسیح کہتے ہیں) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ك، ف اور ر ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔"

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا۔ اور بعض نے کہا: یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمودار ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ انتہی۔

(٧٣٦٦) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). [ابن ماجه: ٤٠٧١]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔" (اوپر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔" (علما نے کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے اللہ پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاکہ حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

(٧٣٦٧) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی، اور دوسری دیکھنے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ)).

[بخاری: ٣٤٥٠، ٧١٣٠؛ ابوداؤد: ٤٣١٥]

بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چپٹ ہوگی اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)). [راجع: ٧٣٦٧]

حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں۔'' (اس کے پانی میں گھس کر)

(٧٣٦٩) قَالَ اَبُو مَسْعُوْدٍ: وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلٰى حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). فَقَالَ عُقْبَةُ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيْقًا لِحُذَيْفَةَ. [راجع: ٧٣٦٧]

ربعی بن حراش نے کہا: میں عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہ سے: تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حذیفہ نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں، پھر جو کوئی تم میں سے موقع پائے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔'' عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچا کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧١) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُوْدٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: ((لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرٰى

ربعی بن حراش سے روایت ہے، حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ ''اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پائے گا۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ يَجِدُهُ مَآءً.)) قَالَ [اَبُو] مَسْعُوْدٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ.

نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

[راجع: ٧٣٦٧]

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَّا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ بِهٖ كَمَا اَنْذَرَبِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهُ)). [بخاری:٣٣٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی، وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٣) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ: ((مَا شَاْنُكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ:

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا، جب ہم پھر آپ ﷺ کے پاس شام کو آ گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے۔“ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس کی لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا) سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے، مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَا اقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ ؑ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى ؑ إِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى ؑ إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا

فساد اٹھائے گا بائیں اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔“ اصحاب بولے! یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن تک ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔“ (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو۔ اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا۔“ (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر آپ ﷺ یوں صاف فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں ہی پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا بلائے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ﷺ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ﷺ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ: حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)) . [ابوداؤد: ٤٣٢١؛ ترمذي: ٢٢٤٠؛ ابن ماجه: ٤٠٧٥، ٤٠٧٦]

کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا: سو وہ جوان سامنے آئے گا۔ چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دیگا، وہ سمجھیں گے کہ آسمان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے لوگ بھی مارے گئے۔) (یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے، اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے، جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دو دھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی، اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگ جائے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح ان پر قیامت قائم ہوگی۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ دجال اور یاجوج و ماجوج کو اللہ تعالیٰ اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے۔ کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٣٧٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَمَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَّخْضُوْبَةً دَمًا)). وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَىْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)).

[راجع:٧٣٧٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے، اس میں اس جملہ کے بعد کہ: ''اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا'' یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے زمین والے سب کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ اپنے تیروں کو پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا۔'' اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نازل کیا ہے، جنہیں قتل کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَتَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ.

باب: دجال کے وصف اور اس پر مدینہ کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں۔

(٧٣٧٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا قَالَ: ((يَاْتِيْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِيْ اِلٰى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَّجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ اَتَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيْكَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْاٰنَ قَالَ: فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

[بخاري: ١٨٨٢، ٧١٣٢]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ ''اس پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آئے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب جائے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا: بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا: اللہ کی قسم مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٣٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٧٣٧٥]

زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: يَآيُّهَا النَّاسُ؟ اِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ: فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے: تو کہاں جاتا ہے۔ وہ بولے گا: میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے: تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا۔ وہ کہے گا: ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے: اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے: ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں۔ پھر اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول اللہ ﷺ نے۔ دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑ و اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا: تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری ربوبیت پر) وہ کہے: گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جائے گا آرے سے، سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک دو ٹکڑے ہو جائے گا پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا: اب تو میرے اوپر ایمان لایا۔ وہ کہے گا: مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے اس کے گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائیگا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العلمین کے نزدیک۔“

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابٌ فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ .

(۷۳۷۸) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ: ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَايَضُرُّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ: ((هُوَاَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ)) [بخاری: ۷۱۲۲؛ ابن ماجه: ۴۰۷۳]

باب: دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا، جتنا میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا، نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔'' (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۷۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ: ((وَمَا سُؤَالُكَ)) قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ؟ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهْرٌ [مِنْ] مَاءٍ قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ)) [راجع: ۵۶۲۴، ۷۳۷۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۰) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِيْ: ((اَيْ بُنَيَّ)). [راجع: ۵۶۲۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْاَرْضِ وَنُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ اِيَّاهُ .

باب: خروج دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے کے بیان میں۔

(۷۳۸۱) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ ابْنَ عَمْرٍو وَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهِ تَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! ـ اَوْ ـ لَا

یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انہوں نے کہا: (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا: میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ

www.kitabosunnat.com

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ -أَوْ- كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَّا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُوْنُ وَيَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)). قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ -أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ- مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ -نُعْمَانُ الشَّاكُّ- فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ [قَالَ]: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ

کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا: تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلائے گا، اور وہ ہوگا، ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔'' میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ''پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔'' عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے: پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو۔ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی، مزے سے زندگی کریں گے پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا: اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو، ان سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، نکالو دوزخ کے لیے۔'' (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی

www.kitabosunnat.com

تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)).

وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔'' (یعنی سختی ہوگی)

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۲) عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وإِنَّكَ تَقُوْلُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ أَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حَرِيْقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ: ((فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيْبٌ)).

[ابو داؤد: ۴۳۱۰؛ ابن ماجه: ۴۰۶۹]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کو پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔''

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۴) عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ: جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوْجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا: سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَمْرٍو: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ۷۳۸۳]

میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۵) عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ: ضُحًى. [راجع: ۷۳۸۳]

ابوزرعہ سے روایت ہے، مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ .

باب: دجال کے جاسوس کا بیان۔

(۷۳۸٦) عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ: حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا: اَجَلْ حَدِّثِيْنِيْ فَقَالَتْ: نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِيْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ: ((انْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ)) وَاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ: سَاَفْعَلُ فَقَالَ: ((لَا

عامر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے، جو بہن تھیں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا۔ وہ بولیں: اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔ انہوں نے کہا: ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہا: میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں، پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھ کو پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے، رسول اللہ ﷺ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا: میرے کام کا اختیار آپ ﷺ کو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُمِ شریک کے گھر اٹھ جاؤ۔'' اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے میں نے عرض کیا: بہت اچھا۔ میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں

www.kitabosunnat.com

تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ كَثِيْرَةُ الضَّيْفَانِ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَّسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِيْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِيْ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّذِيْ يَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَايَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا: وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ؟ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَآاَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ

اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس۔'' اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا: میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ ﷺ کا۔ پکارتا تھا: نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔'' پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا۔'' وہ بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے، سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلی سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا) پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپوں میں داخل ہوئے وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا: جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا: پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر

www.kitabosunnat.com

قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَحِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَانَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ: اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَّخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَآءٌ؟ قَالُوْا: هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ: اَمَا اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَّاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَآءِهَا قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ؟ قَالُوْا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ

میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اسکے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانوں کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: تم قابو پاگئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آ لگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا۔ ہم نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے، ہم نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں یہ بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا: کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھل دیتا ہے اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھل دے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا؟ ہم نے کہا: کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا: اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا: خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا: کیا حال اسکا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: اس چشمہ میں پانی ہے وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے اس نے کہا: مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انہوں نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا: کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیونکر انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا: وہ غالب ہوئے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ: قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُّهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةٌ يَّحْرُسُوْنَهَا)) قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: ((هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ: ((اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ ((فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَاَوْمٰى بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ)) قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابوداؤد: ٤٣٢٦، ٤٣٢٧؛ ترمذی: ٢٢٥٣؛ ابن ماجہ: ٤٠٧٤]

گرد و پیش کے عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: خبردار رہو۔ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور طیبہ کے، وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔'' پھر حضرت ﷺ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکوار دیا اور فرمایا: ''طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔ طیبہ یہی ہے۔'' یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ ''خبردار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟'' تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال، مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں نہیں ہے بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔'' (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا: تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اول حضرت محمد ﷺ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس کے علاوہ ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے، قیامت کے قریب باذن الٰہی نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اس کے چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنھوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) جواپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ! فرشتوں کا، قیامت کا، جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ اللہ اس کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

(٧٣٨٧) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ: رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَتْ: طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ أَهْلِيْ قَالَتْ: فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ: إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ: فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَآءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((إِنَّ بَنِيْ عَمٍّ لِتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ: قَالَتْ: فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ ((هٰذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ. [راجع: ٧٣٨٦]

شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب بن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہوں میں بھی چلی ان کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر، خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا: ''تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔'' پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ ﷺ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا: ''طیبہ یہی ہے'' یعنی مدینہ۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِيْنَتُهُ فَسَقَطَ إِلٰى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَآءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ: ((هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذٰلِكَ الدَّجَّالُ)). [راجع: ٧٣٨٦]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی کہ جو سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا: اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوائے طیبہ کے پھر رسول اللہ ﷺ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طیبہ یہی ہے اور دجال وہی شخص ہے۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷۳۸۹) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِهِ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَّهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. [راجع:۷۳۸۶]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں، وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں سے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ اَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ.

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔

(۷۳۹۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَآفِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَّخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)).

[بخاری:۱۸۸۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے، ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہو گا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(۷۳۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رُوَاقَهُ وَقَالَ: فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۹۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔''

(۷۳۹۳) عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيْلٌ)).

[ترمذی:۳۹۳۰]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔'' ام شریک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ (یعنی دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے۔'' (اور دجال کے ساتھی کروڑوں ہوں گے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٣٩٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.
[راجع: ٧٣٩٣]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٥) عَنْ رَهْطٍ مِّنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُوْنِي إِلٰى رِجَالٍ مَّا كَانُوْا بِأَحْضَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنِّي وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيْثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

ابوالدہما اور ابوقتادہ وغیرہ چند لوگوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا: تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہیں۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑی نہیں۔“ (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

(٧٣٩٦) عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهِ فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالُوْا: كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

تین آدمیوں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث عبدالعزیز بن مختار کی حدیث کی طرح ہے۔ اس میں ہے کہ ”دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّآبَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے، ایک دجال کے نکلنے سے دوسرے دھواں، تیسرے زمین کا جانور، چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا، پانچویں قیامت، چھٹے موت۔“ (یعنی جب یہ باتیں آ جائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَدَآبَّةُ الْأَرْضِ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةُ أَحَدِكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٩) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ.

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت۔

(٧٤٠٠) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فساد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). [ترمذی:٢٢٠١؛ ابن ماجه:٣٩٨٥]

اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔"

(٧٤٠١) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٧٤٠٠]

حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ.

باب: قیامت کا قریب ہونا۔

(٧٤٠٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں قائم ہوگی مگران پر جو بدتر ہوں گے۔"

(٧٤٠٣) عَنْ سَهْلٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا)).

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے: "میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے، اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

(٧٤٠٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ: كَفَضْلِ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْقَالَهُ قَتَادَةُ. [بخاری: ٦٥٠٤؛ ترمذی: ٢٢١٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔" شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے۔ جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا، یا اپنے دل سے کہا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٠٥) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ. [راجع:٧٤٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٠٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [بخاری: ٦٥٠٤]

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٠٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٤٠٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔“ راوی نے کہا: انس رضی اللہ عنہ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملائی۔

(٧٤٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَنَظَرَ إِلٰى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ: ((إِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، دیہاتی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ﷺ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے: اگر یہ جئے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہوجائے گی۔“ (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مرجاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

(٧٤١٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى أَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ”قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ جئے گا تو شاید بوڑھا ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔

(٧٤١١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُنَيَّةً ثُمَّ نَظَرَ إِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ: ((إِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ. [بخاری:٦١٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے، پھر آپ ﷺ کے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”اگر اس بچہ کی عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہوجائے گی۔“ انس نے کہا: یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

○ ○ ○ ○

(٧٤١٢) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ غُلَامٌ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ يُّؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ قَالَ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم ہوجائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سونہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہوں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِيْ حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُوْمَ)).

کپڑے کی خرید وفروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اس کو درست کر کے واپس نہ آئے گا کہ قیامت آجائے گی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ.

باب: صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا۔

(٧٤١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)) قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ قَالُوْا: اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ: ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)). قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري:٤٩٣٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا۔'' لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں) ''پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے لوگ ایسے پیدا ہوں گے جیسے سبزہ اُگ آتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جائے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔'' (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤١٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ)).

[ابو داؤد: ٤٧٤٣؛ نسائي: ٢٠٧٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جائیں۔

(٧٤١٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالُوْا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((عَجْبُ الذَّنَبِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جائے گا قیامت کے دن۔'' لوگوں نے عرض کیا: وہ کونسی ہڈی ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا ''ڈھڈی کی۔''

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

بَابُ الدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ.

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں۔

(٧٤١٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). [ترمذی:٢٣٢٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں۔ عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا، قبر کا خوف ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں وحشت حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جائے گا اس وقت اطمینان حاصل ہو گا اس لیے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

(٧٤١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ: ((اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)). [ابو داود:١٨٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بازار میں سے گزرے۔ آپ ﷺ مدینہ میں آ رہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ ﷺ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا: ”تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درہم میں۔“ لوگوں نے عرض کیا: ہم ایک درہم سے کم میں بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے۔“ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرنے پر اس کو کون لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔“

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٤١٩) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكُّ بِهِ عَيْبًا. [راجع:٧٤١٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٠) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَقْرَاُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ: وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟)).

[ترمذی: ٢٣٤٢، ٣٣٥٤؛ نسائی: ٣٦١٥]

مطرف سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' آدمی کہتا ہے مال میرا، مال میرا اور اے آدمی! تیرا مال کیا ہے؟ تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الفتوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کمائے اتنی محنت کرے مشقت اٹھائے اور مزے دوسرے اڑائیں لازم ہے کہ آپ خوب کھائے اور پیے، پہنے اور اللہ کی راہ میں دے دوستوں اور عزیزوں کو کھلائے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

(٧٤٢١) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ.

[راجع: ٧٤٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِي مَالِي اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَّالِهِ ثَلَاثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْاَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے مال میرا، مال میرا، حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور اللہ کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٣) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَّتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)).

[بخاری: ٦٥١٤؛ ترمذی: ٢٣٧٩؛ نسائی: ١٩٣٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے، مال اور عمل جاتے ہیں۔ تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔'' (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے اور لڑکے، بالے بچے مال و دولت یہ سب زندگی کے ساتھی ہیں مرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بعد کچھ کام نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٢٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟)) فَقَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ! مَاالْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ))۔

[بخاري: ٣١٥٨، ٤٠١٥، ٦٤٢٥؛ ترمذي: ٢٤٦٢؛ ابن ماجه: ٣٩٩٧]

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو، پھر ابوعبیدہ مال لے کر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہنچی۔ انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ ﷺ کے سامنے آئے، آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں۔'' (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا: بیشک یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تم اللہ کی قسم فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے پہلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ: ((وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ))۔ [راجع: ٧٤٢٥]

زہری سے یونس کی سند کے مطابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''غافل کر دے تم کو جیسے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ؟)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا کہو گے۔'' عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور کچھ نہیں کہتے، رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ)).

[ابن ماجه: ٣٩٩٦]

دشمنی کرو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے۔'' یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔ ''پھر مسکین مہاجرین کے پاس ہو جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں۔'' (تا کہ اللہ کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

(٧٤٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: ((عَلَيْكُمْ)). [ترمذی: ٢٥١٣؛ ابن ماجه: ٤١٤٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ۔ شَكَّ اِسْحٰقُ۔ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا: الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: الْبَقَرُ قَالَ: فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَقْرَعَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے: ایک کوڑھی سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ سو اللہ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے۔'' اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے، لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے، سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا: اللہ تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ: وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ)) قَالَ: ((ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ قَالَ لَهُ: كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ

دے۔‘‘حضور ﷺ نے فرمایا:’’پھر گنجے کے پاس آیا سو کہا: کون سی چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے۔ سو اس کو گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ اللہ تیرے مال میں برکت دے۔‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا:’’پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا:’’پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی۔ فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا: بھیڑ بکری تو اس کو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا:’’بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا۔ سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا سو آج منزل پر پہنچنا مجھ پر ممکن نہیں) بدوں اللہ کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ دے جو میرے سفر میں کام آئے۔ اس نے اس سے کہا: لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھربار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں) پھر فرشتہ نے کہا: البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا:’’پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْمَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ! لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)). [بخاری: ٣٤٦٤، ٦٦٥٣]

نے دیا تھا۔فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا: میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور پھر تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے۔ اس نے کہا: بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ اللہ کی قسم! آج جو چیز تو اللہ کی راہ میں لے گا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا) سو فرشتہ نے کہا: اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔اس حدیث میں شکر گزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول حقیقت میں کچھ نہ تھے جان، مال، علم، حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ اللہ سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٤٣٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ اِبِلِهٖ، فَجَآءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: اَنَزَلْتَ فِيْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِيْ صَدْرِهٖ فَقَالَ: اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)).

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا: تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا: چپ رہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے، مالدار ہے۔ چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔" (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت بھی خراب کی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(٧٤٣٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: وَاللهِ! إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِذًا.

[بخاري: ٣٧٢٨، ٥٤١٢، ٦٤٥٣؛ ترمذي: ٢٣٦٥، ٢٣٦٦؛ ابن ماجه: ١٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے تیر مارا اللہ کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے حبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو میں بالکل نقصان میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٤) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

[راجع: ٧٤٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص پتے ہوتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٥) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا إِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللهِ! لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ

خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے، عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے۔ معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب پچار کھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے ساتھ نیکی کر کے لے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ اللہ کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہو گی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے درخت کے پتوں کے یہاں تک کے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَاللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتُخْبِرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

[ترمذی: ۲۵۷۵؛ ابن ماجه: ٤١٥٦]

کیے۔ ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیادار ہو جائیں گے)۔

(٧٤٣٦) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ: خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٧) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے، وہ کہتے تھے: تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى يَارَبِّ! فَيَقُولُ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دو پہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا: کہ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں۔'' (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی رویت بے اشتباہ نہ ہوگا) پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا: اے فلاں بندے! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں کیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلْ! اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْلَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا اِذًا قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ: اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٤٧٣٠]

تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا۔ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا۔ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے) جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے حساب کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا: سچ ہے اے میرے رب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا: اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائیگا: دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھل جاتا ہے۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگ جائے گی اور حکم ہوگا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے، اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا۔'' (اور پہلے دونوں کافر تھے معاذ اللہ! جب تک دل سے خالص اللہ کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ کرنا، وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟)) قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟'' ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَااُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ [عَلَيْكَ] شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ: اِنْطِقِيْ قَالَ: فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ: ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ)).

ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا۔ بندہ کہے گا: اے مالک میرے! کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے۔'' (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا) حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا تیری ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر مہر لگ جائیگی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں سے کہا جائے گا تم بولو: وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا: چلو دور ہو جاؤ اللہ کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا۔'' (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے ہو اب دوزخ میں جاؤ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے۔'' (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

(٧٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).

وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو: ((اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْ)).

[راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

عمرو کی روایت میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کی بجائے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٢) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((كَفَافًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٣) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

[بخاری: ٥٤١٦، ٦٤٥٤؛ ابن ماجہ: ٣٣٤٤]

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل اور آپ ﷺ جب سے مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی (باوجود اس کے دین اور دنیا کی بادشاہت آپ ﷺ کو حاصل تھی اگر اللہ چاہتا تو تمام دنیا کی دولت آپ ﷺ کو مل جاتی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٤) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: مَا شَبِعَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[ترمذی: ٢٣٥٧؛ ابن ماجه: ٣٣٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

(٧٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ. [بخاری: ٦٤٥٥]

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ: اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ. [ابن ماجه: ٤١٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو آگ سلگاتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيْ رَفِّيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ.

[بخاری: ٣٠٩٧، ٦٤٥١؛ ابن ماجه: ٣٣٤٥]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اور میں اسی کو کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے میں نے ان کو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٢) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اِنْ كُنَّا

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں اللہ کی قسم! اے بھانجے میرے! ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا۔ دو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ.

مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا: اے خالہ! پھر تم کیا کھاتیں؟ انہوں نے کہا: کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ﷺ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

[بخاري: ٢٠٦٧]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ ﷺ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبارہ۔'' (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [بخاري: ٥٣٨٣، ٥٤٤٢]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ: الْمَاءِ وَالتَّمْرِ. [راجع:٧٤٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٦) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ. [راجع:٧٤٥٤]

سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [ترمذي: ٢٣٥٨؛ ابن ماجه: ٣٤٥٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٨) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ

ابو حازم سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [راجع:٧٤٥٧]

تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

(٧٤٥٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ. وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ: بِهٖ. [ترمذی:٢٣٧٢]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: کیا تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو دیکھا ہے ان کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٠) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ. [راجع:٧٤٥٩]

سماک سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں سے راضی نہیں ہوتے۔

(٧٤٦١) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ. [ابن ماجه:٤١٤٦]

سماک بن حرب سے روایت ہے، کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے، وہ کہتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سارا دن بے قرار رہتے بھوک سے۔ آپ ﷺ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

(٧٤٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ: اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ.

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا: کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے کہا: تیرا گھر ہے۔ جس میں تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں عبداللہ نے کہا: تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ نے کہا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٣) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! [اِنَّا] وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَّا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَّا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطٰنِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ

ابوعبدالرحمان نے کہا: تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابومحمد! اللہ کی قسم ہم کو کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبداللہ نے کہا: تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مہاجرین محتاج مال داروں سے چالیس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

برس پہلے (جنت میں) جائیں گے۔" وہ بولے: ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلٰى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَّدْخُلُ بَاكِيًا.

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے۔

(٧٤٦٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا: "(غزوۂ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (اللہ کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو تم کو وہ عذاب آ لگے جو ان پر آیا تھا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٦٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا. [بخاری: ٣٣٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہ عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔" پھر آپ ﷺ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں۔ (یعنی ثمود کے ملک میں) انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح علیہ السلام کی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے۔ (انتہی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٧٤٦٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهِ. [بخاری:٣٣٧٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ .

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان۔

(٧٤٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ]۔ وَأَحْسِبُهُ قَالَ۔: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)). [بخاری: ٥٣٥٣، ٦٠٠٦، ٦٠٠٧؛ ترمذی: ١٩٦٩؛ابن ماجه: ٢١٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بیواؤں کے لیے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا: جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ کا ناغہ نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔“ اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ .

باب: مسجد بنانے کی فضیلت۔

(٧٤٧٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا۔ قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ۔ يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ: ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

عبیداللہ خولانی سے روایت ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص بنائے ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بنائے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بنا دے گا جنت میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٧١) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ

محمود بن لبید سے روایت ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذَالِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَدَعَهُ اِلٰى هَيْئَتِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)).

[راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

رہنے (جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی) انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٧٢) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ.

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب۔

(٧٤٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لِمَ سَاَلْتَنِيْ عَنِ اسْمِيْ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاءُهُ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلاں کے باغ کو سینچ دیں (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہوگئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ اس نے باغ والے مرد سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام ہے، وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا: اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا: میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلاں کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔ باغ والے نے کہا: جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہوگا۔ ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔'' (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں، ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٤٧٤) عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَاَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينَ وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ .

باب: ریا اور نمائش کی حُرمت۔

(٧٤٧٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔'' (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو۔'' (دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهِ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا۔'' (یعنی صرف ثواب دکھلائے گا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٧) عَنْ جُنْدُبِ الْعَلَقِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُّرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ)).

[بخاري: ٦٤٩٩؛ ابن ماجه: ٤٢٠٧]

جندب علقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا اللہ بھی اس کو دکھلائے گا۔'' (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھائے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھلائے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٨) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . [راجع: ٧٤٧٧]

سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٧٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع: ٧٤٧٧]

(٧٤٨٠) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٧٤٠٢]

ولید بن حرب سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ.

باب: زبان کو روکنے کا بیان۔

(٧٤٨١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [بخاری: ٦٤٧٧؛ ترمذی: ٢٣١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ''بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے مشرق سے مغرب تک۔'' (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)

(٧٤٨٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [راجع: ٧٤٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔''

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَفْعَلُهٗ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهٗ.

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

(٧٤٨٣) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قِيْلَ لَهٗ: اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ؟ فَقَالَ: اَتَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهٗ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ؟ وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهٗ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَّا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا: تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں تم کو سناؤں اللہ کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیستا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھا ہوں گے اس سے پوچھیں گے اے فلاں! کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى قَدْ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا اٰتِيهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيهِ)). [بخاری: ٣٢٦٧، ٧٠٩٨]

تھا؟ وہ کہے گا: میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کو بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔"

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٤) عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٧٤٨٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْاِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهِ.

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے۔

(٧٤٨٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ اُمَّتِي مُعَافَاةٌ اِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: ((وَاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ)). [بخاری: ٦٠٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے: اے فلانے! میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا۔ صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پوشیدہ گناہوں کو لوگوں پر ظاہر کرنا ایسا سخت کبیرہ گناہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں کہ صاحب جس کا اللہ سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے؟ سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا البتہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ.

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت۔

(٧٤٨٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ ﷺ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ وہ بولا کہ اس نے چھینکا تو آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا حَمِدَاللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)). [بخاری: ٦٢٢١، ٦٢٢٥؛ ابوداود: ٥٠٣٩؛ ترمذی: ٢٧٤٢؛ ابن ماجہ: ٣٧١٣]

اور آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کیا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی۔ اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک ؒ کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی ؒ کے اور اکثر علما کے نزدیک سنت ہے۔

(٧٤٨٧) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٧٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٨) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ؓ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ فِيْ بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِيْ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَآءَهَا قَالَتْ: عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِيْ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَاللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ)).

ابو بردہ ؓ سے روایت ہے، میں ابوموسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا۔ پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں، جب انہوں نے طلاق دے دی تو ابوموسیٰ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابوموسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمك اللّٰه نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا جب ابوموسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا: میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا۔ ابو موسیٰ نے کہا: تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمدللہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (یعنی الحمدللہ کہے) تو اس کو جواب دو جو الحمدللہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٨٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ؓ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ: [لَهٗ] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ)). [ابوداود: ٥٠٣٧؛ ترمذی: ٢٧٤٣؛ ابن ماجہ: ٣٧١٤]

سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یرحمك اللّٰه۔“ پھر وہ چھینکا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو زکام ہو گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ترمذی:٢٧٠]

سکے۔" (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

(٧٤٩١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ عَلٰی فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)).

[ابوداود: ٥٠٢٦، ٥٠٢٧]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے۔" (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

(٧٤٩٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)). [راجع:٧٤٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٩٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیُكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)). [راجع:٧٤٩١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے۔" (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز میں بھلانے کے لیے)

(٧٤٩٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِیْزِ.

[راجع: ٧٤٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ.

باب: متفرق حدیثوں کا بیان۔

(٧٤٩٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔"

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِی الْفَاْرِ وَاَنَّهٗ مَسْخٌ.

باب: چوہوں کے بیان میں اور وہ مسخ شدہ ہیں۔

(٧٤٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَاْرَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟))

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں۔" (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ ذَالِكَ مِرَارًا قُلْتُ: أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟ قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ: ((لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ)).

[بخاري: ٣٣٠٥]

تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا، پھر پوچھا: کئی بار پوچھا: میں نے کہا: کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ((الْفَأْرَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ)) فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ؟.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

(٧٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)). [بخاري: ٦١٣٣؛ ابوداود: ٤٨٦٢؛ ابن ماجه: ٣٩٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المُجَرَّبِ حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعض نے کہا: یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ ﷺ کو نہ ستائے لیکن اس نے رہائی کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی۔ پھر پکڑا گیا۔ اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام باغرہ تھا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن کے ہر معاملے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں خیر ہی خیر ہے۔

(۷۵۰۰) عَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِّاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ)).

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِفْرَاطٌ وَّخِيْفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوْحِ.

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت۔

(۷۵۰۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهٗ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ۔ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا)). [بخاری:۲۶۶۲، ۶۰۶۱، ۶۱۶۲؛ ابوداود: ۴۸۰۵؛ ابن ماجه: ۳۷۴۴]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہائے! تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔'' کئی بار! آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔ ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے: میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت تب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ انتہی۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں۔ ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو لائق نہیں ان کی زبان پر اللہ کی پھٹکار اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط و خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

(۷۵۰۲) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا)).

[راجع: ۷۵۰۱]

آیا۔ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہائے! تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی۔'' کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے: میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا۔'' (یعنی معلوم نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا ہے کیونکہ یہ علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں یا جس کو اللہ بتلائے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۵۰۳) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ: مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ.

[راجع: ۷۵۰۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۵۰۴) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ)). [بخاری: ۲۶۶۳، ۶۰۶۰]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔''

○ ○ ○ ○

(۷۵۰۵) عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

[ترمذی: ۲۳۹۳؛ ابن ماجه: ۳۷۴۲]

ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا: حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقۃً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا نا امید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۵۰۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ

ہمام بن حارث سے روایت ہے، ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔ مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقداد! تم کو کیا ہوا؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

التُّرَابَ)). [ابوداود:٤٨٠٤]

(٧٥٠٧) عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٧٥٠٦]

مقداد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ.

باب: کوئی چیز بڑے کو دینے کے بیان میں۔

(٧٥٠٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے۔'' (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنی چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)۔

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيْثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ.

باب: حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنا اور علم کو لکھنے کے بیان میں۔

(٧٥٠٩) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! وَعَائِشَةُ تُصَلِّيْ فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ اٰنِفًا؟ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ.

[راجع: ٦٣٩٩]

عروہ سے روایت ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے: اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی! سن اے حجرہ والی! اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا: تم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)۔

(٧٥١٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ۔ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ: مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

[ترمذی: ٢٦٦٥]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو مٹا دے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ اکثر نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا۔ اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت ﷺ نے ابوشاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے۔ اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ ﷺ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ ﷺ نے اجازت دی کتابت کی اور بعض نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ . باب: اصحاب الاخدود کا قصہ۔

فائدہ: اُخدود کے معنی خندق اور اس کی جمع اخاوید، قرآن میں سورۂ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

(۷۵۱۱) عَنْ صُهَيْبٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَيْ بُنَيَّ! أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ

صہیب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا۔ اس کو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا: جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا: الٰہی! اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا۔ وہ بولا: بیٹا! تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّي قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَيْ بُنَيَّ! قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَّجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ! مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَّجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا

علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دے گا وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا۔ اللہ نے اس کو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا: تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا: میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے کہا: میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹا! تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا: میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا۔ اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا۔ اس سے کہا: اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا، بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جا کر چوٹی پر چڑھاؤ۔ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو: اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر۔ نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی الٰہی! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ پھر بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ۔ اگر اپنے دین سے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ صُدْغِهِ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللّٰهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُوْدِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ فَأَحْمُوْهُ فِيْهَا أَوْقِيْلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَآءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهِ! اصْبِرِيْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ)).

[ترمذی: ۳۳۴۰]

جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا: الٰہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچائے۔ وہ ناؤ الٹی ہو گئی اور لڑکے کے سب ساتھی ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا: اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔ اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا: ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا: جس چیز سے تو ڈرتا تھا اللہ کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا: جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اسکا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر تو سچے دین پر ہے۔'' (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حَدِيْثِ جَابِرٍ رضی الله عنه الطَّوِيْلُ وَقِصَّةِ اَبِي الْيَسَرِ .

(٧٥١٢) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَّهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَعَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: يَا عَمِّ! اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ: اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوْا: لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ اَبُوْكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّيْ فَقُلْتُ: اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ مِنِّيْ؟ قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ! اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ! مُعْسِرًا قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قُلْتُ: اَللّٰهِ! قَالَ اللّٰهِ! قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قَالَ فَاُتِيَ بِصَحِيْفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهٖ قَالَ: فَاِنْ وَجَدْتَّ قَضَاءً فَاقْضِنِيْ وَاِلَّا اَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب: جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث اور قصہ ابی الیسر کا بیان۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں۔ (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے ان سے کہا: اے چچا! تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے: ہاں میرا قرض آتا تھا فلاں پر جو فلاں کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے۔ میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا، اور پوچھا: وہ شخص کہاں ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا: تمہاری آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور کہا: اے فلاں! باہر نکل۔ میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ نکلا۔ میں نے کہا: تو مجھ سے چھپ کیوں گیا؟ وہ بولا: اللہ کی قسم میں جو تم سے کہوں گا، جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا اللہ کی قسم کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ ﷺ کے اور میں اللہ کی قسم محتاج ہوں۔ میں نے کہا: سچ اللہ کی قسم تو محتاج ہے۔ وہ بولا: اللہ کی قسم میں نے کہا: اللہ کی قسم وہ بولا: اللہ کی قسم۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم۔ وہ بولا: اللہ کی قسم پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور کہا: اگر تیرے پاس روپیہ آئے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ)).

نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا، ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٣) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ اَنَا: يَا عَمِّ! لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ اَوْ اَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ! بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

عبادہ نے کہا: میں نے ان سے کہا: اے چچا! تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے گا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: یا اللہ! برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔“

(٧٥١٤) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ

عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں آئے وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا یہاں تک کہ ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا: میں نے یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ ﷺ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔“ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ)) فَقَالَ: ((اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا)) فَثَارَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهِ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ: جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ فَجَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ.

تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔" ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟" ہم نے کہا: کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے نماز میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔" (نووی رحمہ اللہ نے کہا: یعنی جہت جس کو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا: "میرے پاس خوشبو لاؤ۔" ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٥) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهُ فَاَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ: شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهُ؟)) قَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنْزِلْ عَنْهُ فَلَا يَصْحَبْنَا مَلْعُوْنٌ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ ﷺ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی۔ اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شأ (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر۔" وہ انصاری بولا: میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے۔ ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے۔" (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٦) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: ((مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟)) قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: ((أَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ؟)) فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْسَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِﷺ فَقَالَ: ((أَتَأْذَنَانِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللَّهِ! فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَآءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللَّهِﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِﷺ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتَّى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَيْدِيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِﷺ يَرْمُقُنِيْ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِﷺ قَالَ: ((يَا جَابِرُ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پیئے اور ہم کو بھی پلائے گا۔" جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ شخص آگے جائے گا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟" تو جبار بن صخر اُٹھے خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی۔ بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ دکھلائی دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو۔" (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا۔ اس نے پانی پیا پھر آپ ﷺ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا۔ پھر آپ ﷺ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں سے۔ میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ ﷺ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کے لیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ میرے بدن پر ایک چادر تھی۔ میں اس کو دونوں کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی۔ اس میں پھندے لگے تھے۔ آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے کیے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ اس کے بعد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں۔ بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: "اے جابر!" میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حِقْوِكَ)).

کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔"

(٧٥١٧) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا [فِي] كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدْنَا لَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئی (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا۔ ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٨) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَّسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: ((الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُّحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ [محمد] بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ.

پھر ہم چلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ ﷺ حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے۔ آپ ﷺ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا: "میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ آپ ﷺ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا: "میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیچا بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا: "دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار، جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ تھوڑی دیر تک کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: "اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ بِرَأْسِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ: ((يَا جَابِرُ! هَلْ رَاَيْتَ بِمَقَامِيْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِكَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِيْ فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِيْ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُّرَفَّهَ ذَاكَ عَنْهُمَا مَادَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ)).

دیکھا۔'' جابر نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔'' جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا۔ وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی' پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف پھر آپ ﷺ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا: جو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں۔ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٥١٩) قَالَ: فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِوَضُوْءٍ)) فَقُلْتُ: اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ: فَقَالَ لِيَ: ((انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ)) قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لشکر میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! لوگوں میں پکارو' وضو کریں۔'' میں نے آواز دی، وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اس کی مشک میں کچھ پانی ہے۔'' میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ پانی ہے اس کے منہ میں۔ اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔'' میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ ﷺ اس کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ اور کچھ کہتے جاتے تھے مجھے معلوم نہ ہوا کیا کہتے تھے پھر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ ((اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهِ)) فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَّا اَدْرِيْ مَاهُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِجَفْنَةٍ)) فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ! فَأُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ: ((خُذْ يَا جَابِرُ! فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ)) فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ)) قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَّهٗ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ فِي الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى.

مشک میرے حوالے کی اور فرمایا: ''اے جابر! آواز دے کہ قافلہ کا گھڑا لاؤ۔'' (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے آواز دی۔ وہ لایا گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس گھڑے میں پھرایا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا: ''اے جابر! وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈال نا۔'' میں نے بسم اللہ کہہ کر وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ گھڑے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو۔'' (وہ آئے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا: کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گھڑے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٠) وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَقَالَ: ((عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ)) فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَابَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ: فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهٗ مَا يُطَاْطِئُ رَاْسَهٗ. [ابن ماجه:٢٤١٩]

اور لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے بھوک کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلا دے۔'' پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا۔ ہم نے اس کے کنارے پر آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گولے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا) پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

○ ○ ○ ○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ درختوں کا رام ہو جانا۔ آپ ﷺ کے ساتھ چلنا، قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا۔ پانی کا بڑھا دینا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

بَابٌ فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ.

(٧٥٢١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ: جَاءَ أَبُوبَكْرٍ ﷺ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي: احْمِلْهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَمْ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟ يَا غُلَامُ! قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ: نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ: وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے: تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے مکان تک میرے باپ نے بھی مجھ سے کہا: کجاوہ اٹھا لے، میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا: اے ابوبکر! مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف چلے مکہ سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تا کہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں۔ پھر میں نے وہاں کملی بچھائی۔ بعد اس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ سو رہیے اور میں آپ ﷺ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا، جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا: میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا: ہاں ہے۔ میں نے کہا: اس کا تھن صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تا کہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا: میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے، جھاڑتے تھے)۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَنْ اُوْقِظَهُ مِنْ نَّوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ: ((لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا۔ اُرٰى۔ فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَّا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ قَالَ: وَوَفٰى لَنَا

اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کے لیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور مجھے برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ ﷺ خود بخود جاگ اٹھے۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! یہ دودھ پیجیے۔ آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟'' میں نے کہا: آ گیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو کافروں نے پالیا۔ آپ ﷺ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی)۔ وہ بولا: میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے گا اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی۔ وہ چھٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی (کافر) اس کو ملتا وہ یہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں۔ غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سراقہ نے بات پوری کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں: ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو تو جیہیں عمدہ ہیں۔

(٧٥٢٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرٰى اَبُوْبَكْرٍ مِنْ اَبِيْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: فَلَمَّا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّخَلِّصَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَاُعَمِّيَنَّ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے، تم اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ ﷺ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر آپ ﷺ لیتے جایئے اور آپ ﷺ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ ﷺ جو حاجت ہو ان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ وَهٰذِهٖ كِنَانَتِيْ فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِيْ وَغِلْمَانِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ اِبِلِكَ)) فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ)) فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ: يَامُحَمَّدُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَامُحَمَّدُ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ .

سے لیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے۔لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ ﷺ کہاں اتریں (ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اتریں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنی نجار کے پاس اتروں گا۔“ وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔آپ ﷺ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر۔پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے: یا محمد! یارسول اللہ! یا محمد! یارسول اللہ!۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحمی کی۔چھٹے استحباب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

بَابٌ فِيْ تَفْسِيرِ آيَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ.

(٧٥٢٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ [سُجَّدًا] وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْلَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ)). [بخاری:٣٤٠٣، ٤٦٤١]

باب: متفرق آیات کی تفسیر کے بیان میں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حِطَّةٌ یعنی بخشش گناہوں کی۔ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بدلے کہنے لگے: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ یعنی دانہ بالی میں۔“ (ایک روایت میں ہے حطة فی شعرة کہنے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [بخاری:٤٩٨٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ ﷺ کی۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

(٧٥٢٥) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ: اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ آيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ اُنْزِلَتْ. اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ: اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِيْ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾.

طارق بن شہاب سے روایت ہے، یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ ہم لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ سورۂ مائدہ میں ”یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام دین تمہارے لیے پسند کیا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ﷺ ٹھہرے ہوئے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[بخاری: ٤٥، ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨؛ ترمذی: ٣٠٤٣؛ نسائی: ٣٠٠٢، ٥٠٢٧]

عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس دن جمعہ تھا، جمعہ بھی عید ہے)

(٧٥٢٦) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ: لَوْعَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَّنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ. [راجع:٧٥٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ آیات مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آ گیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عرفات میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٢٧) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: وَاَيُّ اٰيَةٍ؟ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [٥/ المائدہ: ٣] فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ. [راجع:٧٥٢٥]

طارق بن شہاب سے روایت ہے، ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ آخر تک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٨) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ ﷞ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ [٤/ النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ! هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا

عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت کا مطلب پوچھا (سورۂ نساء کے شروع میں)۔ یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے! یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾. [٤/ النساء: ١٢٧] قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ الْاٰيَةُ الْاُوْلَى الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهَا: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتٰمَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ . [بخاري: ٢٤٩٤، ٥٠٦٤؛ ابوداود: ٢٠٦٨؛ نسائی: ٣٣٤٦]

مال میں) پھر اس ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہو اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ آخر تک (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ: اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

(٧٥٢٩) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَاكُنَّ قَلِيْلَاتِ

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْمَالِ وَالْجَمَالِ. [بخاری: ٢٤٩٤، ٤٥٧٤]

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٠) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی﴾ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِی الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْیَتِیْمَةُ وَهُوَ وَلِیُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَیْسَ لَهَا اَحَدٌ یُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا یُنْكِحُهَا لِمَا لِهَا فَیُضِرُّ بِهَا وَیُسِیْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ یَقُوْلُ: مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُضِرُّبِهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے۔'' یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اسکی طرف سے جھگڑنے والا سوائے اس کی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دے اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا: اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کرو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کرلے گی اس کا مال دے دو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِی الْیَتِیْمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَیَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ یَتَزَوَّجَهَا وَیَكْرَهُ اَنْ یُزَوِّجَهَا غَیْرَهُ فَیَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَیَعْضُلُهَا فَلَا یَتَزَوَّجُهَا وَلَا یُزَوِّجُهَا غَیْرَهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں۔'' یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اسکا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے لے گا، آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے اور نہ کسی سے کرنے دے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ط قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ﴾ الْاٰیَةَ قَالَتْ: هٰذِهِ الْیَتِیْمَةُ الَّتِیْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ فَیَرْغَبُ یَعْنِیْ اَنْ یَّنْكِحَهَا وَیَكْرَهُ اَنْ یُنْكِحَهَا رَجُلًا فَیَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَیَعْضُلُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ﴿وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ﴾ آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی پھر وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کردے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٣) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ج﴾

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (سورۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[٤/ النساء:٦] قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِيْ وَالِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يَقُوْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

نساء کے شروع میں) یعنی ''جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھائے۔'' اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھائے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِيْ وَلِيِّ الْيَتِيْمِ أَنْ يُصِيْبَ مِنْ مَا لِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ.

[بخاری: ٢٧٦٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[بخاری: ١٢١٢، ٤٥٧٥]

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [٣٣/ الاحزاب: ١٠] قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[بخاری: ٤١٠٣]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(سورۂ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے'' آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا کافروں پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

(٧٥٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [٤/ النساء: ١٢٨] الْآيَةَ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ: لَا تُطَلِّقْنِيْ وَأَمْسِكْنِيْ وَأَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِنِّيْ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. [بخاری: ٥٢٠٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت (سورۂ نساء میں) ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا﴾ آخر تک یعنی ''اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں۔'' اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے: مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی آیت کے باب میں ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ﴾ آخر تک کہا: یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اسکے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَلَعَلَّهُ أَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ أَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهُ: أَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَأْنِيْ.

کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دے اس کو اپنے باب میں۔

(۷۵۳۹) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: يَا ابْنَ أُخْتِيْ! أُمِرُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ.

عروہ سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے بھانجے میرے! حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے، انہوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔

(۷۵٤٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۷٥٤١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَانَسَخَهَا شَيْءٌ.

[بخاری: ٤٥٩٠، ٤٧٦٣؛ ابوداود: ٤٢٧٥؛ نسائی: ٤٠١١، ٤٨٧٩]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ نساء میں ہے) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گزر چکا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جمہور علما اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت میں سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا پر ضروری نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)۔

(۷٥٤٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِيْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ: إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

[راجع: ۷٥٤١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷٥٤٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ: أَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھو ان دونوں آیتوں کے متعلق ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ آخر تک۔ میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [٢٥/ الفرقان: ٦٨] قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ.

[بخاري: ٣٨٥٥، ٤٧٦٤، ٤٧٦٥، ٤٧٦٦؛ ابو داود: ٤٢٧٣؛ نسائي: ٤٠١٣، ٤٨٧٨]

معبود نہیں پکارتے ،اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے) اس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔'' یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿مُهَانًا﴾ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: وَمَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ [٢٥/ الفرقان: ٧٠] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ ﴿مُهَانًا﴾ تک مکہ میں اتری مشرکوں نے کہا: پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ؟ ہم نے تو اللہ کیساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ اخیر تک یعنی جو ایمان لائے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا [قَالَ]: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا﴾ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ﴾.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں۔میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ آخر تک جس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ کیوں کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[بخاری: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠١٢، ٤٨٨٠]

(٧٥٤٦) عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ: تَدْرِيْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِيْعًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ قَالَ: صَدَقْتَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُوْرَةٍ وَلَمْ يَقُلْ: آخِرَ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو جانتا ہے کہ آخری سورت قرآن کی جو ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا: ہاں: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو نے سچ کہا۔

(٧٥٤٧) عَنْ أَبِيْ عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: اٰخِرَ سُوْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ: وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ سُهَيْلٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٧٥٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقِيَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَأَخَذُوْا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [٤/ النساء: ٩٤] وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَلسَّلَامَ.

[بخاری: ٤٥٩١؛ ابوداود: ٣٩٧٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا: السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری: ''مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے۔'' (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعض نے سلم پڑھا (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

(٧٥٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوْتَ إِلَّا مِنْ ظُهُوْرِهَا قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾.

[بخاری: ١٨٠٣]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ کر) ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقرہ میں) ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ۔'' اخیر تک۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''کیا وقت نہیں آیا ان کے لیے جو ایمان لائیں کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے'' کے بیان میں۔

(٧٥٥٠) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [٥٧/ الحديد: ١٦] إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾ آخر تک یعنی ''کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر، چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورۂ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت'' کے بیان میں۔

(٧٥٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ: مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ: الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾. [٧/ الأعراف: ٣١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی: کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی: آج کھل جائے گا سب یا بعض پھر جو کھل جائے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ واہیات رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ''یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔''

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ''اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے۔''

(٧٥٥٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ: اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.
[٢٤/ النور: ٣٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار اپنی لونڈی سے کہتا: جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ ''مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے۔'' (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کروائے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٥٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ [ابْنِ سَلُولَ] يُقَالُ لَهَا: مُسَيْكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں: ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ تھا وہ دونوں سے جبراً زنا کراتا۔ انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے۔ تب یہ آیت اتری۔ ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ﴾۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس آیت میں جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرنا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں۔ معادہ، مسیکہ، امیمہ، عمری، اروی، اور قتیلہ، اور وہ ان سب کو جبراً اخرچی پر چلاتا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ لوگ جن میں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ۔“

(٧٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ﴾ [١٧/ الاسراء: ٥٧] قَالَ: نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوْا وَكَانُوْا يُعْبَدُوْنَ فَبَقِيَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ. [بخاری: ٤٧١٤، ٤٧١٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (کہ یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل کی) ”جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں (عبداللہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہوگئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی ان کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہوگئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٥) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ: ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) ”وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں۔“ اس وقت اتری کہ بعض آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہوگئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری: ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ﴾ آخر تک۔

(٧٥٥٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٧٥٥٤]

سلیمان سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٧) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّوْنَ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْاِنسِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَنَزَلَتْ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾. [١٧/ الاسراء: ٥٧]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ وَالْاَنْفَالِ وَالْحَشْرِ.

(٧٥٥٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سُوْرَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنْ لَا يَبْقٰى مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ؟ قَالَ: تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ: قُلْتُ: فَالْحَشْرُ؟ قَالَ: نُزِلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ.

[بخاري: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٣، ٤٠٢٩]

باب: سورۂ براءۃ، سورۂ انفال اور سورۂ حشر کے بیان میں۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۂ توبہ۔انہوں نے کہا: توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اترتا رہا وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ یعنی لوگوں کے احوال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں میں نے کہا: سورۂ انفال۔انہوں نے کہا: وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں) میں نے کہا: سورۂ حشر۔انہوں نے کہا: وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

بَابٌ فِي نُزُوْلِ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ.

(٧٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ! اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِ: اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا.

[بخاري: ٤٦١٩، ٥٥٨١، ٥٥٨٨، ٥٥٨٨ تعليقاً، ٧٣٣٨؛ ابوداود: ٣٦٦٩؛ ترمذي: ١٨٧٢]

باب: شراب کی حرمت کے بیان میں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے: جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں، جو، کھجور، انگور اور شہد سے۔اور شراب وہ جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں: اے لوگو! کاش! رسول اللہ ﷺ ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

(٧٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ! اَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ: اَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا. [راجع:٧٥٥٩]

○ ○ ○ ○

(٧٥٦١) عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِبِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِيْ حَدِيْثِهِ: الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: الزَّبِيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ. [راجع: ٧٥٥٩]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنھوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں۔“

(٧٥٦٢) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [٢٢/ الحج: ١٩] اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَّعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ. [بخاري: ٣٩٦٦، ٤٩٦٨، ٣٩٦٩، ٤٧٤٣؛ ابن ماجه: ٢٨٣٥]

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورۂ حج میں) یعنی ”یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جولڑتے ہیں اپنے رب کے لیے۔“ اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

(٧٥٦٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ. ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ. [راجع: ٧٥٦٢]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

یا اللہ! میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جائیں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا، تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال، اولاد، صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ مکمل کرایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ! اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرما لے۔ اور میری بھول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد و توفیق سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ کروں۔ یا اللہ! مجھ کو بخش دے، میرے والدین، میرے بھائیوں، میرے عزیزوں، استادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ! مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں یا اللہ! برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں، اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں، یا اللہ! بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھپوایا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Sahih Muslim

www.minhajusunat.com

Al-Kitab International الکتاب انٹرنیشنل

Jamia Nagar, New Delhi-25
Ph.: 26986973 M. 9312508762